قال الله سبحانه وتعالی اقتربت الساعة وانشق القمر

اقتراب الساعة

طبع فی مطبعة مفید عام الکائنة فی آگره

بادارة المنشي محمد احمد خان

الصوفي سلمه الله

تعالی
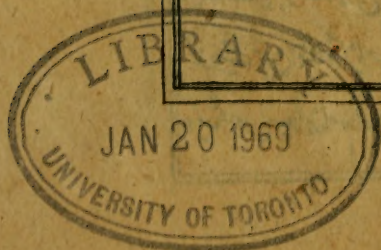
۱۳۰۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والشکر لہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الذی ختم بہ النبوۃ و فی
اخر الدھر ارسلہ وعلی آلہ وصحبہ ومن لھم یاتباعھم ولہ **اما بعد**
آجکل دنیا مین فتنون کا بہت زور شور ہے دنیا کے فتنے تو ایک طرف دین مین بھی
بے گنتی فتنے دن بدن بڑہتے جاتے ہین چندروز سے یہہ غلغلہ ہے کہ قوم سوڈان علاقہ
مصر مین کسی نے دعوی مہدویت کا کیا ہے پہلے مصر سے لڑائی رہی اب برٹش کی سلطنت
آمادہ رفع فساد مذکور ہے جو اخبار وغیرہ مین کبھی مہدی کاذب لکھا آتا ہے کبھی متمہدی عوام
جنکو نہ علم ہے نہ عقل ایسے حالات سنکر طرح طرح کے خیال کرتے ہین ہر مدعی کی بانگ بے ہنگام
پر فساد کرنے کو طیار ہو جاتے ہین انکو اب تک یہہ خبر نہین ملی کہ اس تیرہ سو برس مین کتنے اچھے
برے مہدی آ چکے ہین جنکو انہین کیطرح بعض اقوام نے مہدی سمجھا لکن اہل علم نے خواہ وہ
اچھے تھے یا برے اونکی مہدویت قبول نکی اس قسم کے مدعی قریب بیس شخص کے اس امت مین
گذر چکے ہین جنکا ذکر نام بنام حجج الکرامہ وغیرہ مین لکھا ہے تسر زمین ہند بلدہ جونپور مین بھی
ایک شخص سید محمد نام نے یہی دعوی کیا تہا مگر نہ چلا کچھہ عوام اونکے معتقد ہو گئے تہے جنکا گروہ

اب تک حیدر آباد دکن میں موجود ہے مدعیان مہدویت میں جو صلحا تھے اونسے یہہ دعوی
حالت سکر میں ہوا بعد افاقہ تائب ہوگئے جو صلحا نہ تھے اونہوں نے یہہ دعوی ملک گیری
کے لئے کیا انمیں بعض کا داؤ کسی قطر میں چل بھی گیا جیسے قرامطہ میں ایک شخص مہدی نام کا
پیدا ہوا تھا وہ اصل میں یہودی قوم کا تھا اوس نے سیادت کا دعوی کیا ایک خلق کو رفضی
کر ڈالا اوسکی قوم نے ملک مصر میں کئی سو برس تک نسلاً بعد نسل حکومت کی دنیا میں اسطرح
کے فتنے ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں مہدویت درکنار بعض نے دعوی نبوت کا بھی کیا تھا بعض نے
الوہیت کا یہہ سب درحقیقت دجاجلہ تھے مخبر صادق نے خبر دی ہے کہ اس ملت اسلام
میں قریب تیس نفر کے دجال کذاب ہونگے اس عدد میں سے جتنے اس قسم کے مدعی ہوچکے
اونکا نام نشان کتب فتن وغیرہ میں لکھا ہوا ہے جو ہوتے جاتے ہیں اونکا پتا بھی اہل علم
وقتاً فوقتاً لکھتے رہتے ہیں ابن عبد ربہ نے جزء ثالث عقد الفرید میں لکھا ہے ایک آدمی
نے ایام مہدی میں دعوی نبوت کا کیا دوسرے نے بصرہ میں تیسرے نے زمانہ مامون میں
اسنے کہا میں ابراہیم خلیل ہوں چوتھے نے پھر ایام مہدی میں پانچویں نے زمانہ خالد بن
عبد اللہ قسری میں اسنے قرآن کا معارضہ بھی کیا سورہ کوثر کے مقابلہ میں یہہ عبارت بنائی
انا اعطیناک الجماهر فصل لربک وجاهر ولا تطع کل ساحر و کافر جب اسکو سولی دی
خلف بن خلیفہ شاعر نے کہا انا اعطیناک العمود فصل لربک علی عود و انا ضامن
ان لا تعود چھٹے نے مجلس عبد اللہ بن حازم میں یہی دعوی ظاہر کیا ایک مدعی نبوت کو
ثمامہ بن اشرس نے حبس میں دیکھا یہہ ساتواں متنبی ہے ایام رشید میں بمقام رقہ ایک
شخص نے دعوی نبوت کا کیا یہہ آٹھواں نبی کاذب تھا نویں نے ایام مامون میں کہا
میں نبی ہوں دسواں کوفہ میں ظاہر ہوا ایک شیخ خراسانی بھی کوفہ میں مدعی نبوت ہوئے
تھے یہہ گیارہواں مدعی ہے بارہواں وہ آدمی ہے جسنے زمانہ مامون میں یہی دعوی
ظاہر کیا تیرہواں وہ شخص ہے جس نے کہا میں نوح صاحب فلک ہوں ایک طوفان اور

آنیوالا ہے زمانۂ مامون مین آذربیجان سے ایک آدمی کو پکڑ لائے اوس نے کہا مین نبی
ہون انتہی یہہ چودہ نبی ہوئے انسے پہلے اسود عنسی مسیلمہ کذاب سجاح تتنبیہ نے بہی
یہی دعوی کیا تہا یہہ سب ملکر سترہ نبی ہوتے ہین اِن سبکی حکایات و آیات عقد فرید اشاعہ
وغیرہا مین مندرج ہین کہتے ہین زعیم فرقۂ نیچریہ نے بہی یہہ دعوی ظاہر کیا ہے اس قسم
کے دعوی مصدق حدیث خاتم المرسل صلعم ہین اس تیرہ صدی کے اول آخر مین بہی
کئی شخص اسی قسم کے پائے گئے زمین فرس مین فرقۂ بابی ظاہر ہوا ہندوستان دوآب مین
مذہب نیچریہ نکلا بوہرون کے پیر صاحب سورت مین خوجون کے مقتدا آغا صاحب
بمبئی مین تو مدت سے موجود ہین اودہ کے ملک مین مشرب بین بین ایجاد ہوا ہے حنفیہ
مین تو مدت سے اجتہاد ختم ہو چکا تہا نہ کوئی مجتہد پیدا ہوتا تہا نہ کوئی مجدد آتا تہا
یہان کے اکثر مسلمان گو شرک و بدعت مین مبتلا تھے مگر حنفی کہلاتے تہے ایک طرف یہہ تہے
دوسری طرف مذہب تشیع و رفض کا زور تہا بعض اہل علم نے شیعہ کا خوب رد کیا بعض نے
انواع شرک و بدعت کو اوٹہا دیا بعض نے جب دیکہا کہ جمود تقلید سبب ضعف اسلام ہے
کتب اتباع سنت کو پہیلایا جنکے دلمین بغض خدا و رسول کا تہا اونکو یہہ بات بہت بری
لگی موحدین کا نام وہابی رکہدیا متبعین کو لامذہب کہنے لگے کسی کو زیدی سمجہہ لیا حالانکہ
جو کوئی اوس راہ پر چلتا ہے جسپر سب اگلے مسلمان زمانۂ رسول خدا صلعم عہد صحابہ تابعین
تبع تابعین کے تہے اوسپر کوئی نام لقب نہین چپکتا سوا نام اسلام کے ھو سمّٰکم المسلمین
من قبل اسلام خالص مین نہ کوئی فتنہ ہے نہ کوئی فساد یہہ سارے جہگڑے قضے اسی
بدعت تقلید حُبّ جاہ تمنائے ملک سے پیدا ہوتے ہین پہر خواہ مدعا ان لوگون کا حاصل
ہویا نہو جنکا مطلب حاصل نہوا وہ تو خسر الدنیا والآخرہ ہوئے جنکا مدعا کچہہ ہاتہہ آیا وہ
گو یہان تو اچہے رہے مگر وہان سے بے شبہہ محروم ہوئے مدعا حاصل کرنے کے لئے
ہزارون شکلین ہین کبہی کوئی پردۂ دین مین دنیا لیا چاہتا ہے کبہی کوئی جمعیت پیدا

کر کے متغلب بنجاتا ہے جو خالص بندے خدا کے متبع سنت کے ہین وہ فتنے فساد کی
باتون سے ایسا بہاگتے ہین جیسے دنیا دار دینداری سے انکو خواہ دنیا ملے یا نہ ملے
یہ نہین چاہتے کہ دین مین کوئی نئی بات نکلے بڑی کوشش انکی اسمین ہے کہ وہ دین
جو تیرہ سو برس سے بے شائبہ فساد عقیدہ وآمیزش بدعات تقلید چلا آتا ہے جسمین
ہمکو ہر طرح کے فتنون سے ڈرایا ہے فتنے کے وقت مین خاموشی اختیار کرنے کو بتایا
ہے گھر مین چپ ہو کر گمنام بنکر بیٹھ رہنے کی ہدایت کی ہے سب مسلمان اوسی راہ پر
رہین جو نئی نئی راہین تین سو برس کے بعد ہجرت سے تخمیناً نکلے ہین اور برابر نکلتے
رہتے ہین اونپر کوئی نہ چلے کیونکہ سیدہی راہ پر چلنے والا منزل مقصود پر پہنچ جاتا
ہے جو پگڈنڈی راہون پر لگ جاتا ہے وہی رستہ بہولکر ہلاکت مین پڑتا ہے رسول
خدا صلعم نے ایک سیدہی لکیر کہینچی کہا یہ خدا کی راہ ہے اوسکے دائین بائین اور لکیرین بنائین
کہا یہ بہی راہین ہین ہر خط پر انمین سے ایک شیطان لگا بیٹھا ہے جو اوسکی طرف بلاتا
ہے پہر یہ آیت پڑہی ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ
ذلکم وصاکم بہ لعلکم تتقون رواہ احمد والنسائی والدارمی عن عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ اہل علم اصحاب دین اسی سیدہے خط پر چلتے ہین یہی خالص مسلمان ہین
جاہل ہر رستے پر لگ جاتے ہین دین دنیا دونون سے ہاتہ دہو بیٹھتے ہین فتنہ خواہ
دنیا مین ہو یا دین مین ہرگز کوئی مسلمان کامل اوسمین شریک نہین ہوتا فساد کے وقت
مین اپنے تیر کمان تیغ سنان کو توڑ ڈالنے کا حکم ہے نہ خود کسی کو مارے نہ کسی
کے مارنے مین شریک ہو نہ آپ کوئی فتنہ اوٹہا دے نہ کسی کو فتنہ کی صلاح دے بلکہ اگر کوئی
اسکو زبردستی مارے قتل کرے تو مار کہالے قتل پر صبر کرے ظالم بننے سے مظلوم بنا
ہر طرح اچہا ہے دنیا خواب وسراب ہے یہان کے بسنے والے مسافر ہین آنکہہ بند ہوگئی
تو پہر کچہہ نہ تہا آخرت باقی ہے وہانکی درستی چاہئے نام کے مسلمان تو دنیا مین بگنتی ہین

کام کے مسلمان کیمیا عنقا ہو گئے ہین آنمین کوئی جہوٹا جہنڈا جہاد کا کہڑا کرتا ہے کوئی اصلاح اسلام کا نام لیتا ہے کوئی مدعی مہدویت ہے کوئی دعویدار امامت جو اصل اسلام ہے اوس سے انکو کچہہ سروکار نہین فتنہ انگیزی کو اسلام سمجہا ہے فساد کو اصلاح خیال کیا ہے اصل مسلمانی تو یہہ تہی کہ عقیدہ مین توحید خالص ہو عمل مین اتباع سنت ہو آپسمین اتفاق ہو نہ کسی پر اطلاق کفر ہو نہ استعمال نفاق ہو ہر حادثے کا حکم حدیث مین ڈہونڈین ہر فتنے سے ہزار کوس بہاگین سو یہہ تو کچہہ نہوا اور نہوگا لکن جس کام مین بدنامی اسلام کی متصور ہے جس بات مین تباہی گہربار یا اہل محلہ یا اہل شہر یا اہل اقلیم ممکن ہے وہ بات ضرور ہی کرتے ہین اور کرینگے خودہی درپے ہر خرابی کے ہین دوسرون پر ناحق کا الزام لگاتے ہین یہہ کہانی طول مین مہابہارت سے کچہہ کم نہین ؎

شرح این ہجران واین خون جگر		این زمان بگزار تا وقتِ دگر

سمجہو تو بوجہہ لو کہ یہہ سب شگوفے قرب قیامت کے ہین جو کوئی یہہ چاہے کہ مہدی موعود کے آنے سے اول عیسیٰ علیہ السلام کے اوترنے سے پہلے یہہ سب فساد دور ہو جاوے خروج بغاوت بدعہدی عہدشکنی فتنہ انگیزی سے حکومت ہمارے ہاتہہ مین دولت وسلطنت ہمارے گہر مین آجاوے تو وہ قیس وفرہاد سے کچہہ کم نہین ؎

	میرا ہی مقلد عمل تہا		مجنون کے دماغ مین خلل تہا	

آج اگر انکو علم حدیث وکتاب کا شغل ہوتا تو یہہ بات جان لیتے کہ یہہ وقت نصاریٰ کے غلبے کا ہے نہ نصاریٰ کے مغلوب ہونے کا پہر عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے پہلے مہدی کے نکلنے سے اول کس برتے پر یہہ تدابیر فاسدہ ہوتی ہین ہمارے نزدیک اس مبتدا کی خبر یہی تباہی دین ودنیا ہے نہ درستی عقبیٰ چہوٹی موٹی نشانیان قیامت کی جو ہونے والی تہین وہ سب ہوگئین بڑی نشانیون مین ایک تو یہی حکومت نصاریٰ ہے جسکو سب چہوٹے بڑے دور ونزدیک کے لوگ برابر ہر دن ہر جگہہ خشکی تری مین اپنی آنکہہ سے

دیکھتے کان سے سُنتے ہین دوسری نشانی ظاہر ہونا مہدی موعود کا ہے تیسری نشانی اوترنا
عیسیٰ علیہ السلام کا ہے آسمان سے زمین پر سو پہلی نشانی تو اب موجود ہو گئی یہہ نشانی یہہ کہتی
ہے کہ اسکے قریب ہی دوسری تیسری نشانی بہی ظاہر ہونیوالی ہے ہمکو کیا جلدی ہے کہ آج
ہی سلطنت عیسوی دنیا سے اوٹھہ جاوے سوا مسلمانون کے کوئی دوسرا نہین ہے جسنے ہمارے
سر پر نصاریٰ کو مسلط کیا ہے ہمکو اونکا محکوم بنا دیا ہے وہ خود ہی جب دوسرا رنگ بدلنا چاہے
گا بدل دیگا زمین آسمان کے قلابے کچہہ ہمارے ہاتہہ مین نہین جو ہم اپنی تدبیر پر اترا وین
بیٹھے بٹھلائے طرح طرح کے فتنے اوٹھاوین تلك الدار الاخرة نجعلها للذين لايريدون
علواً في الارض ولا فساداً والعاقبة للمتقين

مقدمہ

تم یہہ نہ سمجھو کہ جو کام دنیا مین آجکل ہوتے ہین ہم نے اونکا نام فتنہ و فساد رکہا ہے بلکہ ہم سے
پہلے اطلاق فتنے کا ان کامون پر ہمارے پیغمبر صلعم نے کیا ہے ہمکو اون سب فتنون کی
جو قیامت تک ہونے والے ہین پہلے ہی سے خبر دی ہے جب ہم کوئی فتنہ دین دنیا کا
دیکھتے یا سنتے ہین تو خبر اوسکی ہمین کلام نبوت مین ملجاتی ہے آس تیرہ سو برس مین کوئی
ایسا فتنہ نہین ہوا جسکی خبر حدیث مین اول سے موجود نہو جو لوگ اس علم سے ناواقف ہین
وہی فتوی جہاد کا حق مین ہر فتنے کے دیتے ہین ورنہ دنیا مین مدت سے صورت جہاد
کی پائی نہین جاتی ہم یہہ نہین کہتے کہ حکم جہاد کا اسلام مین نہین ہے یا تہا مگر اب منسوخ
ہو گیا یہہ کہتے ہین کہ اس زمانے کی لڑائی بہڑائی خواہ مسلمان و کافر مین ہو یا باہم مسلمانون
کے مشکل ہے کہ جہاد شرعی ٹہر سکے خلق کا یہہ حال ہے کہ جو لوگ اچھے کام راتدن کرتے ہین
جیسے نماز روزہ حج زکوٰۃ یا جو مال اپنے اوپر یا اپنے گہربار پر صرف کرتے اوٹہاتے ہین
اونمین بہی تو انکی نیت مطابق شرع کے نہین ہوتی ہے یا تو دکہانا سُنانا نا موری
حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے یا اسراف و تبذیر مین گرفتار ہوتے ہین پہر بہلا خدا کی راہ
مین جان دینے کو بے مطلب دنیا کے آجکل کون نکل سکتا ہے وہ دن گئے کہ لوگ

دین سکے پیچہے دنیا پر لات مارتے تہے اب تو جو کام دین کے پردے مین بہی ہوتا ہے وہ بہی غالبا
دنیا طلبی ہی کے لئے ہوتا ہے پہر اس جدال و قتال کو کسطرح جہاد دین سمجہا جاوے غزو فی
سبیل اللہ ٹہیرایا جاوے عوام تو جب سے دنیا ہے تب ہی سے کالانعام ہو رہے ہین
خواص مین چراغ لیکر مشعل جلا کر اگر ڈہونڈ ہنگے تو ہزار مین ایک ہی بے ریا و سمعہ نہ ملیگا
یہہ بڑے بڑے فقیہہ یہہ بڑے بڑے مدرس یہہ بڑے بڑے درویش جو ڈنکا دینداری
خدا پرستی کا بجا رہے ہین رد حق تائید باطل تقلید مذہب تقیید مشرب مین مخدوم عوام
کالانعام ہین سچ پوچہو تو در اصل پیٹ کے بندے نفس کے مرید ابلیس کے شاگرد ہین
ہندین شکل از برائے اکل انکی دوستی دشمنی انکے باہم کا رد و کد فقط اسی حسد و کینہ کے
لئے ہے نہ خدا کے لئے نہ امام کے لئے نہ رسول کے لئے علم مین مجتہد مجدد ہین لکن حق
باطل حلال حرام مین کچہہ فرق نہین کرتے غیبت سب و شتم خدیعت و زور کذب و فجور افترائ
کو گویا صالحات باقیات سجہکر راتدن بذریعۂ بیان و زبان خلق مین اشاعت فرماتے ہین
یہی زبان ذریعہ انکی معاش کا ہے تہوڑا بہت ڈر خدا کا اگر کسیکو ہے تو انہین بیچارے
غربا موحدین متبعین سنت کو ہے جنکو سب نے اپنے خیال خام مین ناکام سمجہہ کہا ہے **ع**

کچہہ ہوئے بہی تو یہہ رندان قدح خوار ہوئے		نہ ادہا فرقۂ زہاد مین کامل کوئی

فتنہ ہر محنت و عذاب و شدت و مکروہ کو فتنہ کہتے ہین جس کام کا انجام طرف کسی مکروہ
کے ہو جیسے کفر گناہ فضیحت فجور مصیبت وغیرہ وہ بہی داخل فتنہ ہے فتنہ کو خدا نے قتل
سے زیادہ سخت فرمایا ہے آپنے پیغمبر کو فتنے سے بچنے کا حکم کیا ہے پیغمبر نے امت کو ڈرا دیا
کہ خبردار کسی فتنہ و فساد مین شامل نہونا آپنے لئے یہہ دعا کی کہ مجہکو بے ابتلاے فتنہ مار
فتنون سے تو کوئی زمانہ آدم سے لیکر اسدم تک خالی نہین رہا فقط اتنی بات ہے کہ وہ
فتنے اور طرح کے تہے یا بہت کم واقع ہوتے تہے اس زمانہ کے فتنے اور طرح کے ہین اب تو
یہہ راتدن مینہ کیطرح برستے ہین اسلئے اس زمانے کے فتنے علامت قیامت سمجہے گئے ہین

جبسے خاتم الانبیاء آئے قیامت نزدیک ہو گئی اونکی وفات سے ابتک کوئی
وقت بہی کسی نہ کسی فتنے سے خالی نرہا دنیا کے سوا دین مین بہی بہت سے فتنے ہوئے
فساد اوٹہے یہانتک کہ اب دین بالکل لہو ولعب اطفال رہگیا ہے ہر شوریدہ سر کو
ہوس پیشوا بننے کی ہے ہر جاہل کو دعوی علم کا ہے ہر احمق آپکو بڑا عقلمند سمجھتا ہے جو
سچ مچ عالم ہین اونکو کوئی پہچانتا بہی نہین وہ ہر جگہہ کیا مکہ کیا مدینہ مقہور مجبور ہین ؎

انی بلیت باهل الجهل فی زمن ‖ قاموا به ورجال العلم قد فقدوا

اقسام فتن ایک فتنہ تو یہ ہے کہ خود اسی کے اندر موجود ہو وہ یون ہوتا
ہے کہ دل سخت ہوجاوے طاعت کی حلاوت مناجات کی لذت نپاوے آدمی مین تین
شعبے ہین ایک دل ہے یہ مبداء احوال ہی غضب جرأت حیا محبت خوف قبض بسط وغیرہ
اسی جگہہ سے ظاہر ہوتا ہی دوسرا شعبہ عقل ہے یہ مبداء علوم ہے تجربہ فراست حدس وغیرہ
احکام بدیہی برہان وخطابت وغیرہ احکام نظری اسی سے صادر ہوتے ہین تیسرا شعبہ طبع ہے
یہ مبداء ہے مقتضیات نفس کا شہوت طعام وشراب نوم وجماع وتحصیل لذات وغیرہ اسی سے
نکلتی ہے دوسرا فتنہ گہر کا ہی جسکو فساد تدبیر منزل کہتے ہین جیسے میان بی بی مین لڑائی ہڑائی
رہے ابلیس اپنا تخت دریا پر رکہکر بیٹہتا ہے پہر ایک شیطان آکر اوس سے یہ کہتا ہی کہ مینے
میان بی بی کو نہ چہوڑا یہانتک کہ اون دونون مین جدائی کرادی ابلیس اوسکو پاس
بٹہاکر کہتا ہے نعم انت اسکو مسلم نے جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے تیسرا فتنہ وہ ہی
جو موج دریا کی طرح جوش مارے اسکو فساد تدبیر مدینہ کہتے ہین جیسے بعض لوگ بدون
کسی حق کے طمع خلافت کی کرنے لگتے ہین امیر پادشاہ سلطان بننا چاہتے ہین حدیث
مین آیا ہے شیطان نا امید ہو گیا ہے اس بات سے کہ جزیرۂ عرب مین کوئی اوسکو پوجے
مگر آپسمین بہڑکا دیتا ہے جتنی لڑائیان درمیان اہل اسلام کے ہوئین وہ سب غالباً
اسی قسم کی تہین الا ماشاء اللہ تعالی بغاوت کا طریقہ زمانۂ معاویہ رضی اللہ عنہ سے نکلا

جب سے اب تک ملوک اسلام مین باہم لڑائی رہا کی یہہ فتنہ سبب تباہی خلق ویرانی
ملک کا ہوا اسی لالچ مین کوئی مدعی مہدویت ہوا کوئی دعویدار خلافت بنا کسی نے کسی کا
ملک چہین لیا کوئی باغی ہوکر متغلب بن گیا تاریخ اسلام مین یہہ سب وقائع لکہے دہرے
ہین چوتہا فتنہ ملت کا ہے یہہ اسطرح ہوتا ہے کہ حواری اوصحاب پیغمبر مرجاوین امارت
ہاتہہ مین نا اہلون کے جاوے انکے مولوی درویش دین مین تعمق کرین ملوک و
بہمال سستی مین پڑین نہ امر بمعروف باقی رہے نہ نہی عن المنکر ہو بلکہ زمانہ مثل زمانۂ جاہلیت
کے ہوجاوے اگرچہ یہہ فتنہ پہلے سے بہی کچہہ کچہہ تہا لکن ابتو اسکا پل ٹوٹ گیا ہے نفی شرک
و بدعت منع تقلید کے پیچہے مولویون مین راتدن قصہ بکہیڑا رہتا ہے ایک دوسرے کو
کافر بتاتا ہے حق کو باطل باطل کو حق ٹہیراتا ہے یہی فتنہ سبب اعظم ہے غربت اسلام و
قرب قیامت کا پانچوان فتنہ یہہ ہے کہ لوگ انسانیت ومقتضائے آدمیت سے متغیر ہوجاوین
انمین جو کوئی بڑا زاہد وزکی ہے وہ مقتضیات طبع سے بالکل علحدہ ہوجاتا ہے مگر اصلاح
طبع نہین کرتا مجردات سے مشابہت حاصل کرنا اونکی طرف تحنن کرنا جسطرح بنے اسکا مقصود
ہوتا ہے یہہ حال تو خواص کا ہے رہے عوام وہ بہیمیت خالصہ مین گرفتار رہتے ہین حجۃ
اللہ البالغہ مین لکہا ہے دیکون ناس بین الفریقین لا الی ھؤلاء و لا الی ھؤلاء
یعنی کچہہ لوگ انمین بین بین بہی ہوتے ہین نہ ادہر نہ اودہر یہہ بلا کدہر چہٹا فتنہ وقائع
جوتیہ ہین جو ہلاک عام سے ڈراتے ہین جیسے بڑے بڑے طوفانات وبا کا آنا خسف کا
ہونا آگ کا نکلنا اس قسم کے اکثر فتنون کو رسول خدا صلعم نے بیان کردیا ہے فرمایا شروع
اس کام کا نبوت ورحمت ہے پہر خلافت رحمت ہوگی پہر ملک گزندہ ہوگا پہر جبریت وسرکشی و
فساد زمین ہوگا حریر وفروج وخمور کو حلال سمجہنے لگین گے اسپر بہی انکو رزق ملیگا مدد
دیجاویگی یہانتک کہ اللہ سے جاملین اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین ابی عبیدہ ومعاذ
بن جبل سے مرفوعاً روایت کیا ہے حجۃ اللہ البالغہ مین لکہا ہے نبوت تو وفات نبی صلعم سے

منقضی ہوگئی رہی وہ خلافت جسمین تلوار نہ چلی سو زمانہ قتل عثمان رضی اللہ عنہ سے تمام
ہوگئی خلافت علی مرتضی کی شہادت امام حسن کی خلع سے جاتی رہی ملک گزندہ وہ لڑائی بھڑائی
ہے جو صحابہ سے عہد بنی امیہ مین ہوئی یہانتک کہ معاویہ امیر ہوگئے رہی جبریت و سرکشی
سو خلافت بنی عباس مین ہے انہون نے اپنی خلافت کو رسوم کسریٰ و قیصر پر رکھا حذیفہ نے
کہا اے رسول خدا کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا جسطرح اس سے پہلے شر تہا فرمایا ہان
پوچھا بچاؤ کیا ہے فرمایا سیف کہا سیف کے بعد کچھہ باقی رہیگا فرمایا امارت ہوگی اقذار
پہ صلح ہوگی دخن پر کہا پہر کیا ہوگا فرمایا پہر پیدا ہونگے وہ لوگ جو بلاوینگے طرف گمراہی کے
سو اگر ہو کوئی خلیفہ اللہ کا زمین مین گو وہ تیری پشت کو مارے تیرا مال لے لے تو بہی
تو اوسکی اطاعت کر ورنہ مرجا کسی درخت کی جڑ پکڑ کر اسکو ابو داؤد نے بطولہ روایت کیا
حجۃ اللہ البالغہ مین کہا ہے وہ فتنہ جسمین بچاؤ تلوار سے تمام تد ہوجاتا ہے عرب کا
زمانہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین امارت اقذار وہ جھگڑے ہین جو زمانہ عثمان وعلی
رضی اللہ عنہما مین واقع ہوئے صلح دخن وہ صلح ہے جو درمیان معاویہ وحسن بن علی
کے واقع ہوئی دُعاۃ ضلال مین سے یزید شام مین مختار عراق مین تہا اسیطرح اور بہی
ہوئے یہانتک کہ امارت عبد الملک بر ہٹیری آنحضرت صلعم نے سارے علامات قیامت بیان
کیے ہین مرجع اونکا یہی اقسام فتن ہین جنکا پتا بتایا گیا نکیہ کثرت سے شائع وذائع ہین -
آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے پہرے گی چکی اسلام کی پینتیس[۳۵] یا چہتیس[۳۶] یا اونتالیس[۳۹] سال -
اسمین اگر یہہ مٹ گئے تو مٹ گئے اور جو انکا دین قایم رہگیا تو ستر برس تک قائم رہیگا ابن
مسعود نے پوچھا یہہ ستر برس گذشتہ مین یا آیندہ فرمایا گذشتہ اسکو ابو داؤد نے روایت
کیا ہے اسلام کی چکی پہرنے سے یہہ مراد ہے کہ امر اسلام غالب و قائم رہیگا حدود جاری
ہونگی جہاد ہوگا اسکا مصداق ابتدا روقت جہاد اوائل ہجرت سے قتل عثمان رضی اللہ
عنہ تک ہے وجہہ شک کی تعداد مین سالون کے یہہ ہے کہ وحی مجمل آئی مٹ جانے کا یہہ

مطلب ہے کہ کام مشکل ہوجاویگا حالت یہہ ہوگی کہ دیکھنے والا شک کریگا امت کے ہلاک ہونے
کامونکے باطل ہونے مین یعنی یون سمجھے گا کہ یہہ وقت بطلان امور ہلاک امت کا ہے
ستر برس کی ابتدا بعثت سے ہے انتہا رموت معاویہ رضی اللہ عنہ پر ہے معاویہ کے
بعد فتنہ دُعاۃ ضلال کا کہڑا ہوا یعنی جو ابتک موجود ہے رات دن بڑہتا رہتا ہی ستر
برس کے معنی یہہ ہین کہ حالت مذکور سے ہمکو ڈرایا ہے اسلیئے کہ نیچے بطن باطن کے ہوگی
پہر استقامت امر نہوسکے گی واللہ اعلم چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جسدن سے اس امت مین یہہ
فتنے واقع ہوئے پہر یہہ امت یہہ ملت نہ سنبہلی اسکی غربت اسلام کی کمیابی روز افزون
ہوتی گئی یہانتک کہ اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہگیا ہے مسجدین ظاہر
مین تو آباد ہین لکن ہدایت سے بالکل ویران ہین علمار اس امت کے بدتر اونکے ہین
جو نیچے آسمان کے ہین انہین سے فتنے نکلتے ہین انہین کے اندر پہر کر جاتے ہین ؛

امارات بعیدہ قیامت کبری جو ہوچکی ہین

منجملہ اونکے ایک وفات ہے رسول خدا صلعم کی یہہ مصیبت اس دین مین سب سے زیادہ بڑی
ہے فرمایا چھہ چیزین قیامت سے پہلے ہونگی اونمین سے ایک اپنی موت بتائی صحابہ نے کہا
ابہی ہم نے اپنے ہاتہہ بہی خاک قبر نبوی سے نہین جہاڑے تہے کہ ہم اپنے دلونکا انکار کرنے
لگے یعنی حضرت کے مرتے ہی رنگ ہمارے دلونکا بدلنے لگا دوسری نشانی قتل ہے عثمان
رضی اللہ عنہ کا اسکی خبر رسول خدا صلعم نے پہلے سے دی تہی یہہ کہدیا تہا کہ تم خلیفہ ہوگے
اگر منافق تمہارا اوتارنا چاہین تم نہ ماننا حذیفہ نے کہا پہلا فتنہ قتل عثمان ہے پچہلا فتنہ
نکلنا ہے دابۃ الارض کا تیسری نشانی وقعہ جمل ہے اس لڑائی مین طلحہ و زبیر عائشہ
رضی اللہ عنہا کو اونٹ پر بٹہا کر لیگئے تہے اسکی خبر بہی آنحضرت صلعم نے اول ہے دیدی
تہی یہہ تینون قطعی جنتی ہین خطائے اجتہادی پر بہی ایک اجر ملتا ہی چوتہی امارت وقعہ صفین ہے

یہہ لڑائی درمیان علی ومعاویہ کے ہوئی علی حق پر معاویہ ناحق پر تہے لکن صحابی ہین
ساری امت سے بہتر ہین پانچوین امارت وقعۂ نہروان ہے یہہ لڑائی علی رضی اللہ عنہ کی
خارجیون سے ہوئی تہی اسکی خبر بہی حدیث مین آچکی تہی خارجی نزدیک اہل سنت کے کافر ہین
چہٹی امارت اوترنا حسن بن علی کا ہے خلافت سے معاویہ کے لئے اسکی خبر بہی رسول خدا
صلعم دے چکے تہے یہہ بہی فرمادیا تہا کہ یہہ دونون گروہ مسلمان ہین ساتوین نشانی تملک ہے
بنی امیہ کا یزید سے لیکر مروان حمار تک انکے وقت مین بڑے بڑے فتنے ہوئے جیسے اندہیری
رات کے ٹکڑے تیس برس زمانۂ خلافت راشدہ کا رہا پہر حکومت بنی امیہ کی ہو گئی پہر
۱۳۲ھ مین یہہ دفتر گاؤخورد ہو گیا وللہ الحمد انمین چودہ بادشاہ ہوئے آٹہوین نشانی
قتل حسین بن علی ہے اسکی خبر بہی پہلے سے دیگئی تہی یزید پلید سے بیعت نکرنے پر یہہ لڑائی
چار وناچار ہوئی تہی یہہ حق پر تہے وہ باطل پر تہا نوین علامت وقعۂ حرّہ ہے یہہ لڑائی مدینۂ منورہ
مین ہوئی یزید پلید نے لشکر بہیجکر شہر کو تباہ کردیا صحابہ مارے گئے مسجد نبوی کی بے حرمتی ہوئی
اسکی خبر بہی آچکی تہی دسوین علامت ویرانی مدینہ ہے بعد وقعۂ حرہ کے اس فتنے کا ذکر بہی
حدیث مین آیا ہے لوگ اس مبارک شہر سے چلے گئے کتے مسجد مین لوٹتے تہے یہہ ویرانی پہر
بہی ایک بار ہونیوالی ہے گیارہوین علامت قتل ہونا ابن زبیر کا ہے زمانۂ بنی مروان مین
اس فتنے مین کعبہ ڈہادیا گیا بے گنتی لوگ مارے گئے صحابہ کی گردنون پر حجاج نے مہر لگائی
منجملہ انکے ایک انس تہے خادم رسول خدا صلعم ابن عمر بہی اسی ہنگامے مین مجروح ہو کر مر گئے بارہوین
نشانی قتل زید بن علی بن حسینؓ ہے انکو سولی دیکر آگ مین جلادیا انا للہ زیدیہ انہین کیطرف
منسوب ہین انکے بعد انکے بیٹے یحیی شہید کئے گئے یہہ سب سیئات ہین بنی امیہ کے لکن طریق
سلامت یہہ ہے کہ ان جہگڑوں سے قصون کے سننے سمجہنے پڑہنے پڑہانے حکایت شکایت کرنے سے
بالکل سکوت کرے نیاؤ ان مظالم کا خدا کو سونپے ہے

لعمرک ان فی ذنبی لشغلا	بنفسی عن ذنوب بنی امیہ

علی ربی حسابہم تناہی	الیہ علم ذلک لا الیہ
ولیس بضائری ما قد اتوہ	اذا ما اللہ یغفر ما لدیہ

تیرہوین[۱۳] نشانی دولت بنی عباس ہے اسکی خبر بہی رسول خدا صلعم نے پہلے سے دی تہی
یہہ لوگ پانسو چوبیس برس تک حاکم رہے چودہوان[۱۴] فتنہ قتل محمد نفس زکیہ بن عبد اللہ محض
بن حسن مثنی بن امام حسن کا ہی آنکے ساتہہ انکے بہائی ابراہیم بہی مع ایک جماعت علویہ کے مارے
گئے زمانہ منصور مین امام جعفر صادق قید ہوئے زمانہ رشید مین امام کاظم حبس مین مر گئے
فلسفہ اسلام مین داخل ہوئے قرآن کے مخلوق نہ کہنے پر بہت اہل علم قتل ہوئے امام
احمد کو مار پڑی معتصم واثق وغیرہ معتزلی تہے سب سے پہلے رجوع اعتزال سے متوکل نے کیا
شافعی المذہب ہو گیا حدیث کا چرچا خوب پہیلا پہر سلطنت کم ہوتے ہوتے خلافت کا فقط
نام رہگیا آل سلجوق اکثر ممالک پر مسلط ہو گئی آخر خلفاء عباسیہ معتصم باللہ ہے جو ہاتہہ سے
تتار کے ۶۵۶ھ مین مقتول ہوا انکے زمانے مین دنیا ہر علم کے علماء سے بہری ہوئی تہی
کیا علم تفسیر وحدیث کیا علم نحو ولغت وتاریخ وغیرہ عباسیہ مین سینتیس ۳۷ خلیفہ ہوئے طلائع
القدور مین ان سبکا حال مذکور ہے پندرہوان[۱۵] فتنہ غلبہ ہے قرامطہ کا ملک مغرب ومصر
پر یہہ تین سو برس کے لگ بہگ تک حاکم رہے یہہ سب کے سب رافضی تہے مذہب باطنیہ
رکہتے دین مین الحاد کرتے ۵۶۴ھ مین ملک ناصر صلاح الدین نے انکا کام تمام کیا جزاہ اللہ
خیرا سولہوان[۱۶] فتنہ تتار کا ہے انکی خبر بہی حدیث مین آئی ہے فرمایا قیامت نہ آویگی جبتک
کہ لڑو تم ایک قوم سے جنکے مونہہ ڈہال کیطرح چوڑے ہین آنکہین چہوٹی جوتی بالونکی
سبکی نے کہا جب سے اللہ نے دنیا پیدا کی اس سے بڑا کوئی فتنہ نہین ہوا مسجدین اجاڑ دین
قرآن جلا دئے عورتون کے پیٹ پہاڑ ڈالے مردون کو مار ڈالا انہین مین کا ایک ظالم
تیمور لنگ تہا جسنے روم وہند وغیرہ لے لیا انتہی سلاطین اسلامیہ ہند اسی کی نسل سے تہے
حدیث مین آیا ہے سب سے پہلے جو ملک میری امت کا لے لیگا بنی قنطورا ہین یعنی تتار جنکو

ترک و مغل بھی کہتے ہین سلطان روم بھی ترک نژاد ہین یا عیص کی اولاد سترہوان فتنہ وہ آگ ہے جو حجاز مین نکلی تھی جس سے قصبہ بصری کے اونٹون کی گردنین نظر آنے لگین اس حادثے کی خبر حدیث بخاری وغیرہ مین آئی ہے تیہ آگ مدینہ منورہ مین ماہ جمادی الآخرہ ۶۵۴ مین ظاہر ہوئی دو برس پہلے قتل خلیفہ مستعصم سے اس آگ کی چال بہت تیز تھی چار فرسخ لنبی چار میل چوڑی اڑہائی قد کی برابر گہری درخت پتھر کو کہا جاتی وہ آگ اور ہوگی جو آخر زمان مین نکلکر لوگون کو طرف ملک شام کے کہ زمین محشر ہے ہانک لیجاوےگی اٹھارہوان فتنہ ظاہر ہونا روافض کا ہے انہون نے جب ملک اسلام لیلیا تو صحابہ پر طعن و لعن ظاہر کرنا شروع کر دیا یہ فتنہ بھی کچھ کم نہ تھا انکی خبر بھی حدیث مین آ چکی ہے آنحضرت صلعم نے علی مرتضی سے فرمایا اگر تو انکو پاوے تو قتل کرنا کہ یہ مشرک ہین ایک روایت مین یون آیا ہے کہ انکی پہچان یہ ہے کہ ابو بکر و عمر کو برا کہین گے گالیان دینگے انکا لقب رافضی ہے ہمارے شیعہ بنین گے حالانکہ ہمارے شیعہ نہین ہین انشئے انکا اسلام سے جدا ہونا شرک ہونا سب شیخین کرنا چند حدیثون مین آیا ہے اشراط ساعت مین سے ایک یہ بھی ہے کہ پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے آب مقلد بھی اہل حدیث پر کھلم کھلا طعن و لعن کرنے لگے انا للہ اس فرقے نے بہت علماء اہلسنت کے قتل کئے تھے صدہا قبور کھود ڈالی تھین مشاہد ائمہ کی اہانت کی تھی بغداد لے لیا تھا شیراز کہ معدن علم و سنت تھا انکے زمانے سے اب تک معدن رفض ہے انکی زبان سے کوئی صحابی عالم زندہ مردہ نہ بچا جسکو انہون نے بالاے منبر گالیان ندی ہون برا نہ کہا ہو دعوی تو محبت اہلبیت کا کرتے ہین مگر سیرت صورت دیانت مین بالکل خلاف علی مرتضی علیہ السلام ہین جناب امیر نے فرمایا ہے میری محبت کسی مسلمان کے دلمین بغض ابو بکر و عمر کے ساتھہ جمع نہین ہوتی ہے ہندوستان مین اس مذہب کا رواج زمانہ نور جہان بیگم زوجہ جہانگیر بادشاہ سے ہوا اکثر صوبے رافضی تھے اس رفض نے آخر لکھنؤ کو تباہ کر دیا یہان کے سنی بھی اپنے کچھ کم نہین ہین

دُم ہر خرے کہ بر داشتم مادہ بر آمد ٭ [19] اونیسوان فتنہ نکلنا دجّالین کذّابین کا ہی ہر ایک
انمین کا دعوی رسالت کا کریگا مسلم کی روایت مین آیا ہے یہہ تیس نفر ہونگے بخاری مین ہے
قریب تیس کے ہونگے ایک روایت مین تیس سے بہی زیادہ آئے ہین حدیث مین ہی قیامت
نہ آویگی یہانتک کہ تیس کذاب بر آمد ہون پچہلا انمین کا دجّال اعرج ہوگا اسکو احمد وطبرانی
نے روایت کیا ہی منجملہ ان دجالون کے ایک اسود عنسی صاحب صنعا دوسرا مسیلمہ
صاحب یمامہ تہا حافظ ابن حجر نے کہا یہہ مبالغہ ہے تحدید نہین احمد نے حذیفہ سے
روایت کیا ہی قریب ہی کہ اس امت مین کذاب دجال ہونگے ستائیس نفر انمین سے چار عورتین
بہی ہونگی اس سے معلوم ہوا کہ روایت تیس کی بطور جبر کسر ہے یہہ بہی احتمال ہے کہ یہہ تیس تو
مدعی نبوت ہون اور اس سے زیادہ جو ہونگے جسطرح ایک روایت مین ستر نفر آئے ہین
وہ کذاب ہونگے لوگونکو طرف ضلالت کے بلاوینگے جیسے غلاۃ رافضہ باطنیہ حلولیہ نیچریہ
بابیہ آغائیہ سوریتیہ وغیرہم اشاعہ کا لفظ یہہ ہی وسائر الفرق الدعاۃ الی ما یعلم بالضرورۃ
انہ خلاف ما جاء بہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ عبارت اون لوگونکو بہی شامل ہے
جو خلق کو طرف وجوب تقلید شخصی کے وجوب سفر زیارت قبور کیطرف یا دیگر امور
بدع و اشراک کے زبان سے یا تالیف سے بلاتے ہین سنت پہ عمل کرنے سے روکتے ہین
اسلیئے کہ خلاف ہونا اس دعوت کا طریقہ نبویہ سے بضرورت شرعیہ وعقلیہ بخوبی معلوم ہے
وہ تین زمانے جنکو آنحضرت صلعم نے خیر القرون فرمایا ہے واللہ باللہ اونمین مذہبی
تقلید نہ تہا ان تین قرن کے بعد یہہ فرمایا کہ کذب پہیلیگا سو ابتدا حدوث تقلید
کذائی اسی مائہ فشو کذب سے ہوئی ہی اسی لئے تقلید کو کذب اتباع کو صدق کہتے ہین کذب
کو قرآن وحدیث مین برابر شرک کے رکہا ہے اسلیئے مقلدین پر اطلاق لفظ مشرکین کا
تقلید پر اطلاق لفظ شرک کا کیا جاتا ہے دنیا مین آجکل اکثر لوگ یہی مقلد شخصی ہین وما
یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یہہ آیت انپر بخوبی صادق ہے اقتدا کی تقلید

سمجھنا یا قبول روایت کو تقلید قرار دینا جہل ہے مفہوم لفظ اصطلاح شرع سے اللہ تعالیٰ
ہمارے ائمہ اربعہ کو جنت الفردوس بخشے ہمکو یہہ سب اپنی اور غیر کی تقلید سے منع کر گئے
ہدایت کی راہ پر کہ عبارت اتباع کتاب و سنت سے ہے لگا گئے سچ پوچھو تو سچے حنفی مالکی
شافعی حنبلی ہم ہی ہین نہ یہہ لوگ جو دعوی حنفیت یا مالکیت وغیرہ کا کرتے ہین تقلید عرفی
اگر کوئی اچھی چیز ہوتی شرع نے اوسکو ثابت رکھا ہوتا تو سب سے زیادہ تر مستحق اوسکے یہی
متبعان دلیل تھے ع بلائین زلف لیلی کی اگر لیتے تو ہم لیتے * مگر جب کوئی دلیل
ہی اوسکی خوبی پر دلالت نکرے تو ہم کیا کرین مقلد کہتے ہین ہم زیادہ ہین تم تھوڑے ہو
مگر خدا یون فرماتا ہے وقلیل من عبادی الشکور مسیلمہ کذاب قبیلۂ بنی حنیفہ مین نکلا تھا
اوس نے بعض قرآن کا جواب بھی لکھا نماز معاف کی شراب زنا کو حلال کر دیا زمانہ ابوبکر
رضی اللہ عنہ مین خالد بن الولید نے اوسکو قتل کیا اسود عنسی کو فیروز دیلمی نے دہوکا دیکر
مار ڈالا ایک دن یا ایک رات یا پانچ دن پہلے اپنے مرنے سے آنحضرت صلعم نے خبر اوس کے
قتل کی سبکو سنا دی تھی اس کذاب کا زور شور چار مہینے تک رہا یہہ ایک شعبدہ باز تھا عجائبات
دکھایا کرتا دو شیطان لوگون کے حال سے اوسکو خبر دیتے ایک کا نام سحیق دوسرے کا نام شقیق
تھا اوسکا گدہا اوسکو سجدہ کرتا نجران کے لوگ اوسکے تابع ہو گئے تھے چھہ سو نفر لیکر صنعا پر
غالب ہو گیا تھا بقاعی نے لامعۂ منیرہ مین لکھا ہے جب آنحضرت صلعم حجۃ الوداع سے پھر کر مریض
ہوئے خبر مرض جا بجا پہونچی تو اوسوقت یہہ دونون کذاب مدعی رسالت ہو گئے تیسرا شخص
ابن صیاد تھا یہہ غیر دجال کبیر ہے اسی قول کو فتح الباری مین بدلیل حدیث جساسہ ترجیح دی
ہے چوتھا کذاب طلیحہ بن خویلد اسدی تھا جو زمانہ ابوبکر صدیق مین نکلا قبیلۂ بنی اسد سے
ناحیہ خیبر مین اوٹھا غطفان نے اوسکی مدد کی یہہ مدعی نبوت تھا لیکن پھر تائب ہو کر مسلمان
ہو گیا فتح الباری مین اسیطرح ہے ابن عساکر نے کہا ہے یہہ عہد آنحضرت صلعم مین برآمد
ہوا تھا مگر شہرت اوسکی زمانۂ صدیق مین ہوئی پانچوین کذابہ سجاح بنت سوید بن یربوع ہے

یہہ عورت مدعیہ نبوت تہی تغلب سے نکلی تمیم اسکی مدد پر جمع ہوگئے گرگ پر سوار ہوتی قتل مین جلدی کرتی یاسہ پہونچی وہان سیلمہ کذاب تہا وہ گہبرایا کہ یہہ کہان سے آئی اوسکو کہلا بہیجا مجہکو وحی آئی ہے کہ جو ہم مین سے غالب ہو وہ دوسرا اوسکی تابعداری کرے اُس نے کہا بہتر پہر ایک خیمہ مین ملاقات کی ٹہیری پوچہا کیا وحی آئی سیلمہ نے کہا الم تر ان اللہ خلقنا افواجا وجعل النساء لنا ازواجا نولج فیهن ایلاجا ونخرج منهن اذا نشئنا اخراجا سجاح ہنس پڑی اوس نے کہا

الا قومی الی المخدع		فقد هیئ لك المضجع	
فان شئتی فرشناك		وان شئتی علی اربع	
وان شئتی بثلثیه		وان شئتی به اجمع	

یہہ بولی بل به اجمع سیلمہ نے کہا کذلك امرت پہر جماع کی ٹہیری

اب اونکے ساتہہ گذرتی ہے بخیط توفیق		مزے مزے کے ہین ایام پیاری پیاری رات

اسکے بعد سجاح نے اپنی نبوت سیلمہ کو سونپ دی مہر یہہ ٹہیرا کہ نماز عصر معاف ہے سبحان اللہ وبحمدہ رشاطی نے کہا تمیم ابتک رمل مین نماز عصر نہین پڑہتے ہین کہتے ہین مہر کریمتنا لنا لا نرده لکن سجاح نے زمانہ معاویہ مین توبہ کی اچہی مسلمان ہوگئی چہٹا کذاب مختار ہے یہہ زمانہ ابن زبیر مین قبیلہ ثقیف سے نکلا تہا کہا مجہکو وحی آتی ہے اپنے مکاتیب مین لکہتا تہا من مختار رسول اللہ اسکے حکایات وقایع مشہور ہین اسکی خبر بہی رسول خدا صلعم نے پہلے سے دی تہی ساتوان شخص متنبی شاعر مشہور ہے جسکا دیوان شعر ابتک مدرسون مین پڑہا جاتا ہے مگر آخر کو یہہ تائب ہوگیا تہا آٹہوان کذاب بہبوذ نام ہے زمانہ معتمد مین یہی مردود قائد فتنۂ زنج تہا اسنے عراق برباد کردیا سلاطین کو ذلیل کیا کہا مجہکو رسول بنا کر بہیجا تہا مگر مینے رسالت قبول نکی غیب دانی کا دعوی کرتا تہا نوان کذاب یحیی بن زکرویہ قرمطی ہے یہہ زمانہ مکتفی مین برآمد ہوا تہا دسوان

کذاب حسین برادر یحییٰ مذکور تھا گیارہوان عیسیٰ بن مہرویہ ہے اس نے کہا مدثر میرا ہی
لقب ہے ملک شام پر غلبہ پا گیا وہان بڑا فساد برپا کیا یہانتک کہ مارا گیا لعنہ اللہ۔
بارہوان کذاب ابوطاہر قرمطی ہے یہہ زمانہ مقتدر مین نکلا تھا حجر اسود کو کعبہ سے اوکھیڑ کر
لے گیا تیرہوان کذاب محمد بن علی شلمغانی تھا یہہ زمانہ راضی باللہ مین ظاہر ہوا تھا اسکو ابن
ابی العزاقر بھی کہتے ہین مدعی الوہیت مدعی احیاء موتی تھا مع اپنے یارون کے سولی دیا
گیا چودہوان کذاب ایک جوان فرقہ تناسخیہ کا تھا زمانہ مطیع باللہ مین نکلا کہا مجھ مین
روح علی کی میری بی بی مین روح فاطمہ کی آگئی ہے پندرہوان کذاب وہ ہے جسنے کہا مین
جبرئیل ہون جب اوسکو مارا پیٹا تو کہا مین سید ہون معز الدولہ نے نظر بانتساب اہل بیت
اوسکو چھوڑ دیا سولہوان کذاب ایک شخص اطراف نہاوند مین تھا بزمانہ مستظہر ۴۹۹ھ مین
ظاہر ہوا کہا مین پیغمبر ہون ایک خلق اوسکے تابع ہوگئی آخر اوسکو پکڑ کر قتل کرڈالا سترہوان
کذاب ایک آدمی لا نام تھا یعنی بحرف نفی یہہ شخص مغرب مین نکلا تھا کہا تمہاری حدیث مین
آیا ہے لا نبی بعدی یعنی لا نام کا ایک نبی آویگا سو وہ لا مین ہی ہون اٹھارہوان
شخص غازاری ساحر تھا مالقہ مین ظاہر ہوا جب غرناطہ مین سفیر بنکر آیا ابو جعفر بن زبیر
نے اوسکو قتل کرواڈالا انیسوان شخص وہ عورت ہے جس نے کہا مین نبیہ ہون جب اوس
کہا حدیث مین تو یون آیا ہے کہ لا نبی بعدی اوس نے جواب دیا کہ لا نبیۃ تو نہین
آیا ہے مغرب وغیرہ مین بزمانہ گذشتہ ایک جماعت مردون عورتون کی اسیطرح پر برآمد
ہوئی تھی غرض کہ عدد ستائیس کا تو پورا ہوگیا یا قریب ہے کہ پورا ہو باقی رہے مطلق کذاب
وہ بے گنتی ہین منجملہ انکے ایک وہ لوگ ہین جو دعوی مہدویت کا کرتے ہین ایسے دعویدار
بھی بہت ہوچکے بعض نے یہہ دعوی کیا تھا کہ وہ صحابی ہے اوس نے آنحضرت صلعم کو دیکھا
ہے جیسے رتن ہندی اسمین کچھ شک نہین کہ جو خبر مخبر صادق نے دی ہے وہ صادق ہے
خدا کا دین واقع ہے انیسوین نشانی قیامت کی فتح ہونا بیت المقدس کا ہے یہہ دوبار

فتح ہو چکا ہے ایک بار تو زمانہ اکراد مین ہاتہہ پر ملک ناصر سلطان صلاح الدین بن یوسف
کے یہہ فتح اسلام مین بہت بڑی ہوئی تہی انکے بعد انکی اولاد نے پہر ادسے نصاری کو
دیدیا تہا مگر انکے پوتے داؤد نے پہر پہیر لیا و بعد الحمد بیسوین نشانی فتح ہونا داین کا
ہے حدیث عدی بن حاتم مین مرفوعاً آیا ہے قیامت نہ آویگی جبتک سفید محل کہ مداین
مین ہے مفتوح نہو عورتین حجاز سے عراق تک امن سے بے خوف نہ چلی جاوین عدی
نے کہا مین نے ان دونون امر کو دیکہا یہہ واقعہ عہد عمر رضی اللہ عنہ مین ہوا اکیسوین
علامت ہلاک ہے عرب کا یعنی ملک انکا جاتا رہے حدیث طلحہ بن مالک مین ہے من
اقتراب الساعۃ هلاك العرب رواہ الترمذی جب سے ملک بنی عباس کا گیا
عرب ہلاک ہوگئے بائیسوین نشانی کثرت ہے مال کی شیخین نے ابوہریرہ سے مرفوعاً
روایت کیا ہے قیامت نہ آویگی جبتک کہ مال بہت نہو مالدار چاہیگا کہ کوئی صدقہ لے
صدقہ دیگا کوئی نہ لیگا کہیگا مجہکو حاجت نہین یہہ واقعہ زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ مین
ہو چکا جبکہ باہم مال فرس و روم کا تقسیم ہونے لگا پہر زمانہ عمر بن عبد العزیز مین بہی ہوا
آدمی صدقہ نکالتا تہا جسکو دیتا وہ نہ لیتا پہر زمانہ عیسی علیہ السلام مین بہی یہی حال ہوگا
تیئیسوین علامت سرک جانا پہاڑون کا ہے اپنی جگہہ سے یہہ بات حدیث سمرہ مین مرفوعاً
نزدیک طبرانی کے آئی ہے سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین لکہا ہے ۲۴۲ھ مین بعہد متوکل
ایک پہاڑ یمن مین ایک کہیت والون کی زمین سے سرک کر دوسرے مزارع مین جا کہڑا ہوا
سنہ ۲۰۰ مین بزمانہ مقتدر ایک پہاڑ دینور کا اندر زمین کے گہس گیا اوسکے نیچے سے
اتنا پانی نکلا کہ گاؤن کے گاؤن ڈوب گئے چوبیسوین علامت ہونا تین خسف کا ہے حدیث
ام سلمہ مین آیا ہے میرے بعد ایک خسف مشرق مین ایک مغرب مین ایک جزیرۂ عرب مین
ہوگا پوچہا گیا زمین دہس جاویگی اور اوسمین صلحا رہونگے فرمایا ہان جب لوگون مین
خبث زیادہ ہو جاویگا تب ایسا ہوگا رواہ الطبرانی یہہ ہر سہ خسف بہی ہو چکے زمانہ

سلیمان بن عبد الملک مین ابن ہبیرہ کا خط آیا کہ بخارا مین صبح کے وقت ایک بڑی گڑگڑاہٹ
آسمان سے سُنی گئی رعد کی سی آواز معلوم ہوئی جس سے عورتون کے حمل گر گئے دیکھا تو
آسمان مین ایک فرجۂ عظیم نظر آیا کچھ بڑے بڑے اشخاص اوترے جنکے سر آسمان پہ پاؤن
زمین مین تھے ایک کہنے والا کہتا تہا یا اھل الارض اعتبروا یا اھل السماء ھذا اصغر الی
الملک عسی اللہ فعہ ذہب جب دن ہوا لوگ اوس جگہہ پر پہونچے دیکھا کہ ایک بہت بڑا
خسف ہوا ہے جسکی تہاہ نہین ملتی اوسمین سے سیاہ دہوان نکلتا ہے اسکا ثبوت دیا
آدمیون نے قاضی بخارا کے سامنے دیا سنہ ۳۰۰ھ مین تیرہ گاؤن مغرب مین دہس گئے
سنہ ۴۳۳ھ مین ماہ شعبان ایک زلزلہ غرناطہ مین آیا جس سے بہت مکان خسف ہوگئے قلعے
گر پڑے سنہ ۴۶۳ھ مین بعہد طیع باللہ حوالی رے مین بڑے بڑے زلزلے آئے بلدہ طالقان
دہس گیا سوا انیس نفر کے کوئی نہ بچا ڈیڑہ سو گاؤن رے کے خسف ہوگئے یہ زلزلہ حلوان تک
پہونچا وہان بھی خسف ہوا زمین نے مُردون کی ہڈیان باہر نکالکر پہینکدین پانی کے چشمے اوس
جگہہ سے بہنے لگے رے مین ایک پہاڑ پہٹ پڑا ایک گاؤن آسمان زمین کے بیچ مین دن بہر
معلق رہا زمین پر گر کر خسف ہوگیا زمین مین دراڑین پڑگئین بدبودار پانی نکلا دہوان اوٹھا
سنہ ۵۹۶ھ مین ایک خسف اعمال بُصریٰ مین ہوا گاؤن دہس گیا سنہ ۴۳۲ھ مین شہر بجیرہ خسف ہوگیا
شہر کی جگہہ کالا پانی رہ گیا سید محمد شہرزوری مدنی نے کہا ہمارے زمانے مین کئی گاؤن
آذربیجان وغیرہ کے دہس گئے خسوفات کا حصر نہین ہو سکتا انتہے اب سنہ ۱۲۸۰ھ مین بہی خسف بعض قریٰ
کا سنا گیا ہے پچیسوین علامت کثرت زلازل کثرت قتل و رجفہ ہے بخاری و ابن ماجہ مین بروایت
ابی ہریرہ آیا ہے قیامت کھڑی نہوگی یہانتک کہ علم لے لیا جاوے زلزلے بہت ہون زمانہ
متقارب ہو جاوے فتنے ظاہر ہون قتل بہت ہو عروہ کی حدیث مین ابن عساکر کے نزدیک
آیا ہے میری امت مین رجفہ یعنی زلزلہ ہوگا دس ہزار بیس ہزار تیس ہزار آدمی اوسمین
ہلاک ہو جاوینگے اس زلزلے کو اللہ تعالے موعظت متقین رحمت مومنین عذاب کافرین

کریگا بزمانۂ متوکل سنہ ۲۳۲ مین ایک ہولناک زلزلہ دمشق مین آیا جس سے گھر گر پڑے ایک
جہان دبکر مر گیا یہہ زلزلہ انطاکیہ تک پہونچا اوسکو ڈہایا جزیرہ تک آیا اوسکو جلایا موصل
پہونچا وہان پچاس ہزار آدمی ہلاک ہوئے سنہ ۲۴۲ مین بزمین تونس وری وخراسان و
نیسابور وطبرستان واصفہان ایک بڑا زلزلہ ہوا جس سے پہاڑ ٹوٹ پڑے زمین پھٹ
گئی دراڑ ایسی پڑی جسمین آدمی گہس جاوے ان دونون زلزلون مین دس برس کا فاصلہ
ہے سنہ ۲۴۵ مین عموماً زلزلے آئے شہر کے شہر ویران ہو گئے قلعے ٹوٹ گئے پل پھٹ گئے انطاکیہ
کا ایک پہاڑ دریا مین گر گیا سنہ ۲۸۰ مین بزمانۂ معتضد دبیل مین زلزلہ ہوا اکثر شہر ڈہ گیا
ڈیڑہ لاکہہ آدمی نیچے سے ڈہیرون کے دبے ہوئے نکالے گئے سنہ ۲۴۶ مین ایک زلزلۂ
ہائلہ آیا جس سے رملہ ویران ہو گیا کنوؤن سے پانی باہر نکل کر بہا پچیس ہزار آدمی مر گئے دریا
ایک دن کی راہ پر ہٹ گیا لوگ مچھلی پکڑنے کو گہسے ناگہان پھر پانی آگیا سب ڈوب گئے
سنہ ۵۴۴ مین زلزلہ ہوا دس بار بغداد مین ہل چل پڑ گئی حلوان مین ایک پہاڑ پھٹ پڑا
سنہ ۵۹۷ مین زلزلۂ کبریٰ آیا مصر وشام وجزیرہ ویران ہو گیا بہت سے گھر قلعے گر پڑے
سنہ ۵۵۲ مین زلازل عظیمہ شام وحلب وشیراز وانطاکیہ وطرابلس مین آئے ایک خلق تباہ
ہو گئی حماۃ مین ایک میانجی مکتب سے اوٹھکر آئے تھے پھر جو جا کر دیکہا تو مکتب لڑکون پر
گر پڑا سب کے سب مر گئے کوئی اپنی اولاد کو پوچھنے تک بھی نہ آیا اسلئے کہ وہ سب بھی
مر گئے تھے شیراز مین فقط ایک عورت ایک خادم بچا حرّان مین ایک قلعہ پھٹ گیا اوسمین
سے بیوت وعمائر ونوادیس ظاہر ہوئے دارقیہ مین ایک جگہہ نکلی جسمین ایک بت پانی مین
کہڑا ہوا ملا صیدا بیروت طرابلس عکا رصور فرنج کے سب قلعے خراب ہو گئے دریا قبرس
تک پھٹ گیا مراکب ساحل پر آگرے پانی ناحیہ شرق تک پہنچا ایک خلق مر گئی مرآۃ الزمان
مین لکھا ہے کہ اس واقعۂ مین ایک کروڑ ایک لاکہہ آدمی ضائع ہوئے اسیطرح سکردان
مین بھی لکھا ہے سنہ ۶۶۲ مین پھر زلزلہ آیا مصر ہل گیا مدینے مین آگ کے نکلنے سے پہلے زلزلہ

آیا تھا پھر سنہ ۲۳۲ھ مین زلزلہ آیا دس فرسنخ تک بحیرہ مین رہا ایک خلق تلف ہوگئی سنہ ۲۲۹ھ مین
ارزیکان کو زلزلے نے ہلا دیا ایک جہان کا جہان مرگیا واللہ یفعل ما یشاء یہہ تو وہ
زلازل عظائم رجفات کبری ہین جنکو مؤرخین نے نقل کیا ہے رہے چھوٹے چھوٹے زلزلے
اونکا کچھہ شمار نہین چھبیسوین علامت مسخ و قذف ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعا آیا ہے
میری امت مین خسف و مسخ و قذف ہوگا اسکو احمد و مسلم و حاکم نے روایت کیا ہے مثل
اسکے حدیث ابن مسعود مین بہی نزدیک ابن ماجہ کے آیا ہے ابی امامہ نے کہا آنحضرت
صلعم نے فرمایا کچھہ اقوام میری امت کی اکل و لہو و لعب کرکے سوئین گی صبح کو بندر سور
ہوکر اوٹھین گی رواہ الطبرانی عائشہ سے روایت ہے کہ آخر اس امت مین خسف و مسخ
و قذف ہوگا رواہ الترمذی یعنی جبکہ خبث زیادہ ہوجاویگا اس باب مین اور بہی احادیث
سنن وغیرہ مین آئی ہین خسف کا حال اوپر گذر رہا مسخ سو چند اشخاص مسخ بہی
ہوگئے زمانہ فاطمیہ مین مصر کے اندر کچھہ لوگ مدینہ منورہ مین عاشورے کے دن قبۂ
عباس مین جمع ہوکر شیخین و صحابہ کو سب کرتے برا کہتے تھے ایک آدمی آیا کہا مجھکو محبت
ابی بکر مین کون روٹی کھلاتا ہے ایک شیخ نے کہا آؤ اوسکو اپنے گھر لے گیا اوسکی زبان
کاٹ کر اوسکے ہاتھہ مین رکھدی کہا یہہ محبت ابی بکر ہے وہ آدمی مسجد مین آیا رسول خدا صلعم
و شیخین رضی اللہ عنہما پر سلام کیا اپنی زبان ہاتھہ پر رکھے ہوئے دروازۂ مسجد پہ غمگین
بیٹھا نیند آگئی حضرت کو خواب مین دیکھا ابوبکر ہمراہ تھے ابوبکر سے فرمایا اسکی زبان تیری
محبت مین کاٹی گئی ہے اسکی زبان پھیر دو ابوبکر نے زبان ہاتھہ پر سے اوٹھا کر محل زبان
پر رکھدی تھیہ جگ اوٹھا زبان درست ہوگئی بلکہ جیسے کٹنے سے پہلے تھی اوس سے بہی
بہتر ہوگئی اوس نے کسی سے یہہ حال نہ کہا اپنے ملک کو چلا آیا سال آیندہ پھر مدینے کو گیا
قبہ مین یوم عاشورا حاضر ہوا محبت ابی بکر پر کچھہ مانگا ایک جوان اوٹھا اوس کو اوس
گھر مین لیگیا جہان پہلے زبان کاٹی گئی تھی اور بہت اکرام کیا اسنے کہا مجھکو اس گھر پر

تعجب آتا ہی پہلے سال مین جنے یہان مصیبت و اہانت دیکہی تہی اسسال اکرام پایا جوان سے
حال پوچہا اسنے اپنا قصہ کہہ سنایا جوان سرنگون ہوکر بولا وہ شخص میرا باپ تہا اوسکو خدانے
بندر کردیا پہر ایک پردہ اوٹہاکر دکہایا دیکہا ایک بندر بندہا ہوا ہے پہر اس سے کہا مین نے
اپنے مذہب سے توبہ کی تو میرے باپ کا حال کسی سے نہ کہنا اس قصے کو سید سمہودی نے تاریخ
مدینہ مین ابن حجر نے زواجر و صواعق مین قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہے زواجر
مین یہہ بہی ہے کہ حلب مین ایک آدمی ساب شیخین تہا وہ مرگیا اتفاقاً اوسکی قبر کہودی دیکہا
سور کی شکل ہو گیا ہے نکالکر آگ مین جلادیا تاریخ الخلفاء مین لکہا ہے ۲۸۴ھ مین بزمانہ متوکل
مصر مین ایک خط حلب سے آیا اوسمین لکہا تہا کہ ایک امام نماز پڑہاتا تہا ایک شخص نے اوس سے
نماز مین عبث کیا امام نے نماز نہ توڑی پوری کی جب سلام پہیرا دیکہا کہ عابث کا منہ سور
کا منہہ ہو گیا ہے وہ غابہ کیطرف بہاگ گیا اس قصے کا ایک محضر لکہا گیا آیت قذف کا
حال سنو ۲۸۵ھ مین سفید کالے پتہر بصرہ کے ایک گانو پر برسے اولے پڑے وزن مین
ہر اولہ ڈیڑہ سو درہم کا تہا ۲۴۲ھ مین قریہ سویدیہ پر پتہراؤ ہوا ہر پتہر دس رطل کا تہا ۲۹۴ھ
مین بعہد مقتدری ایک کالی آندہی بغداد مین آئی زور سے رعد و برق ہوا ریت مثل
پانی کے برسی اشاعہ مین ہے ایک معتمد نے خبر دی کہ کچہہ اوپر سنہ ایکہزار ستانوے مین بہت
سے کالے پتہر لمبے چوڑے برابر انڈے کے بلکہ انڈے سے بڑے موسم گرما مین آسمان سے
برسے آسمان صاف تہا یہہ ماجرا بلاد اکراد مین درمیان ہیزان و کفر لکے ہوا ایک دن
کی راہ پر اوسکی آہٹ معلوم ہوتی تہی وسط ماہ ربیع الاول ۱۱۸۱ھ مین ایک خط حماۃ سے
مصر مین آیا اوسمین لکہا تہا کہ ان دنون مین قصبہ بارین عمل حماۃ مین اولے بشکل حیوانات
مختلفہ برسے جنمین سانپ بچہو پرندہ نیز نسوان و رجال وغیرہ کے اشکال تہے قاضی بارین
کے سامنے محضر شرعی لکہا گیا پہر ثبوت اوسکا روبروے قاضی حماۃ ہوا کذا فی سکردان
واللہ یفعل مایشاء ۲۶ ستائیسوین علامت سرخ ہوا ہے یعنی سخت آندہی حدیث مین بروایت

علی وابی ہریرہ نزدیک ترمذی کے مرفوعاً آیا ہے جب فلان فلان کام ہونگے تو پہر تم
منتظر رہو ایک سرخ آندہی وزلزلی وخسف ومسخ وقذف کی عبد اللہ بن خوالہ سے فرمایا
جب تو دیکہے کہ خلافت بیت المقدس مین نازل ہوئی تو زلازل وبلابل وامور عظام نزدیک آگئے
اور قیامت اوس دن سے اس میرے ہاتہہ سے تیرے سر پر بہی نزدیک تر ہے رواہ
ابو داؤد والحاکم اس خلافت سے اگر ملک بنی امیہ مراد ہے تو امور عظام واقع ہو چکے
انمین سے بعض کا ذکر آویگا اور اگر مراد خلافت مہدی ہے تو وہ آیات مراد ہین جو قرب
ساعت ہونگی جیسے دابۃ الارض کا نکلنا سورج کا مغرب سے برآمد ہونا وغیر ذلک۔
آندہی کا حال سنہ ٢٣٢ مین بعہد متوکل عراق مین ایک سخت آندہی لو کی چلی کہ اوس
جیسی کبہی نہ چلی تہی زراعت کوفہ وبغداد وبصرہ کی جل گئی مسافرونکو مار گئی پچاس دن
تک رہی ہمدان پہونچی وہان کے کہیت جلا دئے مویشی مار ڈالے موصل آئی سنجار پہونچی
لوگون کو بازارون مین سودے سلف سے روکدیا راہ چلنے سے باز رکہا ایک خلق عظیم
ضائع ہو گئی سنہ ٢٨٠ مین بعہد معتضد دنیا مین عصر تک اندہیرا ہو گیا کالی آندہی آئی تین
رات تک رہی اوسکے پیچہے بہونچال آیا اکثر شہر دبیل کو لیگیا سنہ ٢٨٥ مین بعہد خلیفہ مذکور
بصرہ مین زرد آندہی چلی پہر سبز ہو گئی پہر سیاہ پڑ گئی شہرون مین پہونچی خلافت مقتدری
مین ایک ہوا بغداد مین چلی ایسا رعد وبرق ہوا کہ قیامت کا گمان کیا گیا خلافت مستظہر
مین کالی آندہی آئی مصر مین آدمی کو اپنا ہاتہہ نہ سوجہتا تہا لوگون پر ریت برسی ہلاک کا
یقین ہوا پہر کچہہ کم ہو کر زرد ہو گئی سنہ ٥٤٢ مین موصل پر ایک بادل نظر آیا اوس سے
آگ برسی جسپر پڑی اوسکو جلا دیا عراق مین بچہو اڑنے والے ظاہر ہوئے ایک خلق
کو قتل کیا ذکرہ ابن حجلۃ سنہ ٥٩٦ مین مکہ معظمہ سے ایک آندہی کالی بہری ایسی چلی
جس سے ساری دنیا مین اندہیرا ہو گیا لال ریت برسی رکن یمانی کا ایک قطعہ ٹوٹ پڑا
سنہ ٨٢٦ مین بزمانہ اشرف برسبائی ایک آندہی آئی لال زرد مٹی کے سورج ڈوبنے سے

پہلے سارا افق لال ہوگیا جو انجان تہا اوسکو گمان ہوا کہ گویا آگ لگی ہے گہر مٹی سے
بہرگئے یہ مٹی نرم و نئی تہی ناکون مین سامان مین گہس گئی جب شفق ڈوب گیا افق سیاہ
ہوگیا باد تند چلی مگر معلق رہی اگر زمین تک پہونچتی خدا جانے کیا ہوتا لوگ بازارون
مین گہرونمین چلانے لگے ذکر و دعا و استغفار کرنے لگے اللہ نے لطف کیا پانی برسا
ایسی ہوا تیس برس سے کبہی نہ چلی تہی اس زور سے یہ آندہی آئی کہ اہرام وغیرہ
ریگ چہپ گئے اتنی تیز ہوئی کہ گمان ہوا ہر چیز کو تباہ کردیگی اوس رات سے دوسرے
دن کی عصر تک رہی غلہ تباہ ہوا نرخ گران ہوگیا اسکو حافظ ابن حجر نے انباء الغمر
مین ذکر کیا ہے رتتمہ امور عظام جیسے قحط وغیرہ سو بارہا واقع ہوئے بعہد ظاہر عبیدی
مصر مین ایسی گرانی ہوئی کہ زمانہ یوسف علیہ السلام سے اوسوقت تک نہوئی تہی سات برس
قحط رہا آدمی کو آدمی کہا گیا ایک روٹی پچاس دینار کو آتی زمانہ مستنصر عبیدی مین
دو برس کامل کال پڑا آدمی آدمی کو کہاتا ایک اردب گیہون کا سو دینار کو ملتا اردب
چالیس صاع کا ہوتا ہے صاع نبوی سے کچہہ اوپر کتا پانچ دینار کو بکی تین دینار کو بکتی
۵۴۴ھ مین بخلافت مقتفی یمن مین پانی برسا سارا خون تہا زمین پر خون کا چہڑکاؤ ہوگیا
کپڑونمین اوسکا اثر باقی رہگیا ۵۵۰ھ مین ایک ستارہ نکلا گویا چاند کا دائرہ تہا شب تمام
مین اوسکی نہایت شعاع تہی دس رات تک رہا سب لوگ ڈر گئے پہر چہوٹا ہوکر چہپ گیا ۴۶۰ھ
مین بعہد قائم ایک خلق رملہ مین ڈوب گئی ۴۶۶ھ مین بزمانہ قائم بغداد مین غرق عظیم ہوا
دجلہ تیس گز بڑہ گیا پہلے کبہی ایسا نہوا تہا اموال ونفوس و دواب ہلاک ہوگئے لوگ
ناؤن پر جا بیٹہے نماز جمعہ کشتیون کے اوپر پڑہی ایک لاکہہ گہر گر گئے سارا بغداد ایسا
مسمار ہوگیا کہ گویا ایک زمین ہموار تہا ۴۸۴ھ مین بعہد مقتدی فرنگی سارے جزیرہ سقلیہ
پر غالب آگئے مسلمانون کے بال بچے سب قید کرلئے ۶۵۲ھ مین بخلافت مستعصم عدن مین
ایک آگ نکلی جسکے شرر رات کو دریا مین نظر آتے تہے دنکو اوس سے دہوان اوٹہتا تہا

بایام معتمد ٢٦٦ھ مین زنگی علاقۂ بصرہ پر مسلط ہو گئے سیف رانی کی آگ قید کیا ملک ویران کر دیا
یہہ زنگی وہی خارجی ہین جنکو علی مرتضیٰ نے قتل کیا تہا اسکے بعد ایک وباے عظیم آئی بے گنتی
خلق مر گئی پہر زلازل و ہدات ہوئے روم کے نیچے ہزار ون آدمی مر گئے ٢٧٠ھ تک زنج سے
لڑائی رہی صولی نے کہا اس قتال مین ڈیڑہ کروڑ آدمی مارے گئے ایکدن بصرے مین
تین لاکہ قتل ہوئے اس زنگی کا ایک منبر تہا اسکے شہر مین اوسپر چڑہکر عثمان و علی و معاویہ
و طلحہ و زبیر و عائشہ کو سب و شتم کرتا اپنے لشکر مین منادی کر دی کہ ایک ایک سیدانی دو
دو تین تین درہم پر بکی ایک ایک نفر کے پاس دس دس نسار علویات تہین اون سے وہ
خدمت لیتا ٢٧٠ھ مین سردار اس لشکر کا جسکا نام بہبوذ تہا مارا گیا اسکو یہہ دعوی تہا کہ
وہ غیب جانتا ہے اسکے زمانے مین ایک بڑا اکال حجاز و عراق مین پڑا ایک کر گندم ڈیڑہ سو
دینار کو بکتا تہا کر یہہ گدہون خچرون کے بوجہہ کو یا بارہ وسق کو کہتے ہین اسی کے زمانے
مین ایک نہر سے پانی نکل کے کرخ تک پہونچا سات ہزار گہر ڈہ گئے اسی کے وقت مین کوفہ مین
قرامطہ ظاہر ہوئی یہہ ملاحدہ مین ہین انہین کو باطنیہ بہی کہتے ہین انکا مذہب یہہ تہا کہ جنابت
سے غسل لازم نہین آتا خمس حلال ہے سال بہر مین دو روزے بہت ہین اذان مین کہتے
محمد بن الحنفیۃ رسول اللہ حج و قبلہ بیت المقدس ہے ٢٩٦ھ مین ایسا قحط مصر مین ہوا
کہ مردار کہا گئے آدمی نے آدمی کو غذا بنایا مردم خواری کا شہرہ ہو گیا قبور کو کہود کر مردونکو
کہانے لگے بہوک سے بکثرت مرنے لگے چلنے والے کا پاؤن سوائے مردے کے دوسرے پر نہ پڑتا
آنکہہ میت پر یا قریب الموت پر پڑتی گاؤن کے لوگ تو بالکل فنا ہو گئے مسافر جب کسی قریئے
پر گذرتا کوئی آگ پہونکنے والا نہ پاتا گہرون کے دروازے کہلے ہوئے آدمی سب اُمر پڑے
ہوئے پاتا رستے گویا مردون کے کہیت تہے انکے گوشت پوست طیور و سباع کے مائدہ
تہے احرار و اولاد کو ڑیون کے مول بک گئے دو برس تک یہی حال رہا ابو شامہ نے کہا
عادل کبیر نے اس سال مین اپنے مال سے تہوڑی مدت مین قریب دو لاکہہ بیس ہزار موتی

کے کفن کرائی کسی نے کہا تین لاکھ غربا کو کفن دیا کتے مردار جانور کھائے گئے صغار و اطفال
لقمہ ہو گئے باپ بیٹے کو بھون کر کھاتا کوئی اسکو برا نہ سمجھتا پھر ایک دوسرے کو حیلے سے
پکڑ کر کھا جاتا جب قوی ضعیف پر غالب ہوتا ذبح کر کے طعمہ کرتا اطبا کو بیمارون کے
علاج کے لئے بلاتے اس حیلے سے ذبح کر کے کھا جاتے سیکڑون طبیب گم ہو گئے انتہی ۶۹۵ھ
مین قحط پڑا دیار بکر موصل اربل ماردین جزیرہ میا فارقین وغیرہ ویران ہو گئے اولاد
بک گئی موت لوگون مین عام ہو گئی جزیرۂ ابن عمر مین پندرہ ہزار آدمی بھوک سے مر گئے
تین ہزار بچے فروخت ہو گئے دس درہم کو جسکے تین روپیہ تخمیناً ہوتے ہین ایک بچا کتا تار
اوسکو خرید لیتے میا فارقین کے اکثر لوگ مر گئے بازارون مین سوا چھ دوکانون کے
کچھ نرہا موصل مین ماردین سے بھی زیادہ قحط پڑا ساری اولاد بک گئی گھر خالی ہو گئے
مردار جانور کھائے گئے بارہ درہم کو آدمی اپنا بچا بیچ دیتا جسکے ختنے مین پچاس دینار
اوس نے خرچ کئے تھے خریدار اولاد مسلمین کے لینے مین تنگی کرتے ناچار بچا عورت نصرانی
ہو جاتا تا کہ بک جاوے اربل والے اس قحط مین گھاس پھوس درختون کی چھال مردار
تک کھا گئے پھر مرے پڑے جو بچے وہ برف سے مرے ذکر ذلک البرزالی فی ذیل المرآۃ
وذکرت ملخصہ اللھم انا نعوذ بک من الجوع فانہ بئس الضجیع ۷۳۹ھ مین بعہد
متوکل اہل خلاط نے ایک صیحہ عظیمہ جو سمار سے سنا جسکی دہڑک سے ایک خلق مر گئی ۷۴۲ھ مین
ایک سفید چڑیا ماہ رمضان جبل مین چلائی رخمہ سے چھوٹی تھی مینار رمضان کا تھا
معاشر الناس اتقوا اللہ اللہ چالیس آوازین کر کے اوڑ گئی دوسرے دن پھر
آئی پھر یہی کہا پانسو آدمی نے اسکو سنا ڈاک مین یہہ خبر آئی اسطرح کے امور عظام
بہت ہو چکے ہین اٹھائیسوین علامت بند ہو جانا راہ حج کا اور اوٹھا لیجانا حجر اسود کا
کعبہ معظمہ سے ہے حدیث ابی سعید مین مرفوعاً آیا ہے قیامت قایم نہوگی یہانتک کہ حج
نہو رواہ الحاکم وصححہ والبزار وابو یعلی وابن حبان حدیث ابن عمر مین ہے

ساعت قائم نہوگی یہانتک کہ رکن یعنی حجر اسود اوٹہایا جاوے رواہ السنجزی یہہ
دونون کام ہوچکے حج بہی بند ہوا رکن کو بہی قرامطہ لیگئے ۳۱۷ھ سے لیکر ۳۲۷ھ تک
بسبب فتنۂ قرامطہ بغداد سے حج بند ہوگیا ۳۴۹ھ مین حاجی مصر کے مکہ سے پہرے ہوئے
آتے تہے ایک وادی مین ٹہیرے سیلاب آیا سبکو بہاکر دریا مین لیجاکر ڈالدیا ۳۵۵ھ
مین بنو سلیم نے رستہ حج کا مصر والون پر بند کردیا بیس ہزار اونٹ مال ومتاع کے لدے
پہندے چہین لئے نرے حاجی جنگل مین رہکر ہلاک ہوگئے ۳۶۳ھ مین بنو ہلال اور ایک
گروہ عرب کا حاجیون پر نکلا ایک خلق کو قتل کرڈالا جو رہے سہے اونکو اوس سال حج نہ ملا
فقط اہل درب عراق نے حج کیا ۳۸۴ھ مین عراق کے حاجی راہ مین تہے اُصَیفر اعرابی
نکلا رستہ بند کردیا سب لوگ بغیر حج کے واپس آئے اس سال کسی کا حج نہوا نہ اہل شام
کا نہ یمن کا فقط اہل مصر کا حج ہوا ۳۹۲ھ مین فقط مصریون نے حج کیا بغداد سے کوئی نجا سکا
نہ بلاد شرق سے کوئی گیا عرب نے راہ مین فساد برپا کیا تہا اسیطرح ۳۹۳ھ بے حج رہا ۳۹۶ھ
مین مصر والے حج کو گئے اہل عراق بسبب فساد راہ وشورش اَعراب کے نہ جاسکے سنہ ۴۰۰ھ مین
بہی فقط اہل مصر کو حج ملا اور کوئی نہ جاسکا سنہ ۴۰۱ھ مین پہر ۴۲۷ھ مین بہی مصری لوگ حج کو گئے
غیر نے حج نہ کیا ۴۳۱ھ مین نہ کوئی مشرق سے جاسکا نہ مصر سے نہ اور شہر سے مگر ایک گروہ
خراسان نے دریا کی راہ سے حج کیا ۴۳۳ھ مین ساری اقالیم سے بالکل حج بند ہوگیا
سنہ ۴۴۰ھ تک بند رہا سوا اہل مصر کے کسیکو حج نصیب نہوا ذکر ھذا کلہ السیوطی فی حسن
المحاضرۃ ابن حجر نے انباء الغمر مین لکہا ہے کہ سنہ تین چار یا پانچ مین بعد سنہ ۸۰۰ھ کے شام کی
راہ سے کوئی حج کو نہ آسکا تیمور لنگ شام کیطرف برسر فساد تہا خلافت مقتدر مین حاجی ہمراہ
منصور دیلمی کے مکہ کو گئے تہے ہشتم ذیحجہ کو ابو طاہر قرمطی آپہونچا حاجیونکو مسجد الحرام مین خوب
ہی قتل کیا لاشونکو زمزم مین پہینکدیا حجر اسود کو کلہاڑی سے توڑ ڈالا پہر اوکہاڑ کرلے گیا
گیارہ دن ٹہیر کر چلدیا بیس برس سے زیادہ حجر اسود انکے پاس رہا پچاس ہزار دینار تک

دیتے رہے مگر ندیا جب مطیع خلیفہ ہوئے تب واپس ملا کہتے ہین لیجانے مین چالیس اونٹ
مکہ سے ہجر تک مر گئے واپس لانے مین ایک دبلی اونٹنی کمی تک لے آئی محمد بن ربیع نے
کہا مین مکہ مین تہا جس سال قرامطہ آے ایک آدمی چڑہا کہ میزاب کو اوکہیڑے مین دیکہتا
تہا صبر نہوا مین نے کہا اے رب تیرا حلم بہت بڑا ہے وہ آدمی سر کے بل گر پڑا فی الفور
مرگیا قرمطی منبر پر چڑہا کہا ع

	انا باللہ و باللہ انا		یخلق الخلق و یحیہم انا	

اسکے بعد پہر وہ اچہا نہ ہا چیچک سے سارا بدن پاش پاش ہوکر مرگیا محمد بن نافع
خزاعی کہتے ہین مین نے حجر کو دیکہا جب وہ اوکہیڑا گیا فقط اوسکا سر سیاہ تہا باقی
سب سفید بازو کی ہڈی برابر لنبا تہا انتہیٰ رہا ہدم ساری بیت کا اور بند ہوجانا
حج کا بالکل سو یہہ آخر زمانے مین ہوگا والعیاذ باللہ اسیطرح رفع قرآن کریم [٢٩] انتیسوین
علامت یہہ ہے کہ کچہہ قومون کے سر آسمان کے تارون سے کچل دئے جاوینگے ابن عباس
نے کہا قیامت نہ آویگی یہانتک کہ سر اقوام کے کواکب سما سے کچلے جاوین بسبب استحلال
عمل قوم لوط کے رواہ الدیلمی ۵۹۳ھ مین ایک بڑا تارا ٹوٹا جس سے ایک ہائل آواز
سنی گئی گہر مکان ہل گئے لوگ فریاد کرنے لگے دعا ہونے لگی سب نے گمان کیا کہ یہہ
ایک آفت امارات قیامت سے ہے ۲۴۱ھ مین تارے آسمان پر موجزن ہوئے ساری
رات ٹیڑہی کیطرح دل کے دل ٹوٹا کئے عجب گہبراہٹ کی حالت تہی کہ پہلے کبہی نہین
ہوئی تہی ۳۲۳ھ مین بعہد راضی باللہ تمام رات تارے ٹوٹتے رہے ایسا ٹوٹنا بہی
کبہی نہین ہوا تہا اسکے بعد اکثر نجوم و شہب ٹوٹے لوگ اوسکے صدمے سے مرے [٣٠] تیسوین
علامت ظاہر ہونا ستارہ دنبالہ دار کا ہے ابن عباس نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا
اے سلمان جب حج کرنا بادشاہوں کا سیر سپاٹے کے لئے اغنیار کا تجارت کے لئے مساکین
کا بہیک مانگنے کے لئے قاریون کا ریا و سمعہ کے لئے ہو تو اوسوقت تارہ دم دار

نکلے گا رواہ ابن مردویہ شویہ تارا کئی بار نکل چکا ہے اشاعہ مین کہا سب سے پہلے
سنہ ایک ہزار پچہتر مین ماہ جمادی الآخرہ نکلا تہا ایک مہینا یا زیادہ تر رہا اسکی چال
چاند کی چال سے زیادہ تر تیز تہی انتہے اسکے بعد پہر کئی بار نکلا جس سال ہند مین غدر
ہوا اوسکے آخر مین مینے اپنی آنکہہ سے اوسکو دیکہا مدت تک نکلا کیا اکتیسوین نشانی کثرت
موت ہے عوف بن مالک نے کہا رسول خدا نے فرمایا گن چہہ کام سامنے قیامت کے اون مین
سے ایک موت گنی جیسے بکریون مین ہوتی ہے یہہ واقعہ زمانہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
مین ہوا اسکو طاعون عمواس کہتے ہین پہر طاعون جارف آیا سیوطی نے ما رواہ الواعون
فی اخبار الطاعون مین لکہا ہے ابن ابی حجلہ نے کہا پہلا طاعون جو اسلام مین ہوا
سنہ ۶ ہجری مین بعد نبوت مدائن مین ہوا اسکو طاعون سیرویہ کہتے ہین معلوم نہین
اسمین کتنے آدمی مرے مین کہتا ہون مسلمانون مین سے ایک بہی نہین مرا ابن عساکر نے
تاریخ دمشق مین لکہا ہے تین وباؤن سے سخت تر کوئی وبا نہوئی ایک وباے از وجرد
دوسری عمواس تیسری جارف مدائنی نے پانچ وبائین بتائی ہین تین تو یہی چوتہی فتیات
پانچوین اشراف انتہے عمواس شام مین ایک جگہہ کا نام ہے یہہ وبا بعہد عمر رضی اللہ عنہ
واقع ہوئی تہی سنہ سترہ یا اٹہارہ مین پچیس ہزار مسلمان لشکر اسلام کے مرگئے یا تیس ہزار
پہلے تو طاعون محرم صفر مین رہا پہر دوبارہ ہوا بے گنتی خلق ہلاک ہوگئی بصری تک گیا وہان
بہی ایک جم غفیر کو ہلاک کیا ہشام نے کہا یہہ وبا شام مین شراب پینے کے سبب سے آئی تہی سنہ ۴۹
مین کوفے مین طاعون ہوا مغیرہ بن شعبہ وہان سے چلے گئے جب جاتا رہا پہر آئے جب سنہ ۵۰
مین آئے تو طاعون مین مرگئے ذکرہ ابن کثیر فی تاریخہ پہر طاعون سنہ ۵۳ مین ہوا اسمین
زیاد بن ابیہ مرگئے پہر بصرے مین ہوا اسکو جارف کہتے ہین اسلیے کہ سیلاب کیطرح سکو جہاڑ
پونچہہ کے لیگیا یہہ سنہ ۶۴ مین آیا تہا وبہ جزم ابن الجوزی فی المنتظم یا سنہ ۶۹
مین وبہ قال ابن کثیر نقلاً عن الذہبی یا سنہ ۷۰ یا سنہ ۷۶ یا سنہ ۸۰ مین یہہ قول مدائنی

کاہے اُس طاعون مین اسّی بیٹے انس بن مالک کے چالیس بیٹے ابو بکرہ کے مر گئے تین دن
تک رہا پہلے دن بصرے مین ستر ہزار دوسرے دن اکہتر ہزار تیسرے دن تہتّر ہزار مرے
چوتھے دن براے نام رہگئی امیر بصرہ کی مان مرگئی کوئی اوٹہانے والا نہ ملا شام مین
بہی تہوڑے سے بچے باقی سب چل بسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الاعتبار مین لکھا ہے اتنے
مرے کہ اوٹھہ نہ سکے درندے گہر مین آئے موتے کو کہا گئے یہہ وبا زمانہ مصعب مین آئی
تھی ابن حجر نے کہا ۶۶ھ مین وبا آئی مصر مین پہر ۸۵ھ مین یا ۷۹ھ مین اسکو ابن جریر
نے ذکر کیا پہر بصرے مین طاعون آیا ۸۷ھ مین اسکا نام فتیات ہے اسمین جوان عورتین
کواری لڑکیان مرین طاعون اشراف زمانہ حجاج مین آیا یہہ اوسوقت واسط مین
تہا لوگون نے کہا حجاج تو موجود ہے وبا کی کیا حاجت ہے اسمین شریف لوگ بہت مرے
پہر شام مین طاعون آیا اوسمین ایوب ولیعہد سلیمان بن عبد الملک مر گیا پہر سنہ ایکسو
مین وبا آئی عمر بن عبد العزیز سے کہا یہان سے چلے جاؤ اگلے خلیفہ یہی کرتے تہے
انہون نے کہا اللھم ان کنت تعلم انی اخاف یوما دون القیامۃ فلا تؤمن
خوفی پہر ۱۰۰ھ مین پہر ۱۱۵ھ مین دوبارہ شام مین طاعون ہوا یا ۱۱۶ھ مین عراق
تک پہونچا زیادہ زور واسط مین رہا پہر ۱۲۷ھ مین بصرے مین ہوا پہر ۱۳۱ھ مین ہر روز
ہزار جنازے نکلتے یہہ سب طواعین دولت امویہ مین واقع ہوئے بعض مورخین نے
کہا ہے انکے زمانے مین کبہی شام مین آنا طاعون کا بند نہوا انکے خلفا زمانہ طاعون
مین صحرا کیطرف نکل جاتے ہشام نے رصافہ اسی لئے بنایا تہا کہ جب وبا آئے وہان
جا رہے دولت عباسیہ مین وبا کا آنا کم پڑ گیا پہر ۳۴ھ مین بمقام ری ۴۶ھ مین بغداد
کے اندر ۲۲۱ھ مین بصرہ کے اندر واقع ہوا ان دونون وبا مین پچہتر برس کا فاصلہ
ہے اسی مدت مین امام شافعی پیدا ہوئے اور مرے انکی زندگی مین کبہی طاعون نہوا
طاعون و وبا مین بعض نے فرق کیا ہے مگر انجام دونون کا ایک ہی ہے پہر ۲۴۹ھ

مین عراق کے اندر وبا ہوئی سنہ ۲۸۰ھ مین آذربیجان و بردعہ مین طاعون آیا محمد
بن ابی الساج کے اسّی بیٹے مر گئے سنہ ۲۹۹ھ مین ارض فارس مین آیا سنہ ۳۰۱ھ مین بغداد
مین سنہ ۳۲۴ھ مین اصبہان مین سنہ ۳۴۶ھ مین عراق مین مرگ مفاجات بہت ہوا قاضی کپڑے
پہنکر دربار مین آتے تھے پاؤن مین ایک موزہ پہنتے پہنتے مر گئے اشاعۃ مین کہا مین نے
کتاب نشوان المحاضرہ مین دیکھا ہے ان موت الفجأۃ وقع للناس فی کل حال
یعنی کوئی نماز پڑہتے ہوئے مر گیا کوئی کہاتے ہوئے کوئی چلتے ہوئے کوئی مسجد
جامع مین کوئی حمام مین غرضکہ سب احوال مین مرگ ناگہانی آیا مگر ایک حالت خطبہ
مین کہ ابتک نہین سنا کہ کوئی خطیب منبر پر مر گیا ہو پہر سنہ ۴۰۶ھ مین بصرے مین وبا ہوئی
پہر سنہ ۴۲۳ھ مین ایک بڑا طاعون بلاد ہند و عجم و بلاد جبل مین واقع ہوا بغداد تک پہونچا
بہت آدمی فنا ہو گئے ایسا کبہی بہی دیکہا نہ گیا تہا اسی سال موصل مین چار ہزار آدمی
جدری یعنی چیچک سے مر گئے پہر شیراز مین سنہ ۴۲۵ھ مین آیا بصرہ اور بغداد تک پہونچا
پہر سنہ ۴۳۹ھ مین موصل و جزیرہ و بغداد مین آیا بصرے مین فقط چار سو شخص نے جمعہ پڑہا
حالانکہ چار لاکہ سے زیادہ تہے پہر سنہ ۴۴۸ھ مین مصر و شام و بغداد مین آیا پہر عجم مین سنہ ۴۴۹ھ
مین واقع ہوا پہر مصر مین سنہ ۴۵۵ھ مین آیا دس مہینے رہا پہر دمشق مین ہوا سنہ ۴۶۹ھ مین
یہان پانچ لاکہ آدمی رہتے تہے سب مر گئے فقط ساڑہے تین ہزار بچے پہر سنہ ۴۷۸ھ مین
عراق مین آیا پہر سنہ ۵۰۲ھ مین حجاز و یمن مین آیا پہر سنہ ۵۷۵ھ مین بغداد مین آیا پہر سنہ ۷۴۹ھ
مین ایسا طاعون ہوا کہ نظیر اوسکا پردہ زمین پر معلوم نہین یہہ طاعون مشرق سے
مغرب تک پہونچا مکہ مشرفہ مین آیا حیوانات مین بہی ہوا ابن الوردی کا مقامہ اس
ہنگامے کے بیان مین مشہور ہے ابن ابی حجلہ نے کہا تخمیناً آدہی دنیا یا زیادہ مر گئی
قاہرہ مین ہر دن بیس ہزار آدمی سے زیادہ مرتے تہے پہر سنہ ۷۶۴ھ مین آیا قاہرہ و دمشق
مین پہر سنہ ۷۸۱ھ مین دمشق مین ہوا پہر سنہ ۸۰۱ھ مین قاہرہ مین ہوا پہر سنہ ۸۰۹ھ مین پہر سنہ ۸۱۳ھ مین پہر سنہ ۸۱۹ھ مین

پہر سنہ ۷۱۱ مین پہر سنہ ۷۴۲ مین پہر سنہ ۸۳۳ مین یہہ سب طواعین سے وسیع تر تہا مصر مین طاعون عام کے بعد جو سنہ ۷۴۹ مین ہوا تہا اس طاعون کا نظیر نہ ملا پہر سنہ ۷۶۱ مین خفیف سا ہوا ایک ہزار آدمی روزانہ مرتے تہے پہر سنہ ۷۹۱ مین فی ذی الحجہ سے ربیع الاول سنہ ۵۰ تک رہا پہر سنہ ۸۳۳ مین ہوا ہر دن پانچہزار کا جنازہ نکلتا تہا پہر سنہ ۸۶۴ مین مصر وشام مین ہوا پہر سنہ ۸۷۳ مین پہر سنہ ۸۸۱ مین یہہ بہی شام مین تہا پہر روم مین سنہ ۸۹۶ مین ہوا حلب تک پہونچا پہر سنہ ۸۹۷ کے شروع مین ہوا پہر مصر مین آیا اسکے بعد کے طواعین کا ذکر حجج الکرامہ مین ہے بتیسوین علامت استباحت مکہ مکرمہ ہے یہہ حادثہ زمانہ یزید پلید مین گزرا پہر زمانہ عبد الملک مین جب حجاج نے ابن الزبیر کو قتل کیا خانہ کعبہ کو ڈہا دیا پہر زمانہ ابو طاہر قرمطی مین ہوا اسکے بعد پہر بہی بارہا ہوا ایک جماعت اشراف بنی حسن ماری گئی مہدی کے نکلنے سے پہلے بہی ہوگا سب کے پیچہے ذو السویقتین حبشی مکہ کو مباح کر دیگا کعبے کو ڈہا دیگا ایک ایک پتہر اوسکا گرا دیگا مقصود اس بیان سے تنبیہ کرنا ہے ان وقائع پر نہ تحذیر اسلئے کہ یہہ امارات ہو چکی ڈرنا اوس حادثے سے ہے جو آگے آنے والا ہے **فائدہ** جو فتنے درمیان صحابہ کے واقع ہوئے حق اون سب مین ہمراہ علی کرم اللہ وجہہ تہا یہہ ہمیشہ مصیب تہے انکا غیر مخطی تہا حدیث علی مع القرآن والقرآن معہ وحدیث علی مع الحق حیث دار وحدیث یا علی تقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت انا علی تنزیلہ وحدیث عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ وغیرہ احادیث اسکی دلیلین ہین عمار کو اصحاب معاویہ نے قتل کیا یہہ ہمراہ علی مرتضی تہے طلحہ و زبیر و عائشہ و معاویہ سے خطاے اجتہادی ہوئی حروریہ کیطرف سے حاجت عذر کی نہین ہے انکا دین سے خارج ہونا پہلے ہی سے احادیث مین آچکا ہے یزید و بنو الحکم کے ملعون ہونے مین کیا شک ہے کہ یہہ سب زبان پیغمبر صلعم پر ملعون ہین بلکہ خدا نے انپر لعنت کی ہے فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا

فی الارض و تقطعوا ارحامکم اولئك الذین لعنهم اللہ فاصمهم واعمی
ابصارهم یزید پلید کے فساد سے بڑھکر بھی کوئی فساد ہوگا ہان ایک ان مین
عمر بن عبد العزیز خلیفہ راشد ہوئے انکا استثنا کرنا ضرور ہے کہ خود آنحضرت
صلعم نے انکو مستثنے فرمایا ہے الا الصالحون و قلیل ما هم نجلان بقیۂ بنی امیہ
اسیطرح انکے بعد عباسیہ وغیرہ مین ظالم فاسق ہوئے سب سے بہتر انمین متوکل ہوا
لکن تہوڑا سا ناصبی تہا قبر حسین علیہ السلام کو ڈہا کر کہیت کر دیا لوگون کو زیارت سے
روکدیا جب ابن السکیت نے کہا واللہ قنبر غلام علی مرتضیٰؓ تجہہ سے تیرے دونون
بیٹون سے بہتر تہا اوسکی زبان پیچہے سے نکلوالی وہ مرگیا ذکرہ ابن خلکان اگر
یہہ بات سچ ہے تو یہہ نہایت درجے کا نصب ہے مگر شاید صحیح نہو اسنے علم حدیث کو خوب
رواج دیا تہا معتزلہ کو ذلیل کردیا تہا مرنے کے بعد کسی نے اسکو خواب مین دیکہا کہا
کیا ہوا کہا تہوڑی سی نصرت سنت پر مجہکو بخشدیا گیا و للہ الحمد البتہ مہدی زاہد تہا
عمر بن عبد العزیز کیطرح پر لکن ایک ہی سال رہکر مارا گیا **فائدہ** لا توسع رافضہ کا
سبّ سلف صالح مین کیا صحابہ کیا شیخین خروج ہے طریقۂ عقل و نقل سے ضلال مبین
ہے الحاد و انحراف فی الدین ہی تجہیل جمیع مسلمین ہے حتیٰ کہ علی امیر المومنین کی بہی تسفیہ
ہے حاشا وکلا یہہ سب سلف خیرات تہی بگواہی قرآن کیا اہل بدر کیا احد کیا بیعۃ الرضوان
علی مرتضیٰ سے بسند صحیح مروی ہے کہ ابو بکر بہتر ہین مومن آل فرعون سے اوسنے اپنا
ایمان چہپایا انہون نے ظاہر کیا محمد بن حنفیہ نے پوچہا خیر ناس کون ہے کہا ابو بکر پوچہا
پہر کون کہا عمر کہا پہر تم ہوگے اے باپ کہا تیرا باپ تو ایک آدمی ہے منجملہ مسلمانون کے
دو سو حدیث سے زیادہ فضائل شیخین و عثمان مین علی و اہلبیت سے مروی ہین اللہ
رحم کرے اوسپر جو انکی قدر و منزلت کو پہچانے انکا حق جانے انکو رسول خدا صلعم
کی محبت کے لئے دوست رکہے ہالکین کے ساتہہ ہلاک نہو خائضین کے ہمراہ خوض مین

نہ پڑے **فائدہ** سورۂ شوریٰ مین اشارۃ النص سے مدح خلفاء راشدین واہل شوریٰ کی وارد ہے باغین کی ذم آئی ہے للذین آمنوا وعلی ربہم یتوکلون سے ابو بکر مراد ہین والذین یجتنبون کبائر الاثم الخ سے عمر مقصود ہین والذین اقاموا الصلوٰۃ وامرھم شوریٰ بینھم الخ سے اصحاب شوریٰ مراد ہین والذین اذا اصابھم البغی ھم ینتصرون اشارہ ہے طرف علی رضی اللہ عنہ کے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا اشارہ ہے طرف انکے عفو وکرم کے فمن عفی و اصلح فاجرہ علی اللہ اشارہ ہے طرف صلح حسن کے ساتھ معاویہ کی انہ لایحب الظالمین اشارہ ہے طرف قاتلین عمر وعثمان وعلی وحروریہ کے ولمن انتصر بعد ظلمہ الخ اشارہ ہے طرف حسین بن علی کے معلوم ہوا کہ یہہ حق پر تھے انما السبیل علی الذین یظلمون الناس الی قولہ عذاب الیم اشارہ ہے طرف یزید و بنی امیہ وغیرہم کے واللہ اعلم **فائدہ** اشاعہ مین کہا ہے حدیث مین آیا ہے الآیات بعد المأتین مراد دو صد سال ہین بعد ہجرت کے یا بعد ہزار ہجرت کے اول راجح ہے اسلیئے کہ اکثر آیات مثل زلازل وریاح وریحفات و مطر دم و حجارہ و صیحات و فتن اعتزال و قرامطہ و ریح و صیاح طیر و غرق و حرق و نار وغیرہ جنکا ذکر مجملاً ہو چکا ہے یہہ سب بعد دو صد سال ہجرت کے واقع ہوئے ہین اور آخر خلافت مامون مین پھر زمانہ متوکل مین زیادہ تر ہو گئے حدیث خیارکم بعد المأتین کل خفیف الحاذ بھی اسی کی مؤید ہے ایک ضعیف روایت مین یہہ بھی آیا ہے کہ لایولد بعد المأتین مولود للہ فیہ حاجۃ اس بنا پر ظہور آیات قریبہ قیامت کا مقید با بعد دو صد سال بعد الالف نہوگا اور اگر یہی مراد ہو کہ بارہ سو برس کے بعد ظہور آیات کا ہوگا تو تاخر مہدی کا اسوقت تک لازم نہین ہے اسلیئے کہ ہو سکتا ہے کہ مراد آیات سے بعض آیات ہون

جیسے دابہ طلوع شمس مغرب سے ہدم کعبہ وغیرہ ہر تقدیر پر ظہور مہدی کا اس صدی
کے سرے پر محتمل ہے باحتمال قوی ظاہر اور اگر دیر لگی تو دوسری صدی قطعاً
خالی نجاویگی یہہ ترجمہ ہے عبارت اشاعہ کا صاحب اشاعہ نے یہہ بات اس کتاب
مین ۱۲۸۶ءمین لکہی تہی آغاز سنہ بارہ سو یا تیرہ سو ہجری کو وقت ظہور مہدی
علیہ السلام کا بتایا ہے تہہ دونون صدی گذر گئین مہدی نہ آئے اب چودہوین
صدی کا پہلا سال ہے اس سال کے بہی پانچ مہینے گذر گئے مہدی کا کچہہ اتا پتا
نہین چلتا مصر کیطرف سودان مین جسکو مہدی کہتے ہین وہ قطعاً مہدی موعود
نہین ہے اسلئے کہ ابتک شمائل مہدویت امارات موعودیت اوسمین پائے نہین گئے
یون تو لفظ مہدی کا ہر صالح پر بول سکتے ہین مگر گفتگو فاطمی منتظر مین ہے نہ ہر
مسمی وملقب بمہدی مین حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین
المہدیین مین چارون خلیفونکو مہدی فرمایا ہے اسیطرح عباسیہ وقرامطہ وغیرہ
مین بہی اس نام کے لوگ گذرے ہین بعض اہل ضلال نے بہی دعوی مہدویۃ کا
کیا تہا جسطرح بعض صلحا رسے بہی یہہ دعوی ظاہر ہوچکا ہے مہدی کے معنی ہدایت
یافتہ کے ہین سو جسمین یہہ وصف حاصل ہے اوسکو مہدی کہہ سکتے ہین وہ مہدی
جو موعود ہین وہ نرے مہدی نہونگے بلکہ ہادی بہی ہونگے مہدی تو فقط اونکا
لقب ہوگا نام محمد بن عبد اللہ ہے مکہ مین ظاہر ہونگے نہ کسی اور جگہہ جو نشانیان
اونسے پہلے ہونے والی ہین اول وہ تو سب پوری پوری ظاہر ہوجاوین تب
وہ ظاہر ہون جاہل لوگ افواہ واوہام پر ہر چیز کی بنیاد کرتے ہین اونکو نہ عقل ہے
نہ یہہ نقل کو سند پکڑتے ہین ہر جی ہے ہر نیا دین لاحول ولا قوۃ الا باللہ

فصل بیان مین امارات متوسطہ کے

جو ظاہر ہو چکین مگر ختم نہین ہوئین بلکہ دن بدن بڑہتی جاتی ہین یہانتک کہ کامل ہوکر تیسری قسم سے جاملین آن نشانیون کی حدیثین مختصر طور پر ایک ہی لپیٹ مین لکھی جاتی ہین ۱ قیامت نہوگی جب تک کہ بڑا انجنا ور لوگون مین دنیا کے اندر لکع بن لکع ہو یعنی غلام یا احمق یا لئیم رواہ احمد والترمذی والضیاء عن حذیفۃ وابن مردویہ عن علی رضی اللہ عنہ مطلب یہہ ہے کہ لوگون مین ایسے احمق لوگ رئیس ہونگے مصر وغیرہ مین مدت تک غلامان ترک نے حکومت کی احمق رئیسون کا تو کچھہ شمار نہین ہے اسیطرح لئیمون کا کچھہ حساب نہین فی الحال جتنی حکومتین اسلام کی ہین بڑی ہون یا چھوٹی ان تین قسم کے رؤسا سے خالی نہین ہین الا ماشاء اللہ تعالےٰ ۲ لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ اوسمین دین پر صبر کرنے والا تھمنے والا ٹہرنے والا مانند صبر کرنے والے کے آگ کی چنگاری پر ہوگا رواہ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ مطلب یہہ ہے کہ نہ کوئی اوسکا مددگار ہوگا نہ دین پر بسبب کثرت اعدا دین ٹہر سکیگا ۳ آخر زمانے مین عابد جاہل ہونگے قاری لوگ فاسق ہونگے رواہ ابو نعیم والحاکم عن انس ۴ قیامت نہ آویگی یہانتک کہ فخر کرینگے لوگ مسجدونمین اخرجہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وابن حبان عن انس یعنی ہر کوئی کہیگا کہ ہماری مسجد بہت عمدہ بنی ہے ہم نے اسکو خوب سجایا ہے ۵ علامات قیامت سے ہے فحش کرنا فحش بکنا قطع رحم کرنا امین کا خیانت کرنا خائن کا امین بنانا اخرجہ الطبرانی عن انس ۶ چاند کا منتفخ ہونا یعنی پہولا پہولا نکلنا ہلال کا قبل دکہائی دینا یعنی جہگہڑی نظر آویگا ایسا معلوم ہوگا کہ گویا دو رات کا ہے اخرجہ الطبرانی عن ابن مسعود وانس ۷ کثرت بارش کی قلت پیداوار کی کثرت قاریون کی قلت فقیہون کی کثرت امرا کی قلت امینونکی اخرجہ الطبرانی عن عبد الرحمن بن عمرو الانصاری یعنی عابد بہت ہونگے

سمجھہ دار کم ہونگے ۸ مرجانا صلحار کا ایک کے بعد ایک باقی رہنا انکمو نکا جیسے بھوسی جو و کھجور کی اخرجہ احمد والبخاری عن مرداس الاسلمی ۹ قیامت نہوگی یہانتک کہ ہو زہد روایت تقوی تصنع رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ھریرۃ ۱۰ اولاد غیظ ہو بارش قیظ ہو یعنی اولاد ایسا کام کرے جس سے مان باپ کو غصہ آوے پانی موسم گرما مین برسے کچھہ نہ پیدا ہو بد لوگ کثرت سے ہون اسکو طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے ۱۱ جھوٹے کو سچا کہین سچے کو جھٹلائین اسکو بھی طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے ۱۲ خائن کو موتمن سمجھین امین خیانت کرین غیرون سے میل ہو رحم کو قطع کرین ۱۳ ہر قوم مین وہ سردار ہو جو اوس قوم مین منافق ہے ہر بازار مین فاجر ہون ۱۴ ایماندار ہر قوم مین بکری سے بھی زیادہ خوار ہو ۱۵ مسجد کی محرابین آراستہ کیجاوین دل ویران ہون ۱۶ مرد مرد پر کفایت کرین عورت عورت پر یعنی مردون مین کثرت اغلام کی ہو عورتون مین کثرت سحاق کی ہو ۱۷ مسجدین ملتفی ہون مگر منبر یا منارے بنائے جاوین ۱۸ دنیا کی ویرانی آباد آبادی ویران ہو یہہ سب نزدیک طبرانی کے ہے ابن مسعود سے مطلب یہہ کہ آباد شہر ویران کیے جاوینگے دوسری جگہہ شہر آباد ہونگے جسطرح قاہرہ اجڑکر مصر آباد ہوا کوفہ ویران ہوکر نجف بسا اسکو ابن عساکر نے بھی محمد وعطیہ سوری سے روایت کیا ہے ۱۹ باجی ظاہر ہون شراب پی جاوے لفظ حدیث کا معازف ہے نہایہ مین کہا ہے دفوف وغیرہ مراد ہین یا ہر لعب کو عزف کہتے ہین عزف کی جمع معازف ہے ۲۰ شرط وہماز و غماز و لماز بہت ہون اولاد زنا بہت ہو ان دونون حدیث کو بھی طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے شرط کے معنی اعوان سلطان ہین سخاوی نے کہا اب اعوان ظلمہ مراد ہین اقبح جماعت والی پر یہہ لفظ بولا جاتا ہے کبھی حکام ظالم پر بھی بولتے ہین ہماز کہتے ہین غیبت کرنیوالے کو جو لوگونکی عیب جوئی

کرتا ہے تیری بیری برائی مین پڑتا ہے غمّاز لمّاز وہ ہے جو منہہ پر عیب بیان کرے ۲۱ خاص لوگون پر سلام کرنا تجارت کا رواج ہونا بی بی بیان کو تجارت کرنے مین مدد دیگی قلم ظاہر ہوگا یعنی خوشنویس بہت ہونگے عالم کم ہونگے جھوٹی گواہی ظاہر ہوگی سچی گواہی چھپی رہیگی ۲۲ شراب کا نام نبیذ رکھین سود کو بیع سمجھین رشوت و مال حرام کو ہدیہ کہین زکواۃ کو مزدوری مین دین ایسے وقت مین ایک لال آندھی طرف سے مشرق کے آویگی بعضے مسخ ہوجاوینگے بعضے خسف یہہ اسلیئے ہوگا کہ انہون نے نافرمانی کی حد سے زیادہ بڑھ گیئے اسکو دیلمی نے ابی ہریرۃ سے روایت کیا ہے ۲۳ فیئ کو دولت سمجھین اسکو ترمذی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے یعنی مال فیئ آسودہ منصب والے لوگ لین مستحقون کو ندین ۲۴ امانت کو غنیمت زکواۃ کو تاوان جانین علم واسطے دین کے نسیکھین رواہ الترمذی عنہ یعنی مؤتمن آدمی لوگونکی امانت ودیعت کو داب رکھے لوٹ کا مال سمجھے زکوٰۃ دینا لوگونپر ایسا گران ہو جیسے تاوان گران ہوتا ہے دنیا کے لیئے علم طلب کرین کہ کوئی منصب مرتبہ عہدہ ہات لگے نہ اسلیئے کہ اللہ کا دین معلوم ہو ۲۵ میان بی بی کی اطاعت کرے مان کی نافرمانی کرے یار کو پاس بٹھائے باپ کو بھگائے مسجدونمین شور ہو اخرجہ الترمذی عنہ یعنی مسجدون مین بیٹھکر دنیا کی باتین کرین نہ گھرون مین ۲۶ قبیلہ کا سردار فاسق ہو قوم کا افسر رذیل تر ہو مرد کی عزت ڈرسے اوسکی شر کے کیجاوے رواہ الترمذی عنہ ۲۷ گانے والیان ظاہر ہون بلجے بجین پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے اشاعہ مین ہے وقد ظهر لعن آخر هذه الامة اولها فی الرافضة قبحهم الله مین کہتا ہون یہہ بات عام ہے جو فرقہ سلف کو برا کہے وہ اس نشانی مین داخل ہے جسطرح برا کہنا مقلدون کا محدثین سلف کو برا کہنا جاہلون کا ائمہ مجتہدین کو ۲۸ جب زمانہ قیامت کا

چھاپے خانون کی کثرت اسکا مصداق ہے ۱۲

قریب ہوگا طیلسان بہت پہنا جاویگا تجارت بہت ہوگی مال بہت ہوگا مالدار کی تعظیم
مال کے سبب سے کرینگے شرطا بہت ہونگی لڑکے امیر ہونگے عورتین کثرت سے ہونگی بادشاہ
ظالم ہونگے ناپ تول مین کمی ہوگی اسکو طبرانی و حاکم نے ابی ذر سے روایت کیا ہے
قرآن مین ہے ویل للمطففین یہہ کمی کیل وزن ذراع سبکو شامل ہے منجملۂ کبائر
ہے ۲۹ شیطان آدمی کی صورت بنکر لوگون کے پاس آویگا جھوٹی باتین کریگا
جب لوگ متفرق ہوجاوینگے ایک آدمی کہیگا مین نے ایک آدمی کو سنا یون کہتا تھا
اوسکی صورت پہچانتا ہون نام نہین جانتا اسکو مسلم نے مقدمۂ صحیح مین ابن مسعود سے
روایت کیا ہے ۳۰ دریا مین کچھہ شیطان قید ہین جنکو سلیمان علیہ السلام نے باندھا
ہے قریب ہے کہ وہ نکلکر لوگون پر قرآن پڑھین رواہ مسلم عن ابن عمرو قیامت کے
قریب آدمی اگر کتے کا بچہ پالے تو بہتر اس سے ہے کہ بیٹے کو پالے نہ بڑے کی توقیر ہوگی
نہ چھوٹے پر رحم آویگا حرام زادے بہت ہونگے مرد عورت سے برسر راہ زنا کرے گا
بکری کی کھال پہنین گے دل بھیڑیون کے سے ہونگے بہتر انین کا اوس زمانہ مین وہ
ہے جو مداہن ہے رواہ الطبرانی والحاکم عن ابی ذر یعنی ظاہر مین تو نرم بات
کرینگے دلمین سخت بیرحم ہونگے ۳۱ بڑون مین فحش چھوٹون مین ملک کمینون مین علم
نیکون مین مداہنت ہوگی رواہ احمد وابن ماجۃ عن انس ۳۲ قیامت کے قریب
موت نیکون کو چنے گی جسطرح کوئی تم مین کا طبق مین سے رطب کو چنتا ہے اسکو ابن عدی
نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے ۳۳ لوگ بڑے بڑے گھر بناوینگے ننگے
لچے محتاج چرواہے حویلیان تعمیر کرینگے اوسوقت قیامت کا انتظار کرو رواہ الشیخان
عن عمر یہہ اسلیئے ہوگا کہ انکے پاس مال بہت ہوگا انکی آبرو زیادہ ہوگی گھر بنانے کے
سوا کوئی کام نکرینگے نہ عبادت کا شغل نہ علم سے غرض نہ جہاد سے واسطہ ۳۴ جب
حکم نا اہل کیطرف ہو تو قیامت کی راہ دیکھو رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ آجکل جتنے

حاکم ہین غالباً نالایق ناقابل ہین حاکمون مین جو اوصاف شرط ہین وہ کسی ایک
مین بہی موجود نہین پہلی شرط تو یہی ہے کہ قریش ہو مرد آزاد عالم مجتہد سخی بہادر عادل
ہو ۳۵ مسجد والے امامت کو ایک دوسرے پر ڈالین گے امام نہ ملے گا جو انکو نماز
پڑہائے اخرجہ احمد وابوداؤد عن سلامة بنت الحران ۳۶ دنیا نہ جاویگی
یہانتک کہ آدمی قبر پر گذرے اوسپر لوٹے کہے کاش مین اسکی جگہہ ہوتا یہہ کچہہ دین کے
سبب نہین ہے وہ تو بلا مین پہنسا ہوگا اخرجہ مسلم وابن ماجة عن ابی هریرة
۳۷ قیامت نہ آویگی یہان تک کہ لڑو تم اپنے امام سے مستعد ہو تلوارین لیکر تمہارے
بر تمہاری دنیا کے وارث ہون اشاعہ مین کہاہے یہہ تو بہت بار ہوچکا اور ہمیشہ
طرف سے ملوک کے ہوتا رہتا ہے یہہ ملوک اگرچہ ائمہ نہین ہین لکن اونکے نائب
تو ہین انکا قتل کرنا ایسا ہی ہے جیسے امامون کا مارنا ۳۸ علم نزدیک چہوٹون
کے ڈہونڈا جاویگا رواہ الطبرانی عن ابی امیة الجمحی یعنی اکابر اولاد مہاجرین
وانصار بلکہ قریش دنیا طلبی مین مشغول ہونگے اصاغر موالی اخلاط لوگ علم سیکہہ
لینگے اون سے واقعات مین فتوی لیا جاویگا ۳۹ آدمی اپنے بہائی کو قتل کریگا
اخرجہ الحاکم فی تاریخہ عن ابی موسی ۴۰ وہ مالک ہوگا جو لائق مالک ہونے
کے نہین ہے کمینے عالی رتبہ ہونگے شریف کم رتبہ وہ بڑہین گے یہہ گہٹین گے اخرجہ
نعیم بن حماد عن کثیر بن مرة مرسلا ۴۱ منبرون پر خطبہ پڑہنے والے بہت ہونگے
مولوی لوگ طرف والیان ملک کے جہکین گے حرام کو اونکے لئے حلال حلال کو اونپر
حرام کردینگے اونکے جی کے موافق فتوی دینگے رواہ الدیلمی عن علی یہہ کام اس
امت مین ہاتہہ سے اہل راے کے بہت خوب سرانجام ہوا اہل حدیث ہمیشہ اس بلا سے
عافیت مین رہے وللہ الحمد ۴۲ عالم علم اسلئے سیکہین گے کہ روپیہ پیسا پیدا
کرین قرآن کو تجارت ٹہیرا دینگے یعنی قرآن اجرت پر پڑہین گے نہ خدا کے لئے

۴۳ امت ہمیشہ نیک شریعت پر رہیگی جب تک تین کام اُنمین ظاہر نہون علم نجاوے خبیث اولاد بہت نہو ستّقار ون ظاہر نہون کہا یہہ کون لوگ ہین فرمایا آخر زمانہ مین ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ سلام اونکا وقت ملاقات کے تلاعن ہوگا اخرجہ احمد والطبرانی والحاکم عن معاذ بن انس اشاعہ مین کہا ہے یہہ باتین کھیتی والون نجروالون سفلون مین بہت ہین ملنے کے وقت سلام کیجگہہ ایک دوسرے کو گالی دیتا ہے بلکہ یہہ جاہل سلام کو پہچانتے تک بہی نہین ہین ۴۴ آدمی نُطفیہ یعنی کمین عورت سے معاش کے لئے بیاہ کریگا اپنے چچا کی بیٹی کیطرف آنکہہ اوٹھا کر بہی نہ دیکھیگا رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ اب یہی ہوتا ہے کہ مرد آسودہ عورتون سے نکاح کرتے ہین کیسی ہی کم ذات کیون نہون عورتین آسودہ مرد کو ڈہونڈہتی پہرتی ہین گو کمینہ کیون نہو شریف و شریفہ کو کوئی نہین پوچہتا اسلئے کہ وہ محتاج ہین ۴۵ مال ناحق لین خونریزی کرین قرابت والے کی شکایت کو نہ سنین سائل پڑا پہرے کوئی کچہہ بہی اوسکے ہاتہہ مین نہ دے اخرجہ ابن ابی شیبۃ عن عبد اللہ ۴۶ کتاب اللہ پر چلنا عار ہو اسلام غریب ہو آپسمین کینہ ہو علم اوٹہہ جاوے زمانہ بوڑہا ہوجاوے عمر بشر کی گہٹ جاوے اولاد نہو پہل کم ہون امین متہم ہون امین ہون جہوٹا سچا ہو سچا جہوٹا ہو قتل بہت ہو محل بنائے جاوین بہت غرفے تیار ہون اولاد والی عورتین غم مین گرفتار رہین یعنی بسبب نافرمانی اولاد کے بانجہہ عورتین خوش رہین بغاوت حمیت بخل بہت ہو لوگ زیادہ مرین جہوٹ بہت ہو سچ کم ہو کام کاج لوگونکے طرح طرح پر ہون خواہش نفس کے تابع ہون گمان پر حکم جاری کرین پانی بہت برسے پہل کم آوے علم گہٹ جاوے جہل بڑہ جاوے اولاد سبب غیظ ہو موسم سردی مین گرمی ہو فحش کہلم کہلا ہو زمین سمٹ جاوے خطیب جہوٹا خطبہ پڑہین حق بدون کو دلوادین جو کوئی انکی تصدیق

کریگا انسے راضی ہوگا اوسکو جنت کی بو بھی نہ ملیگی اخرجہ ابن ابی الدنیا و الطبرانی و ابو نصر السجزی و ابن عساکر عن ابن موسیٰ و سندہ جید ۴۷ ایک قوم ایسی نکلے گی جو اپنی زبان سے کہاویگی جیسے گاؤ کہاتی ہے اخرجہ احمد و الخرائطی وغیرہما عن سعد ابن ابی وقاص یعنی لوگون کی مدح و تعریف کریگی اونسے براہ نفاق محبت کا اظہار کریگی اس وسیلے سے اونکا مال لیگی کذا فی الاشاعۃ اسکے مصداق شاعر و اخبار نویس وغیرہ ہین زبان کی چالاکی تیری میری ستایش سے معاش پیدا کرتے ہین ۴۸ لوگ رستو نمین جفتی کرینگے جسطرح بہائم کرتے ہین رواہ الطبرانی عن ابن عمر ۴۹ دن دوپہر راہ مین عورت سے جماع کیا جاویگا کوئی اوسپر انکار نکریگا اوس دن سب مین بہتر وہ شخص ہوگا جو یہ بات کہیگا کہ ذرا رستے سے الگ ہو کر یہہ کام کیا ہوتا یہ شخص اونمین گویا مثل ابوبکر و عمر کے تم مین ہوگا اسکو حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے ۵۰ قیامت نہ آویگی یہانتک کہ دل پہر جاوین باتون مین اختلاف ہو ایک بہائی دین مین دوسرے بہائی سے مختلف ہو حالانکہ ایک ہی مان باپ سے ہین اخرجہ الدیلمی عن حذیفۃ ۵۱ اعلام پر غیرت کرین جسطرح عورت پر غیرت کرتے ہین یعنی اغلام کے پیچھے آپسمین ایک دوسرے معلم پر رشک کرین رواہ الدیلمی ابی ھریرۃ ۵۲ قیامت نہوگی یہانتک کہ تین چیزین کمیاب ہون ایک پیسا حلال کا دوسرے علم فائدہ مند تیسرے بہائی اللہ کی راہ مین اسکو دیلمی نے حذیفہ سے روایت کیا ہے یعنی یہہ تینون چیزین ایسی کم ہونگی کہ کہین ڈہونڈہے نہ ملین گی ۵۳ صدقہ دینا بہاری ہو جہاد کے لئے اجرت دیجاوے ویرانہ آباد آبادی ویران ہو آدمی امانت کے ساتھہ یا دین کے ساتھہ عبث و لعب کرے جیسے اونٹ درخت کے ساتھہ عبث کرتا ہے اسکو عبدالرزاق و طبرانی نے عبد اللہ بن زینب جندی سے روایت کیا ہے ۵۴ ائمہ جور کرین

نجوم کی تصدیق تقدیر کی تکذیب کیجاوے اسکو بزار نے علی سے مرفوعاً بسند حسن روایت کیا ہے ۵۵ قرآن کو مخلوق کہین حالانکہ نہ خالق ہے نہ مخلوق بلکہ اللہ کا کلام اوسی سے نکلا ہوا اوسی کی طرف پہرتا ہے رواہ اللالکائی والاصبہانی عن علی یہہ نشانی ہوچکی معتزلہ نے کہا قرآن مخلوق ہے اہلسنت نے انکار کیا امام احمد وغیرہ محدثین واہل علم اسی انکار پر مقتول مضروب ہوئے مخلوق ہونے سے یہہ مراد ہی کہ یہہ الفاظ خدا کے نہین ہین بلکہ پیغمبر کے بنائے نکالے ہوئے ہین ہان معنی اسکے اللہ کیطرف سے ہین نعوذ باللہ منہ ۵۶ جبکہ مثلاً بیس آدمی یا زیادہ یا کم جمع ہون اونمین کوئی ایسا نہو جس سے اللہ کے لئے ڈرین تو سمجھو کہ قیامت آگئی اسکو بیہقی وابن عساکر نے عبد اللہ بن بشر صحابی سے روایت کیا ہے ۵۷ آدمی مسجد مین آویگا مگر دو رکعت بہی نہ پڑہیگا اخرجہ ابن ابی الدنیا عن ابن مسعود ۵۸ آخر اس امت مین لگ بہگ قیامت کے کچہ برے کام ہونگے منجملہ اونکے ایک صحبت کرنا مرد کا ہے اپنی بی بی یا لونڈی سے دبر مین حالانکہ خدا و رسول نے اس کام کو حرام کیا ہے اسکے کرنیوالے کو خدا و رسول دشمن رکہتے ہین یہہ نشانی ہوچکی وطی فی الدبر کا مسئلہ رافضہ مین معروف و حلال ہے دوسرا کام نکاح مرد کا ہے مرد سے یہہ بہی حرام ہے اس ناکح کو خدا اور رسول دشمن رکہتے ہین ظاہر یہہ ہے کہ یہہ صورت اغلام کے سوا ہے ایسے شخص کو مابون کہتے ہین ۵۹

ممنون ہے کیا تخلص بہ

مفعول ثلاثی مجرد

تیسرا کام نکاح ہے عورت کا عورت سے یہہ بہی حرام ہے ایسی عورتین مبغوض خدا و رسول ہین اسکو ہندی مین چپٹ بازی کہتے ہین عربی مین سحاق و مساحقت بولتے ہین حدیث مین آیا ہے ایسون کے لئے نماز نہین ہے جبتک وہ یہہ کام کرین یہانتک کہ خدا کیطرف توبہ نصوح بجا لائین اخرجہ الدارقطنی والبیہقی

ابن النجار عن ابی قال الصحابی ۵۹ ایک زمانہ ایسا آویگا کہ اوسمین کنیزون
سے مشورہ لیا جاویگا عورتون کی سلطنت ہوگی احمقون کی امارت ہوگی اخرجہ
ابن المنادی عن علی اسوقت مین یہہ تینون چیزین موجود ہین ۶۰ اسلام اونکو
ہوگا جنسے جان پہچان ہے مسجدین رستہ بنین گی اللہ کے لئے کوئی اون مین
سجدہ نکریگا لڑکا بڈہے کو قاصد بناکر مشرق مغرب کیطرف بہیجیگا سوداگر ایک افق
سے دوسرے افق تک ہو آویگا کچہہ نفع نہوگا رواہ الطبرانی عن ابن مسعود
یہہ کنایہ ہے بے رغبتی سے نماز مین عدم توقیر صغیر سے کبیر کے لئے عدم برکت
سے تجارت مین بسبب غلبہ کذب وغش کے تجار مین ۶۱ قیامت نہ آویگی یہانتک
کہ شام کے بدکار شریر لوگ عراق کو عراق کے نیک لوگ شام مین آدین اخرجہ
ابن ابی شیبۃ عن امامۃ ۶۲ ایک ایسا زمانہ آویگا کہ کسی دیندار کا دین سلامت
نرہیگا مگر جو کوئی ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ یا ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ
کیطرف بہاگے جیسے لوکہڑی اپنے بچے لیکر بہاگتی ہے یہہ حال آخر زمانہ مین ہوگا
جبکہ معاش بدون معصیت خدا کے میسر نہ آدیگی سو جب ایسا ہو تو بے جورو رہنا
حلال ہے زمانہ اخیر مین ہلاکت مرد کی ہاتہہ پر مان باپ کے ہوگی اگر مان باپ نہین
ہین تو ہاتہہ پر بی بی و اولاد کے ہوگی ورنہ ہاتہہ پر رشتہ دارون ہمسائگون کے
ہوگی اوسکو عار دینگے تنگی معاش پر تکلیف دینگے اوس کام کی جسکی طاقت اوسکو
نہین ہے یہہ بیچارہ اپنی جان کو ایسی جگہہ مین ڈالیگا جہان ہلاک ہو اخرجہ
ابو نعیم والبیہقی والخلیل والرافعی عن ابن مسعود اسوقت مین یہہ فتنہ بخوبی
موجود ہے ۶۳ لوگون پر ایک ایسا وقت آویگا کہ آدمی پاس ایک قوم کے
بیٹہے گا اوسکو وہان سے اوٹہنے کو کوئی مانع نہین مگر ڈر اس بات کا ہے کہ مبادا
اوسکے ساتہہ کچہہ کر بیٹہین اسکو دیلمی نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے ۶۴

لگتا ہے کہ میری امت کو آخر زمانے مین ایک سخت بلا پہونچے جس سے کسیکو نجات
نہو مگر اوس آدمی کو جس نے اللہ کا دین پہچانا پہر اوسپر اپنی زبان یا دل سے
جہاد کیا سو اسی کے لیے سوابق سابقہ ہین یا جسنے دین اللہ کا پہچان کر تصدیق
کی اخرجہ ابو نصر السجزی و ابو نعیم عن عمر رضی اللہ عنہ معلوم ہوا کہ
تصدیق دین کی یا دین پر زبان و دل سے لڑنا ایسے وقت مین اسکے کام
آویگا یہہ بشارت ہے اونکو جو مصدق کتاب و سنت ہین یا کتاب و سنت کے
پیچہے اہل بدعت و اصحاب رائے سے لڑتے ہین زبان سے لڑائی تالیف کرنا رد
کا ہے مبتدعین پر دل سے لڑائی کرنا انکار ہے دل کا بدعات و رائے پر ۶۵
ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ لوگ مسجدونمین بیٹھکر دنیا کی باتین کرینگے سو تم انکے
پاس نہ بیٹھو اللہ کو انکی کچھ حاجت نہین ہے رواہ البیہقی عن الحسن مرسلا
۶۶ ایک ایسا ہی وقت آویگا کہ ایماندار چھپتا پہریگا جسطرح آج منافق تم مین
چھپتا ہے اسکو ابن السنی نے جابر سے روایت کیا ہے ۶۷ ایک زمانہ ایسا
آویگا کہ ہمت لوگون کی یہی پیٹ ہونگے انکی پونجی انکا شرف ہوگا انکا قبلہ انکی عورتین
ہونگی انکا دین یہی انکا روپیہ پیسا ہوگا یہہ بدترین خلق ہین انکا کچھ حصہ خدا کے
پاس نہین ہے اخرجہ السلمی عن علی یہہ نشانی اب اچھی طرح سے موجود ہے خدا اپنی
پناہ مین رکھے ۶۸ ایک وقت ایسا ہوگا کہ اوسمین اہل علم کو اسطرح قتل کرینگے
جیسے کتون کو مارتے ہین کاش علماء ایسے زمانے مین احمق بنجاوین اخرجہ الدیلمی
و ابن عساکر عن علی حال مین اس قسم کے ایک حکایت سُنی بہی گئی ہے ۶۹ علماء
پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ اونکو اپنا مرنا زیادہ تر دوست ہوگا سونے سے اخرجہ
ابو نعیم عن ابی ھریرۃ علماء سے وہ اہل علم مراد ہین جو قرآن و حدیث پر چلتے ہین
نہ وہ علماء سوء جو طالب شہرت و جاہ و دولت ہین وہ تو اسی تاک مین رہتے ہین

کہ جتنا سونا چاندی ملے سمیٹو دین رہے یا جاوے ۰ ٭ یہہ رات دن سجاوینگی
یہانتک کہ قرآن کچہہ تو مومن کے سینون مین پرانا پڑجاوے جسطرح کپڑے پرانے
ہوجاتے ہین جو قرآن کے سوا ہے وہ انکو بہت خوش لگیگا یعنی علم دین کے سوا جو اور
علوم و فنون عقلی ہین وہ زیادہ پسند ہونگے اوسیکو سرمایہ فضیلت سمجہین گے
قرآن و حدیث سے علحدہ رہین گے انکا سارا کام یہی لالچ ہوگا اوسمین ڈر کا ملاؤ
نہوگا خدا کے حق مین تقصیر کرنے سے خوف کا لگاؤ نہوگا انکے نفس نے بہت سی امیدین
انکو دے رکہی ہین اگر کسی نہی خدا سے تجاوز کرینگے کہین گے ہمکو امید ہے کہ اللہ
تعالے ہمسے تجاوز کریگا بکریون کی کہال پہنے گی اون دلون پہ جو مانند گرگ کے
ہین انمین افضل وہ ہوگا جو مداہن ہے نہ امر کرے نہ نہی کرے اخرجہ ابو نعیم عن
معقل بن یسار ٭ لوگون پر وہ زمانہ آتا ہے کہ اوسمین نہ اتباع عالم کا کرین گے
نہ حلیم سے شرمائین گے نہ بڑے کی توقیر نہ چہوٹے پہ رحم ایک دوسرے کو دنیا کے
پیچہے قتل کریگا انکے دل جیسے عجم کے دل انکی زبان جیسے عرب کی زبان نہ کسی نیکی
سو نہ کسی بہلے کام کو پہچانین گے نہ کسی برے کام نکمی امر پہ انکار کرینگے نیک آدمی
انمین چہپ کر چلیگا یہہ ہین بدترین خلق خدا انکی طرف خدا دن قیامت کے نظر نہی کریگا
اخرجہ الدیلمی عن علی ٭ قیامت کے دن مصحف و مسجد و عترت آوینگے
قرآن کہیگا اے رب مجہکو جلا دیا پہاڑ ڈالا مسجد کہیگی مجہکو ویران کر دیا بیکار چہوڑ دیا
ضائع کیا عترت کہیگی ہمکو نکالا قتل کیا بہگایا دونون گہٹنون کے بل جہگڑنے کو ٹیکے
ہونگے اللہ پاک فرماویگا یہہ کام میرا ہے مین اولیٰ تر ہون ساتہہ اسکے اخرجہ
الدیلمی عن جابر و احمد و الطبرانی عن ابی امامۃ اشاعہ مین کہا ہے گویا یہہ
اشارہ ہے اوس حال کیطرف جو زمانہ بنی امیہ مین اور بعد اونکے واقع ہوا کہ
اہل بیت قتل کیئے گئے مسجد نبوی معطل ہوگئی اوسمین گہوڑے باندہے گئے یہہ نشانی

زمانہ یزید مین ہوئی قرآن زمانہ ولید مین پہاڑ آگیا یا مراد یہہ ہے کہ قرآن پر عمل
نکرینگے انتہی اگرچہ یزید و ولید کے عہد مین یہہ کام ہوئے مگر انکے بعد سے بہی ابتک
یہہ کام کہین کہین ہوتے ہین نصیر الدین طوسی رافضی ملحد نے واقعۂ تتار مین کتنے
مدرسے بغداد کے جلوا دئے جنہین ہزار ہا قرآن تہے لاکہون کتابین حدیث کی
تہین مگر پہر خود ہی سرسبز نہوا کہتے ہین یہہ خنثے تہا اور اگر عدم عمل مراد ہے تو سیکڑون
برس سے یہہ نشانی موجود ہے ہم نے تو نہین دیکہا کہ کسی فتوی مین کبہی کسی آیت
و نص سے جواب دیا گیا ہوگا اوس مسئلے کی دلیل قرآن مین موجود کیون نہو جبکہ
قرآن ہی پرانا ہوگیا ہے لایق عمل کے نہین رہا ہے تو پہر حدیث کس قطار شمار مین ہر
یہی اساطیر و ساتیر رائے و قیاس علم و عمل و فتوی و قضا کے لئے کافی سمجہہ لئے گئے
ہین انا للہ ۳ ے قریب ہے کہ نہ ملین تمکو گہر رہنے کو رواجف یعنی زلزلے اونکو برباد
کردینگے نہ جانور سواری کو کہ سفر مین لیجاوین انکو صواعق یعنی بجلیان ہلاک کردینگی
اخرجہ ابونعیم عن ابی ہریرۃ ۴ ے جبکہ تمنے مسجدونکو آراستہ کیا قرآنون کو زیور
پہنایا تم پر ہلاکت آویگی اسکو حکیم ترمذی نے ابی الدرداء سے روایت کیا ہے یہہ
دونون کام ہر مقام مین موجود ہین مسجدونکا نقش و نگار ہانڈی و فانوس کی
او نہین بہار مصحف کا مطلا مذہب ہونا کمخوابون کے جزدان مین رکہنا سبکو معلوم ہے
۵ ے قرب قیامت کے ایک یہہ بہی نشانی ہے کہ پچاس آدمی نماز پڑہین ایک کی بہی
قبول نہو اخرجہ ابوالشیخ عن ابن مسعود یعنی جب نماز کی شروط و ارکان ادا
نہوئے تو نماز صحیح نہوئی جب صحیح نہوئی تو قبول بہی نہوگی ۶ ے قیامت کہڑی
نہوگی یہانتک کہ میراث تقسیم نہو غنیمت سے خوشی نہو اسکو مسلم نے ابن مسعود سے
روایت کیا ہے ۷ ے اشراط ساعت مین سے ایک تقارب اسواق ہے پوچہا یہہ کیا ہے
فرمایا بعض آدمی بعض سے شکایت کرینگے کہ نفع نہین ہوتا ہے یعنی فائدہ کم ہے

زنا کی اولاد بہت ہو غیبت بہت پہیلے مالدار کی تعظیم کیجاوے مسجدونمین آوازین
بلند ہون اہل منکر غالب ہون گہر بہت بنائے جاوین اسکو ابن مردویہ نے ابی ہریرہ
سے روایت کیا ہے ۸۷ ایک نشانی یہہ ہے کہ ہمسایہ بد ہو قطع رحم ہو تلوار جہاد
سے معطل ہو دین کے بدلے دنیا لیجاوے رواہ ابن مردویہ عن ابی هریرة
۹۷ فحش تفحش بد خلقی بد ہمساگی ظاہر ہو رواہ ابن ابی شیبة عن جابر بن
حیوة اشاعہ مین کہا ہے یہہ کنایہ ہے ثمار و برکات کے کم ہونے سے ۸۰ علامات
قیامت سے ہے موت جلدی کی رواہ ابن ابی شیبة عن مجاهد شعبی کی روایت
مین یون ہے موت ناگہان نشانی ہے قرب ساعت کی ۸۱ اس امت کے آخر
مین ایسے لوگ ہونگے جو سرخ چارجامون پہ سوار ہونگے مسجدون کے دروازونپر
آوینگے انکی عورتین کپڑے پہنے ہونگی مگر حقیقت مین ننگی ہین انکے سرون پہ بال
ہونگے جیسے کوہان دبلے اونٹ کا تم انپر لعنت کرو کہ یہہ ملعونات ہین تمہارے پیچہے
اگر کوئی اور امت ہوتی تو وہ انکی خدمت کرتی جسطرح اگلی امتون کی عورتون نے
تمہاری خدمت کی ہے ابن عمرو نے کہا مین نے باپ سے پوچہا چارجامے کیا ہین کہا
بڑے بڑے زین ہین اخرجه احمد والحاكم عن ابن عمرو اشاعہ مین کہا ہے اس
حدیث کی شواہد ہین ازانجملہ مسلم کے نزدیک ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ دو گروہ ہین
میری امت مین اہل نار سے مین نے ان دونون کو نہین دیکہا ایک کے ہمراہ کوڑے
ہین جیسے دمین گاؤ کی اوس سے لوگون کو مارتے ہین عورتین ہین پہنے اوڑہے
ہوئے مگر ننگے بدن اپنی طرف جہکا وینگے آپ جہکین گے سر جیسے کوہان اونٹ کے
یہہ بہشت مین نجاوینگے نہ اوسکی ہوا پاوینگے حالانکہ ہوا اوسکی اتنی اتنی دور سے
آتی ہے پہلے گروہ کا مصداق چوبدار لوگ ہین انکے ہاتہ مین گاؤ کی دم کی طرح
غصے رہتے ہین دوسرے گروہ کے معنی نووی نے ریاض الصالحین مین یہہ لکہے ہین

کہ اپنے سرونکو کپڑا موباف وغیرہ لپیٹکر بڑا کرینگی اسکی تفصیل ہمنے رسالۂ اجوبۃ
الخمس عن اسئلۃ الخمس مین لکہی ہے انتہی مین نے لکہنؤ مین اپنی آنکہہ سے دیکہا
ہے کہ ایک عورت نے اتنا بڑا موباف سر مین لپیٹا تہا جسکے روبرو اوسکا چہرہ چہوٹا
نظر آتا تہا وہ موباف گویا ایک دوسرا سر تہا انا للہ ۸۲ اس امت سے زمانہ
اخیر مین کچہہ لوگ ایسے نکلینگے جنکے ساتہہ تازیانے ہونگے گویا اذناب بقر ہین
صبح کرینگے خدا کے غصہ مین شام کرینگے خدا کے غضب مین اخرجہ احمد والحاکم و
صححہ عن ابی امامۃ یہہ مضمون گذر چکا مگر اشاعہ مین اسکو علحدہ گنا ہے مراد یہی
سپاہی چپراسی چوبدار ہین جو ہمراہ امرا رہتے ہین دور باش کرتے ہین طرقوا طرقوا
کہتے ہین ۸۳ حدیث طویل ابن عباس مین بذیل ذکر حجۃ الوداع آیا ہے کہ آنحضرت
صلعم نے فرمایا منجملہ اشراط ساعت کے ہے ضائع کرنا نماز کا جہکنا طرف ہوائے نفس کے
تعظیم کرنا مالدار کی بات کرنا رویبضہ کا یعنی لوگون مین ایسا آدمی بات چیت کرے
جو کلام نکرتا تہا دس حصے مین نو آدمی انکار حق کرین اسلام جاتا رہے نرہے مگر نام
اوسکا قرآن بہی جاتا رہے نرہے مگر نقش اوسکا قرآن پر سونے کا پانی پہیرین مرد
سیدہے ہون مشورہ چیلون بیبیون سے لیا جاوے منبر پر لڑکے چڑہکر خطبہ پڑہین
عورتین مخاطب ہون مسجدونکی آرایش کیجاوے جسطرح گرجا گہر وغیرہ معابد کی آرایش
ہوتی ہے منبر لنبے لنبے ہون صفوف بہت ہون مگر دل باہم بغض رکہتے ہون بولیان
مختلف ہون خواہشین بہت ہون ایماندار انکے بیچ مین کنیز سے بہی زیادہ ذلیل ہو
اوسکا دل اوسی کے اندر گہلے جسطرح نمک پانی مین گہلجاتا ہے وہ خلاف شرع کام
دیکہتا ہے مگر اوسکو مٹا نہین سکتا امرا فاسق ہون وزرا فاجر ہون امین خائن
ہون نماز کو یہہ سب ضائع کرین شہوات کے پیچہے لگین تم اگر انکو پاؤ تو اپنی نماز
وقت پر پڑہو ایسے وقت مین کچہہ قیدی مشرق سے کچہہ مغرب سے آوینگے جتنے اونکی

جیسے جنّی سب لوگون کے مگر دل اونکے جیسے دل شیطانون کے نہ صغیر پر رحم کرین
نہ کبیر کی توقیر جھوٹ کا افشا ہوتا رہا دم دار نکلے پھر ایک ہوا چلے جسمین زرد سانپ
ہون وہ بڑے بڑے علما کو چن لیوے اسلیئے کہ اونہون نے منکر کو دیکھکر متغیر
نہ کیا رواہ ابن مردویہ بطولہ اس حدیث مین کثرت صفوف سے یہہ مراد ہے
کہ پہلی صف کو پورا نکرین دو دو تین تین چار چار آدمی کی صف آگے پیچھے ہوجاوے
۸۴ علی نے کہا عمر نے پوچھا قیامت کب آویگی فرمایا جب ائمہ جور کرین قدر کی تکذیب ہو
نجوم پر ایمان لاوین فاحشہ کو زیارت ٹھیراوین پوچھا یہہ کیا ہے فرمایا اہل فسق مین سے
دو آدمی ہون اونمین ایک طعام و شراب طیار کرے دوسرا ایک عورت کو لے آوے
کہے کہ جو تو کیا چاہتا ہے اسطرح پر باہم ملاقات کرین سو ایسے وقت مین یہہ امت
میری ہلاک ہوجاویگی رواہ ابن ابی الدنیا والبزار عنہ ۸۵ حذیفہ بن الیمان سے
روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا قرب قیامت کی بہتر خصلتین ہین جب تم دیکھو
کہ لوگون نے نماز کو مارا امانت کو ضائع کیا سود کھایا جھوٹ کو حلال بنایا خونریزی
کو ہلکا سمجھا اونچے گھر بنائے دین کو دنیا سے بیچا رحم قطع کیا حکم ضعیف ہوا کذب
صدق ٹھیرا حریر لباس ہوا ظلم غالب آیا طلاق کثرت سے ہونے لگی موت ناگہان
آنے لگی خائن امین ٹھیرا امین خائن ہوا جھوٹا سچا ٹھیرا سچا جھوٹا ہوا قذف بہت ہونے
لگا بارش کم ہوئی اولاد غصہ مین لانے لگی لئیم بہت ہوئے کریم کم ہوگئے امرا فاجر
ہوئے وزرا کاذب ہوئے امنا خائن ہوگئے عرفا ظالم ہوئے قرا فاسق ہوگئے
پہر یونکا چمڑا پہننے لگے دل مردار سے زیادہ بدبودار ایلوے سے زیادہ تلخ ہونے
لگے تو اللہ انکو فتنے مین ڈہانپ لیگا اوسمین ایسے حیران ہونگے جسطرح ظالم یہود
حیران ہوئے سونا ظاہر ہوگا چاندی طلب کرینگے خطا بہت ہونگے امر معروف
کم ہوگا قرآن کو محلّی کرینگے مسجدونمین نقش ونگار بنا دینگے منبر ونکو لنبا طیار کرینگے

دل ویران ہونگے شراب بیچا ویگی حدود معطل ہوجا وینگی کنیز اپنے مالک کو جننے
گی ننگے پاؤن ننگے بدن والے ملوک ہونگے عورت شوہر کی تجارت مین شریک
ہوگی مرد عورتون کی شکل بناوینگے عورتین مرد کی ہم شکل بنین گی غیر اللہ کی
قسم کہاوینگے مرد بے طلب گواہی دینگے سلام جان پہچان سے ہوگا فقہ غیر اللہ
کے لئے سیکہین گے دنیا کو عمل آخرت سے طلب کرینگے غنیمت کو دولت امانت
کو غنیمت زکوٰۃ کو تاوان سمجہین گے متکفل قوم ارذل قوم ہوگا باپ کی نافرمانی
کرینگے یار کے ساتہہ بہلائی کرینگے جورو کی اطاعت ہوگی فاسقون کی آواز
مسجدونمین بلند ہوگی گانیوالیون کو باجونکو اختیار کرینگے راہونین شراب
پئین گے ظلم کو فخر جانین گے حکم کو بیچین گے یعنی رشوت لینگے شرط بہت ہونگے
یعنی ظالم کے مددگار قرآن کو مزامیر ٹہیراوینگے یعنی بلحن موسیقی پڑہین گے درندونکی
کہال بچہاوینگے پچہلی امت اگلی امت پر لعنت کریگی اوسوقت تم انتظار کرو
سرخ آندہی کا خسف مسخ قذف وغیرہ نشانیون کا اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ
عنہ اس روایت مین اکثر نشانیون کو جو اوپر گذرین جمع فرمایا ہے ۸۶ قول
ظاہر ہو عمل دب جاوے زبانین موافق ہون دل مختلف ہر ذی رحم قطع رحم کرے
اوسوقت اللہ اونپر لعنت کریگا بہرا اندہا کردیگا رواہ احمد وعبد بن حمید
وابن ابی حاتم عن سلیمان موقوفا والحسن بن سفیان والطبرانی وابن
عساکر والدیلمی عنہ مرفوعا ۸۷ جب لوگ علم ظاہر کرین عمل ضائع کرین زبان
سے دوست ہون دل سے دشمن رحم قطع کرین تو اللہ انپر لعنت کریگا انکو بہرا
اندہا کردیگا رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العلم عن الحسن ۸۸ ابی مالک
وابی عامر اشعری نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا میری امت مین ایک قوم ہوگی
جو حر یعنی شرمگاہ کو ریشمی کپڑے کو شراب کو باجون کو حلال کریگی یعنی حرام چیزونکو

حلال چیز کی طرح استعمال کرینگی ایک قوم پہاڑ کے نیچے اوتریگی شام کو اونکے چرنے
والے مویشی اونکے نزدیک آوینگے کوئی آدمی حاجت لیکر اونکے پاس آویگا کہین گے
جاؤ کل آنا رات کو اللہ اونکو مار رکھیگا علم جاتا رہیگا کچھ لوگ بندر سوء بنجاوینگی
دن قیامت تک اخرجہ البخاری ۸۹ حدیث حذیفہ کیطرح ایک حدیث علی کرم اللہ
وجہہ سے بھی جامع اکثر امور مذکورہ مروی ہے جسکو ابو الشیخ وعویس ودیلمی نے
روایت کیا ہے بعض الفاظ اس حدیث کے یہہ ہین کہ حلال کرینگے کبائر کو رشوت
کہائینگے بنائین مضبوط بناوینگے اتباع ہوا کرینگے زنا پہیلے گا طلاق سہل ہوجائیگی
علماء کم ہوجاوینگے قاری بہت ہونگے دل بگڑ جاوینگے مہینے گہٹ جاوینگے عہد ٹوٹ
جاوینگے عورتین گہوڑونپر سوار ہونگی امارت میراث ٹہیریگی جاہل منبرون پر چڑہینگے
مرد تاج پہنین گے راہین تنگ ہوجاوینگی قرآن کو تجارت ٹہیراوینگے مال مین اللہ
کا حق ضائع کرینگے مال بدون کے پاس ہوگا جو اکہیلین گے طبلے باجے مزامیر
بجاوینگے سمجہا جو نکو زکوۃ ندینگے بیگناہ کو قتل کرینگے غلامونکو کمینون کو عطا دینگے
بیوقوف متولی امور ہونگے فقط اشاعہ مین ہی ہے کلہا موجودۃ وہی فی
التزاید یوما فیوما وفد کادت ان تبلغ الغایۃ او قد بلغت یہہ بات تو سنہ
ایکہزار چہتر مین کہی تہی اب سنہ ۱۳۰۱ مین رہی سہی نشانیان بہی ظاہر ہوگئین فائدہ
اس وقت مین کیا کرنا چاہیئے حدیث معقل بن یسار مین آیا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا
عبادت کرنا زمانہ قتل مین مثل ہجرت کے ہے طرف میری رواہ مسلم والترمذی و
ابن ماجہ مقداد سے مرفوعاً مروی ہے سعید وہ ہے جو بچا فتنون سے اور
جو پہنس گیا پہر اوس نے صبر کیا تو اوسپر افسوس ہے اخرجہ ابوداؤد ابی سعید
کی روایت مین ہے مرفوعاً قریب ہے کہ ہووے اچہا مال مسلمان کا بکری لئے پہرے
اونکو پہاڑ کی گہاٹیون مین پانی کی جگہون مین اپنا دین لیکر فتنون سے بہاگے

اخرجه البخاری و مالک ابوداؤد والنسائی زبیر بن عدی نے انس سے حجاج
کا شکوہ کیا کہا صبر کرو نہین آتا تمپر کوئی زمانہ مگر جو زمانہ اوسکے بعد ہے وہ اوس سے
بہی بدتر ہے یہانتک کہ ملو تم اپنے رب سے اسکو مین نے تمہارے نبی صلعم سے سنا ہے
رواہ البخاری والترمذی ثوبان نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے مجھکو ڈر ہے
اپنی امت پر انہین ائمہ مضلین کا جب اس امت مین تلوار چلیگی تو پہر قیامت تک
بند نہوگی رواہ ابوداؤد وابن ماجة عتبہ بن مروان سے روایت ہے تمہارے
پیچہے دن صبر کے آتے ہین صبر کرنیوالا اونمین مثل تمہارے ہوگا اوسکو اجر پچاس
آدمی کا تم مین سے ملیگا رواہ الطبرانی آنحضرت صلعم نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا
تو کیا کریگا جب ایسے آدمیون مین رہجاویگا جو ہوسے کیطرح ہین اونکے عہود وامانت
مخلوط مختلف ہونگے اپنی اونگلیون کو مشتبک کرکے کہا یون ہوجاوینگے انہون نے
کہا مجھکو کیا حکم فرماتے ہو فرمایا اپنے گہر مین بیٹہہ رہ اپنی زبان کو روک پہچان کے
بات کر منکر بات کو چہوڑ خاص اپنی جان کا کام لازم پکڑ عام لوگون کا کام چہوڑ
رواہ ابوداؤد والنسائی یہہ حدیث مثل اس آیت کے ہے علیکم انفسکم
لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم ابی موسیٰ سے بہی اسیطرح روایت ہے اوسکے
آخر مین یہہ لفظ ہے ہوجاؤ تم ٹاٹ اپنے گہرونکا رواہ ابوداؤد والترمذی
وابن ماجة عمر نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا قریب ہے کہ پہنچے میری امت کو ایک سخت
بلا جس سے کسیکو نجات نہو مگر اوس مرد کو جس نے پہچانا دین اللہ کا پس جہاد کیا
اپنے زبان و دل سے یہہ وہ ہے جسکے لئے سوابق ہین یا جس نے دین پہچان کر
تصدیق کی اسکو ابو نصر سجزی وابونعیم نے روایت کیا ہے ابی موسیٰ نے مرفوعاً
یون روایت کیا ہے کہ قیامت کے سامنے فتنے ہین جیسے ٹکڑے اندہیری رات
کے صبح کریگا انمین مرد ایمان کے ساتہہ شام کریگا اور وہ کافر ہوگا کوئی شام کریگا

اور وہ سومن ہے پہر صبحکو کافر اوٹھیگا بیٹھا اسمین بہتر ہے کہرے سے چلتا بہتر ہے
دوڑتے سے تم اپنی کمانین توڑ ڈالو اپنی تانت کاٹ ڈالو اپنی تلوارونکو پتہر سے
مارو اسپر بہی اگر کسی ایک پر تم مین سے فتنہ گہس آوے تو وہ مثل بہتر بیٹے آدم
کے ہوجاوے اخرجہ ابوداؤد والترمذی یعنی جسطرح ہابیل ہاتہہ سے قابیل
کے مارے گئے مار کہائی صبر کیا اسیطرح یہہ بہی مقتول بنے قاتل نبنے قرآن شریف
مین ہے لئن بسطت الی یدك لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیك لاقتلك انی اخاف
الله رب العالمین حذیفہ نے کہا اے رسول خدا کیا اس خیر کے بعد شر آوے گا
فرمایا ہان بلانیوالے ہونگے جہنم کے دروازون پر جسنے اونکا کہا مانا اوسکو اونہون
نے جہنم مین پہینک دیا کہا اونکا حال فرمائیے فرمایا ہمارے ہی گوشت پوست سے
ہونگے ہماری ہی زبان مین کلام کرین گے کہا پہر مجہکو کیا حکم دیتے ہو اگر مجہے وہ وقت
پالیوے فرمایا جماعت مسلمین اور اونکے امام کو پکڑ مین نے کہا اگر جماعت نہو امام
نہو تو پہر کیا کرون فرمایا ان سب فرقون سے کنارہ کش ہو اگرچہ کسی درخت کی
جڑ کو تو کاٹے یہانتک کہ تجہے موت آوے تو اسی حال پر ہو اخرجہ مسلم اسوقت
مین نہ کوئی جماعت مسلمین ہے نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانا ہے سلطنت اسلام
ایک تو روم مین ہے دوسری مراکش مین مگر امام نہین ہین اسی لئے یہہ سب سلاطین
اسلام آپکو نائب امام سمجہکر ملقب بہ سلطان و ملک ہوتے ہین خلیفہ نہین کہلاتے خلیفہ
کا قریشی ہونا شرط واجب ہے علاوہ اسکے جو ایک قطر کا والی یا امام یا سلطان ہے
اور دوسری جگہہ اوسکا امر ونہی جاری نہین تو اوس دوسرے قطر والون پر
اوسکی اطاعت بہی واجب نہین ہے ہر جگہہ کی رعیت کو اپنے ہی قطر کے والی کی اطاعت
واجب ہے جب ایک والی سے کل ممالک اسلام کا بند و بست نہوسکے تو دنیا طوائف الملوك
ہوجاوے تو اوسوقت شرع شریف مین اطاعت ہر والی کی خاص اوسکے ملک مین سب رعایا پر

واجب ٹھہرتی ہے اگرچہ وہ غیر قریشی یا متغلب ہو ہان اگر صریح کفر کرے نماز نہ پڑہے تو اوسپر
خروج جائز ہے دوسری روایت مین آیا ہے میرے بعد امام ہونگے جو میری راہ پر
نہ چلین گے نہ میری سنت پر عمل کرینگے اونمین ایسے لوگ کہڑے ہونگے جنکے دل شیطانون
کے دل ہین انسانون کے بدن مین ۵

اینکہ می بینی خلاف آدم اند | نیستند آدم غلاف آدم اند

حذیفہ نے پوچہا پہر مین کیا کرون فرمایا اگر تو ایسا زمانہ پاوے تو امیر کی بات سن
اوسکی اطاعت کر گو وہ تیری پشت کو مارے تیرا مال چہین لے رواہ مسلم مین کہتا ہون
حذیفہ نے تو ایسا وقت نہین پایا مگر ہم غریبون کے سر پہ ایسا ہی وقت آگیا ہے اللہ
تعالے استقامت نصیب کرے ہمکو اسوقت مین صبر درکار ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا
اے ابا ذر کہو تم کیا کروگے جبکہ تم ایسے لوگون مین ہوگے جیسے بہوسی اور اپنی اونگلیون
مین تشبیک کی کہا کیا حکم دیتے ہو فرمایا صبر کر یہہ لفظ تین بار کہا پہر فرمایا لوگون سے موافق
اونکے اخلاق کے رہ اعمال مین اونکے خلاف رہ رواہ الحاکم والبیہقی فی الزہد
ابی الدرداء سے مرفوعاً روایت ہے تم فتنے کے پاس نجاؤ جبکہ وہ گرم ہو تم اوسمین
نہ پہسو جبکہ وہ سامنے آوے فتنے والے جب تمہاری طرف منہ کرین تو اونکو مارو
خالد بن عرفطہ نے کہا رسول خدا نے مجہہ سے فرمایا ہے نزدیک ہے کہ میرے بعد احداث
ہونگے یعنی بدعات اور فتنے اور فرقت اور اختلاف سو جب یہہ امور ہون اور تجہہ سے
یہہ ہو سکے کہ تو نزدیک خدا کے مقتول ہو نہ قاتل تو یہہ کام کر رواہ احمد وابن ابی
شیبۃ ونعیم بن حماد والطبرانی والبغوی والباوردی وابن قانع وابو
نعیم والحاکم یعنی فتنے کے وقت مین مقتول بنے کسی کا قاتل نہ بنے اسلیئے کہ ظالم
ہونے سے مظلوم رہنا اچہا ہے ابی امامہ کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے آخر زمانے
مین شُرَط ہونگے صبح کرینگے خدا کے غضب مین شام کرینگے خدا کے غصے مین تو نبچا س

بات ہے کہ تو اونکے بطائن یعنی ہمرازون مین ہو فرآد شرط سے یہی چوبدار چپراسی سپاہی
نوکرچاکر اہلکار مددگار ظلمہ ہین ابن مسعود ہر جمعرات کی صبح کو اپنے یارون سے کہتے
تہے لوگون پر ایسا زمانہ جلد آنیوالا ہے جسمین نماز مرجاویگی اونچے پورے گہر بنائے
جاوینگے حلف بہت ہوگا ایک دوسرے پر لعنت کرینگے رشوت پہیلے گی زنا ہوگا آخرت
عوض دنیا کے بکے گی جب تم یہہ حال دیکہو تو پہر نجات مانگو کہا نجات کسطرح ہوگی کہا
گہر کے ایک ٹاٹ بنجاؤ زبان اور ہاتہہ کو روکو اخرجہ ابن ابی الدنیا ابن مسعود کہتے ہین
آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کوئی نبی نہین جسکو خدا نے اوسکی امت مین مجہہ سے پہلے
بہیجا ہو لکن اوسکے لیئے اوسکی امت مین سے کچہہ حواری یعنی خالص دوست یار
جانی تہے جو اوسکی سنت کو پکڑے رہتے اوسکی اقتدا کرتے پہر اونکے بعد پچہلے آئے
یہہ جو کچہہ کہتے ہین سو نہین کرتے وہ کام کرتے ہین جنکا حکم انکو نہین ہے جو کوئی
انسے جہاد کرے اپنے ہاتہہ سے وہ مومن ہے جو لڑے اپنے دل سے وہ مومن ہے
جو مجاہدہ کرے اپنی زبان سے وہ مومن ہے اسکے بعد پہر ایمان مین سے رائی کے
دانے کی برابر بہی کچہہ نہین رواہ مسلم ہاتہہ سے جہاد کرنا کام ائمہ کا ہے زبان سے لڑنا
کام علمائکا ہے دل سے بیزار ہونا کام عوام اہل اسلام کا ہے تو اب ائمہ تو رہے نہین
رہے عالم اونمین جو اتباع قرآن اقتدا حدیث کے لیئے زبان سے جہاد کرتے ہین خواہ
وعظ کرین یا تالیف وہ اس حدیث کے مصداق ہین جو چپ رہے ہین وہ گونگے
شیطان ہین عوام متبعین کے لیئے یہی کافی ہے کہ دل سے ناراض ہون لاٹہی پونگے
کی کچہہ ضرورت نہین ہے حدیث ابی سعید مین مرفوعاً آیا ہے جسنے حلال کہایا سنت
پر عمل کیا لوگ اوسکی شر سے بچے رہے وہ بہشت مین جاویگا ایک آدمی نے کہا اے
رسول خدا ایسے لوگ تو آجکل بہت ہین فرمایا جو قرن اسکے بعد آوینگے اونمین بہی
ایسے لوگ ہونگے رواہ الترمذی اس حدیث مین بشارت ہے جنت کے عاملین بالحدیث

کے لئے جبکہ حلال رزق کہاوین لوگون کو نہ ستاوین آنحضرت صلعم نے انس سے
فرمایا اے بیٹے اگر تجہہ سے ہو سکے کہ تو صبح و شام کرے تیرے دلمین کسی کا کینہ نہو تو
تو یہہ کام کر پہر فرمایا یہہ میری سنت ہے یعنی صاف دل رہنا جسنے میری سنت زندہ
کی اوس نے مجہکو دوست رکہا جسنے مجہکو چاہا وہ بہشت مین میرے ساتہہ ہوگا
رواہ الترمذی ابن عباس نے کہا رسول خدا نے فرمایا ہے جس نے تمسک کیا
میری سنت سے وقت فساد امت کے اوسکو سو شہید کا ثواب ہے رواہ البیہقی
ابی ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے مرفوعاً تمسک سنت کو وقت فساد امت کے ایک شہید
کا اجر ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط یہان شہید سے وہی شہید مراد ہے جو خدا کی
راہ مین لڑکر مارا گیا اس زمانے مین اوس شہادت کا موقع ملنا تو معلوم اگر یہی شہادت
ملے تو غنیمت بار وہ ہے افسوس ہے کہ اکثر مسلمان نام کے مومن اس فضیلت عظمی
سے بہی محروم ہین جسمین نہ ہرا لگے نہ پہٹکری فقط ایک سنت پر عمل کرنے سے ایسا بڑا
رتبہ ملتا ہے مگر نفس و شیطان دشمن انسان ہین وہ کب چاہتے ہین کہ یہہ دولت
کسی کو حاصل ہو

سیہ بختان قسمت را چہ سود از رہبر کامل	کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے ہین تم لوگ ایسے زمانے مین ہو کہ جو کوئی
تم مین سے دسوان حصہ اوس چیز کا چہوڑ دے جسکا اوسکو حکم ہے تو وہ ہلاک ہو جائے
پہر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ جو کوئی اونمین سے دسوین حصے پر اوس چیز کے عمل کریگا
جسکا اوسکو حکم ہے تو وہ نجات پاویگا رواہ الترمذی دیکہو تو خدا و رسول نے کتنی
آسانی کردی ہم قسم کہا کر کہتے ہین کہ یہہ وہی زمانہ ہے جسکی خبر ہمکو اس حدیث مین
دی ہے نو حصے وزن ہم سے اوتار دیا ہے ایک ہی حصہ کام کار کہا ہے اسپر بہی
اگر کسیکو توفیق عمل بہ سنت پیروی حدیث اتباع قرآن نہو تو سمجہہ لو کہ وہ بالکل تباہ

و برباد ہوا آوسکی نجات کی کوئی صورت بہی نہین ہے ؛

فصل بیانمین لوسن اشراط عظام و امارات قریبہ کے جنکے پیچہے ہی قیامت قائم ہوگی

یہہ نشانیان بہی بہت ہین ایک انمین سے ظاہر ہونا مہدی علیہ السلام کا ہے یہہ پہلی نشانی ہے بڑی نشانیون قیامت مین آنکے حق مین جو حدیثین آئی ہین باوجود اختلاف روایات بہت ہین محمد بن حسن اسنوی نے کتاب مناقب شافعی مین لکہا ہے قد تواترت الاخبار عن رسول اللہ صلعم بذکر المہدی وانہ من اہل بیتہ انتہی اسیطرح قاضی محمد بن علی شوکانی نے احادیث ظہور مہدی نزول عیسی علیہما السلام خروج دجال کو کتاب التوضیح مین متواتر لکہا ہے جمہور بہی اسی طرف گئے ہین فقط ایک ابن خلدون نے احادیث مذکورہ مین کلام کیا ہے انکے ظہور کا ضعف ثابت کیا ہے اولیاء کی مکشوفات پر بہی انکے حق مین جرح کی ہے سو جواب کلام و تضعیف مذکور کا رسالہ اذاعہ مین بتفصیل قلمبند ہو چکا ہے اشاعہ مین ہے ستاتی الاشارۃ الیہا اجمالا و لو تعرضنا لتفصیلہا لطال الکتاب ومخرجہ عن موضوعہ ولکن نقتصر علی حاصل الجمع بین الروایات من غیر تعرض لمخرجہا و مخرجیہا انتہی پہر چند مقام اس کلام کے لئے لکہے ہین مین کہتا ہون کہ احادیث مہدی اگرچہ صحیحین[له] مین نہین ہین مگر ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ حاکم طبرانی ابی یعلی موصلی وغیرہ کے نزدیک ہین بعد بخاری و مسلم کے یہی کتابین اسلام مین معتبر ہین خصوصاً جبکہ کوئی حدیث کسی باب مین نزدیک شیخین کے نہو تو پہر یہی احادیث کتب سنن وغیرہ حجت مستقل ہین سو یہہ احادیث مہدی کی ایسی ہین کہ بعض تقویت بعض کی کرتی ہین آنکے لئے شواہد و متابعات بہی علحدہ ہین ان حدیثون مین بعض حدیثین صحیح بعض حسن بعض ضعیف ہین کافہ اہل اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آخر زمانے مین ضرور ایک شخص اہلبیت نبوت سے ظاہر ہوگا جو

له [illegible]

دین کی تائید کریگا عدل ظاہر فرماویگا مسلمان اوسکے تابع ہوجاوینگے اوسکو ممالک
اسلامیہ پر غلبہ حاصل ہوگا اوسکو مہدی کہین گے عیسیٰ اوسی کے سامنے اوترینگے
دجال وغیرہ آیات کا ظہور اوسی کے زمانے مین ہوگا شوکانی رحہ نے فرمایا ہے مہدی
کے مقدمے مین پچاس حدیثین ہمکو ملین جنمین صحیح حسن ضعیف منجبر سب طرح کی
ہین یہہ حدیثین بے شک وشبہہ متواتر ہین بلکہ صدق وصف تواتر کا اون حدیثون پر
جو ان حدیثون سے کم درجہ ہین جملہ اصطلاحات اصول مین آتا ہے رہے آثار
صحابہ جنمین تصریح مہدی کی آئی ہے سو وہ بہی بہت ہین اونکو بہی حکم رفع کا ہے
اسلیے کہ اجتہاد کو ایسے امور مین کچہہ دخل نہین ہے انتہیٰ سید محمد بن اسمٰعیل امیر نے
احادیث مہدی کو جمع کرکے کہا ہے کہ یہہ آل محمد صلعم سے ہونگے آخر زمانے مین نکلین
گے مگر تعیین زمانے کی نہین آئی ہے ہان دجال کے خروج سے پہلے ظاہر ہونگے
انتہیٰ **پہلا مقام** اکثر روایتون مین انکا نام محمد آیا ہے بعض مین احمد بتایا
ہے محمد واحمد ایک ہی بات ہے انکے باپ کا نام عبد اللہ ہوگا حدیث ابن مسعود مین ہے
آنحضرت صلعم نے فرمایا لا تذہب الدنیا ولا تنقضی حتی یملک رجل من
اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی اخرجہ احمد وابو داؤد والترمذی دوسری
روایت یون ہے یلی رجل من اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی لو لم یبق من الدنیا
الا یوم لطول اللہ ذلک الیوم حتی یلی روایت ابو داؤد مین یون آیا ہے
حتی یبعث اللہ فیہ رجلا من امتی او من اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی واسم
ابیہ اسم ابی یعنی دنیا ختم نہو گی یہانتک کہ ایک مرد میرے گہر والون سے مالک
ہو اوسکا نام موافق میرے نام کے ہوگا دنیا سے اگر کچہہ بہی باقی نرہے مگر ایک
دن تو خدا اوس دن کو اتنا لنبا کر دیگا کہ یہہ شخص اوسکا مالک ہوجاوے
باپ کا نام وہی میرے باپ کا نام ہوگا ابو داؤد نے اس روایت پر سکوت کیا

جسپر وہ سکوت کرتے ہین وہ حدیث لایق حجت ہوتی ہے ترمذی نے اسکو حسن صحیح
کہا ہے شیعہ نے ان حدیثون کو تحریف کر کے یہہ کہا ہے کہ نام مہدی کا محمد بن حسن
عسکری ہے آسکار رد اشاعہ مین لکہا ہے عبد الوہاب شعرانی نے کتاب یواقیت
وجواہر مین اس قول کو طرف صاحب فتوحات کے بہی منسوب کیا ہے مگر فتوحات
مین موجود نہین غالبا کسی شیعہ نے کسی نسخہ یواقیت مین ٹہونس دیا ہوگا اسلئے
کہ یہہ کتاب حیات شعرانی مین صاف نہین ہوئی تہی اسیطرح انکے طبقات کبری
مین یہہ مضمون بڑہا دیا ہے کہ عقب فقط امام حسین سے ہے نہ انکے بہائی حسن سے
بنی طباطبا اولاد حسن ملک مصر سے نکالی گئی پہر شعرانی کسطرح اس بات کا مصری ہوکر
انکار کرسکتے ہین معلوم ہوا کہ کسی رافضی کا شعبدہ ہے انتہے ملخصا **دوسرا مقام**
مہدی کا لقب جابر ہے کنیت ابو عبد اللہ قاضی عیاض نے کہا کنیت ابو القاسم ہی
مگر سند اسکی ذکر نہین کی **تیسرا مقام** نسب انکا یہہ ہے کہ اہل بیت نبوت سے
ہونگے روایات کثیرہ صحیحہ مشہورہ مین یہہ ہے کہ اولاد فاطمہ علیہا السلام سے
ہین بعض مین آیا ہے اولاد عباس ہین مین کہتا ہون عباسیہ مین ایک خلیفہ
مہدی نام گذر چکے لکن اونمین علامات مہدی موعود موجود نہ تہی اونکے زمانے مین
سیاہ نشان بہی طرف سے خراسان کے آئے تہے جسطرح مہدی کیلئے آوینگے ان سے
پہلے منصور خلیفہ بہی ہوا جسطرح مہدی موعود سے پہلے ایک منصور نام ہوگا اس سے
معلوم ہوا کہ یہی ٹہیک ہے کہ وہ بنی فاطمہ ہین نہ عباسی بعض روایات مین اولاد
حسن آیا ہے بعض مین اولاد حسین ہوسکتا ہے کہ دونون سے نسب ملتا ہو طرف
سے امہات کے اسیطرح کوئی رشتہ عباس سے بہی پہونچتا ہو حدیث ام سلمہ مین
ہے المہدی من عترتی من ولد فاطمۃ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ والحاکم
اسکی سند مین ذرا سا ضعف ہے **چوتہا مقام** مولد انکا مدینہ ہے رواہ نعیم

ف
شعرانی خود اپنی بعض تصانیف میں لکہتے ہیں کہ میری کتابوں میں لوگوں نے تحریف و تبدیل کردی الی آخرہ ۱۲ منہ

بن حماد عن علی رضی اللہ عنہ قرطبی نے تذکرہ مین ذکر کیا ہے کہ مولد انکا بلاد
مغرب مین ہوگا وہان سے یہان آوینگے دریا اوتر کر انیتے **پانچوان مقام**
بیعت ان سے کے مین شب عاشورا درمیان رکن ومقام کے ہوگی **چہٹا مقام**
مہاجر انکا بیت المقدس ہوگا بعد انکی ہجرت کے مدینہ ویران ہوجاویگا وحوش
آ رہین گے حدیث مین آیا ہے آبادی بیت المقدس کی ویرانی ہے مدینے کی
ساتوان مقام حلیہ انکا یہہ ہے گندم رنگ گوشت کم میانہ قد کشادہ
پیشانی اونچی ناک پتلا بانسا کمان ابرو دونون بہون مین فرق بڑے انکہہ
سیاہ چشم سرگین ویدہ چمکدار دانت جدا جدا داہنے گال مین کالا تل موہنہ
ایسا روشن جیسے چمکتا تارہ گہنی ڈاڑہی ہتیلی مین علامت نبی صلعم کی کشادہ ران
رنگ عربی بدن اسرائیلی زبان مین بوجہہ یعنی لکنت جب بات کرنے مین دیر
ہوگی تو بائین ران پر سیدہا ہاتہہ مارینگے **آٹھوان مقام** عمر انکی چالیس
برس کی ہوگی ایک روایت مین ہے تیس چالیس کے بیچ مین ہوگی خشوع کرینگے
اللہ کے لئے جسطرح پرندہ اپنے باز وجہکاتا ہے ایک سفید عبا قطرانی پہنے ہوئے
جسکی جہالر چہوٹی ہوگی خلق مین یعنی نبی صلعم خلق مین الگ یعنی سیرت مین مثل پیغمبر
صلعم کی صورت مین علحدہ **نوان مقام** برتاؤ انکا یہہ ہوگا کہ عمل کرینگے سنت
رسول خدا صلعم پر نہ کسی سوتے کو جگاوینگے نہ کسی کا خون بہاوینگے سنت یعنی عمل
بالحدیث پر مقاتلہ کرینگے کسی سنت کو بے قائم کئے نچہوڑینگے نہ کسی بدعت کو مگر اوسکو
اوٹہا دینگے آخر زمانہ مین دین کے ساتہہ اوسیطرح پر قایم ہونگے جسطرح نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اول زمانہ مین قائم ہوئے تہے ساری دنیا کے مالک ہوجاوینگے
جسطرح ذوالقرنین وسلیمان علیہ السلام مالک ہوئے تہے صلیب کو توڑینگے سور
کو قتل کرینگے مسلمانون کیطرف اونکی الفت ونعمت پہیر دینگے زمین کو عدل واحسان

سے بہر دینگے جسطرح ظلم وستم سے بہر گئی ہوگی آل لپ بہر بہر کر دینگے مال کی گنتی
نکرینگے بلکہ سبکو تقسیم مال کی اچھی طرح برابر برابر کرینگے رہنے والے آسمان
وزمین کے پرندی ہوا کے وحشی جنگل کے مچھلیان دریا کی ان سے خوش ہونگے
اس امت کے دلون کو تونگری سے بہر دینگے یہانتک کہ ایک منادی کو حکم دینگے
کہ پکار دے جسکو حاجت مال کی ہو وہ آوے لیوے کوئی نہ آویگا مگر ایک آدمی
اوسکو کہین گے جا پاس خزانچی کے کہہ مہدی نے تجھکو حکم دیا ہے کہ تو مجھکو مال
دے وہ کہیگا دل بہر کر لیلے تب اپنی جھولی بہر لیگا پشیمان ہوکر کہیگا بڑا حریص
امت محمد صلعم کا مین ہی ہون جو اون سے بنا وہ مجھہ سے نہ بنا مال کو پھیرنے
لگے گا کوئی نہ لیگا بلکہ اوس سے یہہ کہا جاویگا ہم کوئی چیز دیکر نہین لیتے انکے
زمانے مین ساری امت کیا اچھی کیا بری ایسا چین پاویگی جو کبھی نہ سنا نہ دیکھا
آسمان سے پانی لگاتار برسے گا ایک قطرہ بھی باقی نہ رکھیگا زمین سب پیداوار
دیگی کچھہ بھی ذخیرہ باقی نہ رکھے گی انکے ہاتھہ پر لڑائیان ہونگی یہہ خزانے نکالینگے
شہر کے شہر فتح کرینگے مشرق سے مغرب تک لے لینگے ہندوستان کے بادشاہونکو
گردن مین طوق ڈالکر انکے سامنے لاوینگے اونکے خزائن بیت المقدس کا زیور
ہوگا مین کہتا ہون ہند مین ابتو کوئی بادشاہ بھی نہین ہے یہی چند رئیس ہنود
یا مسلمان ہین سو کچھہ حاکم مستقل نہین بلکہ برائے نام ہین بڑے بادشاہ اس
ولایت کے یورپ مین ہین غالبًا اوسوقت تک بھی یہی حاکم یہانکے رہین گے انہین
کو اونکے روبرو لیجاوینگے یا اوسوقت تک کسی اور قوم کی حکومت اس جگہہ قایم
ہوجاوے اللہ ہی کو خبر ہے بہر حال لوگ مہدی کیطرف اسطرح آوینگے جسطرح
شہد کی مکھیان اپنے یعسوب یعنی سردار کیطرف آتی ہین سب لوگ اگلی چال پر
ہوجاینگے اللہ تعالے تین ہزار فرشتون سے اونکی مدد کریگا وہ انکے مخالفون

کے سونہہ کو بیٹہون کو مارینگے مقدمۂ لشکر پر جبریل ہونگے ساقۂ لشکر پر میکائیل بکری بہیڑیا ایک جگہہ چریگا لڑکے نیچے سانپون سے بچہوؤن سے کہیلین گے کوئی شے ان کو نقصان نہ پہونچائیگی سیر بہر تخم سے سات سو سیر تک غلہ پیدا ہوگا سودخواری یاکاری زناکاری شراب خواری دور ہوجاویگی عمرین بڑی ہونگی امانتین ادا کیجاوین گی بدکار لوگ مٹ جاوینگے اہلبیت کا کوئی دشمن باقی نرہیگا ساری خلق انکو محبوب رکہیگی انکے سبب سے اللہ تعالے آندہی فتنے کو دور کریگا زمین کو امن حاصل ہوگا یہانتک کہ ایک عورت پانچ عورتین لیکر حج کو جاویگی کوئی مرد اوسکے ساتہہ نہوگا وہ سوا خدا کے کسی سے نہ ڈریگی آثار انبیا رمین لکہا ہے کہ مہدی کے حکم مین نہ کوئی ظلم ہوگا نہ کوئی عیب ابن حجر مکی نے مختصر فی علامات المہدی المنتظر مین لکہا ہے کہ قتل کرنا عیسے علیہ السلام کا خنزیر کو توڑنا صلیب کو کچہہ منافی اسکے نہین ہے اسلئے کہ ہوسکتا ہے کہ یہہ دونون صاحب ملکر اس کام کو کرین صاحب اشاعہ نے کہا محتمل ہے کہ زمانہ ایک ہی ہو اسلئے نسبت ان کامون کی دونون کیطرف ہوسکتی ہے

فصل بیان مین اون نشانیون کے جنسے مہدی علیہ السلام پہچانے جاوین گے

یہہ علامتین بہی جو دلیل ہین اونکے قرب ظہور پر بہت ہین ١ اونکے ساتہہ کرتا تلوار نشان رسول خدا صلعم کا ہوگا یہہ نشان ایک کملی جہالردار سیاہ رنگ نقش دار کا ہوگا جب سے رسول خدا صلعم کا انتقال ہوا ہے تب سے ابتک یہہ نشان کبہی نکالا نہین گیا اور نہ نکالا جاویگا یہانتک کہ مہدی نکلین اس نشان پر یہہ لکہا ہوگا البیعۃ للہ ٢ انکے سر پہ ایک بادل سایہ کریگا اوسمین سے ایک پکارنیوالا پکاریگا هذا المہدی خلیفۃ اللہ فاتبعوہ ایک ہاتہہ بہی اوسمین سے نکلیگا وہ مہدی کی طرف اشارہ کریگا کہ ان سے بیعت کرو ٣ یہہ ایک سوکہی شاخ خشک زمین مین

لگا دینگے وہ ہری ہو جاویگی اوسمین برگ و بار آویگا ہم انسے نشانی مانگین گے
یہہ ہاتھہ سے اشارہ کرینگے چڑیا ہوا سے اوترکر انکے ہاتھہ پر آپڑیگی ۵ ایک لشکر جو
انکے قصد مین نکلے گا وہ مکہ مدینے کے بیچ بیدا مین خسف ہو جاویگا یعنی سارے لشکری
اندر زمین کے دہس جاوینگے ٦ آسمان سے ایک پکارنے والا پکاریگا ایھا الناس
ان اللہ قد قطع عنکم الجبارین والمنافقین واشیاعھم وولاکم خیر امۃ محمد
صلعم فالحقوہ بمکۃ فانہ المھدی واسمہ احمد بن عبداللہ یعنی اللہ نے
تم سے ظالمون منافقون کو اور اونکے گروہون کو دور کیا بہترین امت محمد
صلعم کو تمہارا والی بنایا تم مکے جاکر اوس سے ملو کہ وہ مہدی ہے اوسکا نام احمد بن
عبداللہ ہے ۷ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑے ستونون کی برابر سونا باہر نکالیگی
۸ دل لوگونکے تونگر ہو جاوینگے زمین کی برکتین بڑہ جاوینگی ۹ جو خزانہ کعبے کے
نیچے مدفون ہے اوسکو نکالکر خدا کی راہ مین بانٹ دینگے اسکو ابونعیم نے علی سے
روایت کیا ہے ۱۰ یہہ تابوت سکینہ کو غار انطاکیہ یا بحیرۂ طبریہ سے باہر نکالینگے
وہ بیت المقدس مین انکے سامنے لاکر رکہا جاویگا یہود اوسکو دیکھکر ایمان لاوینگے
مگر تہوڑے اونمین سے بے ایمان رہینگے ۱۱ دریا انکے لئے اوسیطرح پہٹ جاویگا
جسطرح بنی اسرائیل کے لئے پہٹ گیا تہا ۱۲ خراسان کیطرف سے کالی نشانی آویگی
نشان والے اپنی بیعت ظاہر کرینگے ۱۳ یہہ اور عیسی علیہ السلام یکجا مجتمع ہونگے
حضرت مسیح انکے پیچھے نماز پڑہین گے یہہ ذکر ہو چکا کہ انکی ہتیلی مین علامت نبوی
زبان مین نقل ہو گا

فصل بیان مین اون علامتون کے جو قرب ظہور کی دلیل ہین

۱ دریاے فرات کہل جاویگا اوسمین سے ایک پہاڑ سونے کا ظاہر ہوگا ۲ پہلی رات رمضان

کی چاند گہن پندرہوین رات سورج گہن ہوگا اسطرح کا گہن جب سے خدا نے
آسمان زمین کو بنایا ہے کبھی آجتک نہین ہوا ۳ ایک رمضان مین دو بار چاند
گہن ہوگا یہہ کچھہ مخالف اول کے نہین ہے ۴ قرن ذی السنین نکلیگا ۵
ایک تارا نکلے گا جسکی دم چمکتی ہوگی ۶ مشرق کیطرف سے ایک بڑی آگ ظاہر
ہوگی تین رات یا سات رات رہیگی جاوہ کی آگ بہی گویا اسی کا نمونہ ہے جو اس
سنہ ۱۳۰۱ مین ظاہر ہوئی ۷ آسمان مین اندہیرا ظاہر ہوگا ۸ آسمان پر سرخی ہوگی
آسمان کے کنارون مین پہیل جاویگی یہہ سرخی شفق کیسی نہوگی فی الحال جو سرخی
صبح شام چہہ ماہ سے اب تک ہوتی ہے افق مین منتشر ہے کیا تعجب ہے کہ یہی نشانی
ہو واللہ اعلم ۹ ایک عام ندا ہوگی جو ساری زمین والونکو پہونچیگی ہر زبان والا
اپنی اپنی زبان مین اوسکو سنے گا ۱۰ شام مین ایک گاؤن حرستا نام زمین مین دہس
جاویگا ۱۱ آسمان سے ایک منادی بنام مہدی ندا کریگا مشرق مغرب والے
اوسکو سنین گے کوئی سوتا رہیگا مگر جاگ اوٹھیگا کوئی کہڑا نہوگا مگر بیٹھہ جاویگا
کوئی بیٹھا نہوگا مگر دونون پاؤن پر کہڑا ہو جاویگا یہہ ندا اوس ندا کے سوا ہے
جو بعد ظہور مہدی کے ہوگی ۱۲ شوال مین عصابہ ذیقعدہ مین معمعہ ذی الحجہ مین
محاربہ ہوگا حاجی لوٹے مارے جاوینگے خون جمرۂ عقبہ پر بہتے بہ نکلے گا عصابہ سی
مراد یہہ ہے کہ ابر ظاہر ہوگا معمعہ کہتے ہین آگ لگنے کی آواز کو لو کے دن کو جو
نہایت گرم ہو مراد اس سے فتنے ہین اشاعہ مین کہا ہے تا ہے ومدار سرخی وسیاہی
تو ہو چکی اتنے مین کہتا ہون اگرچہ ہو چکی مگر اب پہر ہوتی ہے گویا یہی کثرت دلیل
ہے قرب ظہور پر ۱۳ اختلاف ہوگا زلزلے آوینگے ۱۴ آسمان سے ندا ہوگی
الا ان الحق فی آل محمد زمین سے ندا ہوگی الا ان الحق فی آل عیسیٰ او آل عباس
پہلی ندا فرشتے کی ہوگی یہہ دوسری ندا شیطان کی ہے ۱۵ اور فتنے ہین جو

ظہور مہدی سے پہلے ہونگے ہم اون کا ذکر کرتے ہین

فصل بیان مین اون فتن کی جو پہلی نکلنی مہدی علیہ السلام سی ہونگی

ہم انکو ایکہی سیاق مین بیان کرتے ہین تاکہ عوام کی فہم سے نزدیک ہوجاوین اسلیئے
کہ یہہ رسالہ انہین کے لئے لکھا گیا ہے ا فتنہ یہہ ہے کہ فرات ایکسونے کا پہاڑ ظاہر
کریگا لوگ یہہ خبر سنکر وہان پہونچین گے تین گروہ جمع ہونگے یہہ سب شاہزادے ہونگے
وہان قتال ہوگا لکن کسی ایک کے ہاتہ نہ لگیگا جسکے پاس ہوگا وہ کہیگا واللہ اگر
مین ان لوگون کو چہوڑ دون کہ اس پہاڑسے سونا لیوین تو یہہ سارا سونا لیجاوینگے
پہر اوسپر لڑائی ہوگی ہر سیکڑے مین سے ننانوے مارے جاوینگے ایک روایت
مین یون ہے کہ نو حصے دہائی مین سے قتل ہونگے دوسری روایت مین ہے
ہر نو مین سے سات مقتول ہونگے ہر آدمی کہیگا شاید مین ہی بچ جاؤن صحیحین وغیرہما
مین آیا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا جو کوئی وہان حاضر ہو کچہہ اوسمین سے نہ لے ۲
فتنہ نکلنا سفیانی کا ہے علی مرتضے نے کہا یہہ اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان مین
سے ہوگا یہہ یزید بہائی تہے معاویہ بن ابوسفیان صحابی کے اپنے باپ بہائی کے
ساتہہ یہہ بہی دن فتح مکہ کے اسلام لائے تہے خلافت ابی بکر مین مرگئے سفیانی مذکور
انکی اولاد مین ہوگا بڑا سر چیچک رو آنکھہ مین سفید نکتہ یہہ دمشق کیطرف سے نکلے گا دلوی
پاس سے خواب مین اوسکو کہا جاویگا اوٹہہ نکل وہ نکلے گا کسیکو نہ پاویگا پہر دوبارہ
یہی اوسکو کہا جاویگا پہر تیسری بار مین گہر کے دروازے پر سات نفر یا نو نفر
کو پاویگا اونکے ساتہہ ایک نشان ہوگا وہ کہین گے ہم تمہارے ساتہہ ہین اوس
عَلَم کو جو کوئی دیکہے گا بہاگ جاویگا وادی کے لوگ اسکے ہمراہ ہوجاوینگے سفیانی
کے ہاتہہ مین تین چہڑیان ہونگی جسکو اوس سے باریگا وہ مرجاویگا لوگ یہہ خبر سنین گے

صاحب دمشق لڑنے کو باہر نکلے گا نشان دیکھتے ہی بہاگ اوٹہیگا سفیانی تین سو
ساٹہہ سوار لیکر دمشق مین داخل ہوگا ایک مہینا نہ گذریگا کہ تیس ہزار نفر قبیلۂ کلب سے
اوسکے پاس جمع ہوجاوینگے یہہ کلب اسکے ماموں ہین آسکے خروج کی علامت یہہ ہی
کہ ایک گاؤن دمشق کا حرستا نام زمین مین دہس جاویگا غزلی کو نا مسجد کا گرجاویگا
پہر ابقع اصہب نکلے گا سفیانی کا خروج شام سے ہے ابقع کا مصر سے اصہب کا جزیرۂ
عرب سے ہوگا نہ جزیرۂ ابن عمر سے اسلیئے کہ یہہ جزیرہ داخل جزیرۂ عرب ہے اعرج
کندی مغرب سے خروج کریگا سال بہر تک لڑائی رہیگی سفیانی ابقع اصہب پہ غالب
آویگا صاحب مغرب چل پہر کر مردونکو قتل عورتونکو قید کریگا پہر جزیری مین آکر سفیانی سے لڑے گا
سفیانی قیس پر غالب آویگا قیس مغربی کا سپہ سالار ہوگا سارا مال انکا سفیانی کے ہاتہہ لگیگا تینون نشانونپر
غالب ہوجاویگا فائدہ ابقع اصہب اعرج منصور حارث مہدی صفات و القاب ہین نام نہین ہین
پہر ترک و روم سے بمقام قرقیسا ایک لڑائی ہوگی یہہ اونپر غالب آویگا زمین مین فساد کریگا عورتونکے پیٹ پہاڑ
ڈالیگا بچونکو قتل کریگا کچہہ قریشی لوگ قسطنطنیہ کیطرف بہاگ جاوینگے یہہ عظیم روم کو کہلا بہیجے گا
کہ اونکو پکڑ کر بہیجدو وہ بہیجدیگا یہہ اونکو دروازہ دمشق پر گردن ماریگا پیچہے
سے کچہہ لوگ پہوٹ جاوینگے یہہ پہر ایک گروہ کو اونین سے قتل کریگا باقی بہاگکر
زمین خراسان مین چلے آوینگے انکی تلاش مین گروہ سفیانی کا مانند لیل و سیل
کے روانہ ہوگا جہان گزر کریگا اوس جگہہ کو ہلاک کردیگا قلعون کو ڈہا دیگا یہانتک
کہ زورا یعنی بغداد مین پہونچیگا ایک لاکہہ آدمی کو یہان قتل کریگا پہر کوفے کو آویگا
یہان بہی ستر ہزار کو تہ تیغ کریگا عورتون کو قید بچونکو اسیر کرلیگا اسکا لشکر سارے
شہرونمین پہیل جاویگا عائیہ مشرق تک زمین خراسان سے پہونچیگا خراسان والے
ہر طرف بہاگتے پہرینگے ایک لشکر اسکا مدینہ منورہ کیطرف روانہ ہوگا سادات مین سے
جسکو پاویگا قتل کریگا بہت سے مرد و عورت بنی ہاشم مارے جاوینگے ایک جماعت کو

فائدہ ابقع

پکڑکر کوفے لے آویگا باقی رہے سہے جنگل جہاڑیونمین جاچہپین گے اوسوقت مہدی
ومبیض بہاگین گے ایک روایت مین یون ہے کہ منصور مکّے کیطرف جاویگا سات
آدمی ہمراہ ہونگے وہان جاکر چہپ رہیگا حاکم مدینہ حاکم مکہ کو لکہے گا کہ جب تمہارے
پاس فلان فلان آوین تو تم اونکو قتل کرنا اونکے نام لکہہ بہیجیگا یہہ بات صاحب
مکہ پر گران گزرے گی انمین بنی مروان بہی ہونگے وہ رات کو آکر امان چاہینگے
صاحب مکہ کہیگا تم امن سے چلے جاؤ وہ وہان سے چلے جاوینگے پہر کسیکو طرف
دو آدمی کے انمین سے بہیجے گا ایک قتل کیا جاویگا دوسرا اوسکو دیکہتا ہوگا
نفس زکیہ کو رکن ومقام کے بیچ مین قتل کرینگے اوسوقت خدا کو آسمان والونکو
غصہ آویگا وہ دوسرا اپنے ہمراہیون کے پاس آکر خبر دیگا وہ مکے سے نکل کر
ایک طائف کے پہاڑ پر جا ٹہرینگے وہان سے لوگون کو بلاوینگے لوگ آوین گے
مکے والے ان سے لڑینگے لکن ہار جاوینگے یہہ مکہ مین داخل ہوکر امیر مکہ کو قتل
کرینگے مہدی کے نکلنے تک یہین مکے مین رہین گے **فائدہ** حدیث ام سلمہ مین
نزدیک ابوداؤد کے مرفوعاً یون آیا ہے کہ وقت وفات خلیفہ کے اختلاف ہوگا
ایک آدمی مدینے سے مکے کیطرف بہاگ کر جاویگا مکہ والے اوسکو نکالکر زبردستی
اوس سے بیعت کرینگے درمیان رکن ومقام کے ایک لشکر شام سے اوس پر
چڑہائی کریگا وہ بیدا مین درمیان مکہ ومدینہ کے دہس جاویگا لوگ جب یہہ
حال دیکہین گے تو شام سے ابدال عراق سے جماعتین آکر انسے بیعت کرینگے
پہر ایک آدمی قریش مین سے پیدا ہوگا جسکے ماموں قبیلۂ کلب سے ہونگے وہ
ایک لشکر انکی طرف روانہ کریگا یہہ اوس لشکر پر غالب آوینگے بعث کلب یہی
ہے محروم وہ ہے جو غنیمت کلب مین حاضر نہوا یہہ شخص یعنی مہدی مال تقسیم
کرینگے سنت پر عامل ہونگے انکے وقت مین اسلام اپنی گردن زمین پر ڈالدیگا

یہ سات برس رہین گے بعض رُوات نے کہا نو برس رہین گے پھر وفات ہوگی
مسلمان انپر نماز جنازہ پڑہین گے گردن ڈالنے سے یہہ مراد ہے کہ اسلام کامل
قائم ہوجاویگا قرار کامل پکڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہاگنا مہدی کا
مدینے سے مکے کو ہوگا اس بہاگنے سے پہلے سفیانی طرف دمشق کے نکل چکا ہوگا انکی
خبر سنکر انپر لشکر بہیجیگا وہ لشکر بَیدا مین ناپیدا ہوجاویگا **فائدہ** حسین بن علی
علیہما السلام نے کہا ہے مہدی کے لئے دو غیبت ہین ایک لنبی یہانتک کہ
بعض لوگ کہنے لگین گے کہ مہدی مر گئے بعض کہین گے کہ کہین چلے گئے کسیکو
جگہہ اونکی معلوم نہوگی نہ کسی ولی کو نہ اور کسی کو مگر اونکے مولی کو جو والی امر ہے
خدا جانے یہہ غیبت وہی نہو جو ابہی گزر چکا کہ پہاڑ طائف مین جا چہپین گے
پہر لوگ اونکے پاس جمع ہونگے مکے والون کو شکست ہوگی پہر مکے کے پہاڑون مین
مخفی ہوجاوینگے کسی کو انپر اطلاع نہوگی محمد بن علی باقر نے کہا مہدی کسی ایک شعب
مین ان شعاب سے غائب ہوجاوینگے پہر طرف ذی طوی کے ہاتہہ سے بتایا یہہ
قول موافق قول حسین علیہ السلام کے ہے اسلئے کہ یہی چہپنا بعد ظاہر ہونے کے
سبب گمان موت کا ہے شیعہ کا یہہ خیال کہ محمد بن حسن عسکری غائب ہوکر بعض
خواص شیعہ پر ظاہر ہوئے پہر غائب ہوگئے بعض خواص کو نظر آتے ہین مردود ہے
اسلئے کہ بعض خواص پر ظاہر ہونے کو ظہور نہین کہتے ہین انکی غیبت ذی طوی
کیطرف ہوگی شیعہ سرداب سامرّا مین بتاتے ہین **فائدہ** جس سال مہدی نکلین
گے اوس سال لوگ بدون امیر کے حج کرینگے سب لوگ طواف کرکے منیٰ مین ہونگے
کہ لوگون مین مثل کلب کے شورش ہوگی بعض بعض پر حملہ کرینگے آپسمین لڑمرینگے
حاجی لٹ جاوینگے خون جمرۂ عقبہ پر بہی ہوگا سات آدمی عالم متفرق جگہون سے بیوقت
آوینگے ہر عالم سے کچہہ اوپر تین سو شخص نے بیعت کی ہوگی یہہ سب مکے مین جمع ہونگے

غیبت مہدی

ہفت کس

ایک دوسرے سے کہیگا تم کسلیئے آئے ہو وہ کہین گے ہم اوس شخص کی تلاش مین آئے
ہین جسکے ہاتھہ سے یہہ فتنے دور ہون قسطنطنیہ فتح ہو ہم اوسکا نام اوسکے باپ کا
نام اوسکی مان کا نام جانتے ہین یہہ ساتون متفق ہوکر مہدی کو مکے مین ڈہونڈہین
گے کہین گے تم فلان بن فلان ہو وہ کہیگا مین تو ایک آدمی ہون انصار مین
سے یہہ پہر کر وہ تف کارون سے دریافت کرینگے وہ کہین گے جسکو تم چاہتے ہو
طلب کرتے ہو یہہ وہی شخص ہے یہہ مدینے چلدئے ہونگے یہہ لوگ بہی مدینے کو
پہونچین گے وہ مکے آجاوینگے تین بار یہی ہوگا صاحب مدینہ سنے گا کہ لوگ
مہدی کی طلب مین ہین ایک لشکر طلب بنی ہاشم مین مکے کے لئے طیار کریگا یہہ
ساتون شخص مکہ مین اس تیسری بار رکن کے پاس اونکو پاوینگے کہین گے ہمارا
گناہ تمہارے سر پر ہے ہمارے خون تمہاری گردن پر ہین اگر تم ہاتھہ بیعت
لینے کو نہین بڑہاتے دیکہو لشکر سفیانی ہماری طرف ہماری طلب مین آتا ہے
اس لشکر کا افسر ایک آدمی قبیلۂ حزم کا ہوگا اگر تم ایسا نہین کرتے ہو تو ہم تمکو قتل
کرڈالین گے اس دہمکی سے وہ رکن و مقام کے درمیان بیٹھہ کر ہاتھہ بڑہاوینگے
بیعت لینگے نماز عشا کے وقت انکے ساتھہ نشان و کرتا و تلوار رسول خدا صلعم کا
ظاہر ہوگا نماز عشا پڑہکر دو رکعت مقام مین ادا کرکے منبر پر چڑہین گے پکار کر
کہین گے اذکروا الله ایها الناس ومقامکم بین یدی ربکم اے لوگو مین
تمکو کہڑا ہونا تمہارا سامنے تمہارے رب کے یاد دلاتا ہون ایک لمبا خطبہ پڑہینگے
جسمین ترغیب احیاء سنت اماتت بدع کی ہوگی انکا ظہور تین سو تیرہ آدمی کے
ساتھہ ہوگا مطابق عدد اہل بدر عدد اصحاب طالوت کے جب وہ نہر سے گزرے
تہے یہہ لوگ وہی ابدال شام عصائب عراق نجائب مصر ہونگے جو غیر میعاد پر آئے
تہے جیسے ٹکڑے بادل کے راتکو عابد دن مین شیر اینر لشکر صاحب مدینے کا چڑہائی

کریگا لڑائی ہوگی بہاگ کہڑے ہونگے یہہ پیچہا کرکے مدینے تک اونکو پہونچا دینگے
مدینے کو اونکے ہاتہون سے چہڑا لینگے **تنبیہ** انکا آنا مدینے کو دو بار یا تین بار
باوجود وقوع بیعت کے شب عاشورا مین کچہہ مشکل نہین ہے اسلئے کہ مدت بعد قضاء
مناسک کے شب عاشورا تک قریب بیس دن کے یا پچیس دن کے ہوتی ہے مسافت
مابین حرمین کے دس منزل یا زیادہ ہے معتاد چال سے حالانکہ بیچ مین انکا
طلب کرنا مہدی کو حرمین مین بہی ہر بار ہوگا سواری پر پانچ دن مین مکر رآنا جانا
پچیس دن کے اندر ممکن ہے اسکے علاوہ یہہ سب لوگ اولیاء ہونگے زمین انکے
لئے اگر طے ہو جاوے تو کچہہ دور نہین یہہ اصحاب خطوات ہونگے واللہ اعلم **فائدہ**
سفیانی جب سنے گا کہ مہدی نکلے کوفے سے ایک لشکر روانہ کریگا یہہ لشکر مدینے مین آکر
تین دن تک مدینے کو مباح کردیگا خوب قتل کریگا انکے نزدیک قتل کرنا ایسا ہوگا
جیسے کسیکو ایک کوڑا مارا وہان سے مہدی کا قصد کریگا جب مدینے سے نکلکر زمین
بیدا مین پہونچیگا سبکے سب زمین مین دہس جاوینگے انمین کا جو بہتر ہوگا وہ بہی
نہ بچے گا مگر ایک شخص جو سفیانی کا نذیر مہدی کا بشیر ہوگا مہدی یہہ حال سنکر
کہین گے اب وقت نکلنے کا آگیا مکے سے نکلکر مدینے پر گزر کرینگے جتنے بنی ہاشم
یہان قید ہونگے اونکو رہا کردینگے ساری زمین حجاز انکے ہاتہہ پر مفتوح ہوجاویگی
تتمہ حکایت اہل خراسان کی جو باقی رہگئی تہی یہہ ہے کہ ایک مرد ماوراء النہر سے
نکلے گا اوسکو حارث کہین گے وہ کہیتی والا ہوگا اوسکے مقدمۂ لشکر پر ایک شخص
منصور لقب افسر ہوگا وہ آل محمد صلعم کو جگہہ دیگا جسطرح قریش نے محمد صلعم کو جگہہ
دی تہی ہر مسلمان پر اوسکی مدد کرنا واجب ہے یہہ آدمی محتمل ہے کہ وہی ہاشمی ہو جسکا
ذکر آویگا اسکا لقب حارث ہو جسطرح مہدی کا لقب جابر ہوگا یا اور کوئی ہو
خراسان والے لشکر سفیانی پر حملہ کرینگے چند لڑائیان ہونگی ایک تونس تینا

ایک دو لا اب رنگی مین ایک تخوم زنج مین جب یہہ لڑائی طول کو پہونچیگی تو ایکہی نام
سے بیعت کرینگے اسکی سیدہی ہتیلی مین ایک تل ہوگا اللہ تعالے اوسکے کام کو اوسکی
راہ کو سہل کردیگا یہہ مہدی کا بہائی ہوگا ایک باپ سے یا چچا کا بیٹا ہوگا اوسدم
وہ آخر مشرق مین ہوگا اہل خراسان وطالقان نکلین گے انکے ہمراہ کالے نشان
ہونگے چھوٹے چھوٹے یہہ وہ نشان نہین ہین جو زمانہ عباسیہ مین خراسان
کیطرف سے نکلے تہے اوس لشکر کے مقدمہ پر ایک شخص موالی تمیم سے افسر ہوگا
میانہ قد زرد رنگ چھوٹی ڈاڑہی کوسج اسکا نام شعیب بن صالح تمیمی ہوگا
یہہ پانچہزار نفر لیکر نکلیگا اسکو جب برادر مہدی کی خبر پہونچیگی یہہ اونکی مشایعت
کریگا اونکو اپنے لشکر کا سردار بنا دیگا اسکے سامنے اگر اونچے پہاڑ بہی آوینگے
اونکو ڈہا دیگا مہدی کے لئے تمہید امر کریگا جسطرح قریش نے رسول خدا صلعم
کے لئے طیاری کی تہی حدیث مین آیا ہے جب تم سنو کہ کالے جہنڈے طرف سے
خراسان کے آئے تو تم وہان پہنچو اگرچہ سینے کے بل برف پر چلنا ہو علی مرتضی نے
کہا اگر مین ایک صندوق کے اندر مقفل ہون تو اوس قفل وصندوق کو توڑ کر
باہر نکلون اور اونمین جا ملون ایک روایت مین ہے اون نشانون مین خلیفۂ
خدا مہدی ہونگے یعنی وہ لشکر فتحمند ہوگا ورنہ مہدی تو اوسدم مکے مین ہونگے
هكذا فى الاشاعه مین کہتا ہون شاید یہہ مہدی وسط ہونگے انسے اور لشکر
سفیانی سے بڑی لڑائی میدان اصطخر مین ہوگی گھوڑے خون مین چلین گے
پہر ایک بڑا لشکر سجستان کیطرف سے آویگا اوسپر ایک آدمی بنی عدی کا افسر ہوگا
اللہ تعالے اوسکے انصار وجنود کو غالب کریگا **تنبیہ** روایت مین یون ہی
آیا ہے یہہ محتمل ہے اسبات کو کہ یہہ لشکر مدد ہو ہاشمی کی اگرچہ اپنے کو آیا ہوگا مگر
اللہ اسکو اونپر غالب کریگا وہ اسکے انصار و مددگار ہو جاوینگے واللہ اعلم

۴۴ پہر ایک لڑائی مداین مین ہوگی بعد وقعۂ رے کے دوسرے عاقرقا مین یہہ بہت سخت
ہوگی جو بچیگا وہ اوسکی خبر دیگا کالے جھنڈے پانی پر اوترینگے حدیث مین یون ہی
مطلقاً آیا ہے شاید مراد پانی دجلے کا ہے کوفے مین جو لوگ سفیانی کے ہونگے اونکو یہہ
خبر پہونچیگی وہ وہان سے بہاگ جاوینگے یہہ لشکر کوفے مین آویگا یہان جتنے بنی ہاشم
قید مین ہونگے اونکو چھوڑا دیگا پہر ایک قوم سواد کوفے سے نکلیگی انکو عصب کہین گے
انکے پاس تہوڑے ہتھیار ہونگے انمین بعض اہل بصرہ بہی ہونگے جنہون نے ساتھ
اصحاب سفیانی کا چھوڑ دیا تہا یہہ کوفے کے قیدیون کو رہا کرائینگے کالے نشان
انکی بیعتِ مہدی کے لیے پہلین گے حجاز سے مہدی آوینگے سفیانی کوفے کیطرف
سے نکلیگا جب اوسکو خبر پہونچے گی کہ اوسکا لشکر دہس گیا اس خبر سے کچھہ ہول اوسکو
نہوگا وہ برابر شام کیطرف روانہ ہوگا گویا گہوڑ دوڑ کے گہوڑے ہین اس درمیان
مین صخری جلدی کر کے ایک لشکر شام سے طرف مہدی کے بہیجے گا اوس لشکر کے
لوگ مہدی کو زمین حجاز مین پاوینگے بیعت کر کے ہمراہ مہدی کے طرف شام کے
آوینگے **تنبیہ** بعض روایات مین یون ہے وہ لشکر جو دہس جاویگا شام کی
طرف سے آیا ہوگا بعض مین یون ہے کہ عراق سے آیا ہوگا دونون مین کچھہ
منافات نہین ہے جسطرح ابن حجر مکی نے کہا ہے اسلئے کہ چلا تو وہ عراق ہی سے ہوگا
مگر اوسمین اہل شام بہی ہونگے ایک روایت مین یون آیا ہے کہ لڑائی مہدی کی اس
دوسرے لشکر سے تعداد اہل بدر مین ہوگی اوسدن اصحاب مہدی کا بچاؤ کمل ہونگے
جنکو پالان کے نیچے اونٹون کی پشت پر ڈالتے ہین آسمان سے ایک آواز سنی
جاویگی الا ان اولیاء اللہ اصحاب فلان خدا کے دوست فلان یعنی مہدی
کے لوگ ہاں مین اصحاب سفیانی کو شکست ہوگی سبکے سب مارے جاوینگے مگر
جو بہاگ نکلیگا یہہ بہاگے ہوئے سفیانی کو خبر دینگے جمع اسطرح ممکن ہے کہ بعض

انمین کے بیعت کر لینگے بعض لڑینگے جو لڑینگے وہی شکست پاوینگے یا یہہ لڑنے
والے وہ ہونگے جنکو صاحب مدینہ نے کہ سفیانی کیطرف سے امیر تھا کے کو بھیجا تھا
مہدی کا انسے تعداد اہل بدر مین لڑنا انکی پناہ کملون کا ہونا اسی کا مؤید ہے اسلئے
کہ یہہ صفات وقت ابتدار بیعت کے مناسب انکے حال کے ہین ورنہ بعد غلبۂ مہدی
کے ارض حجاز پر بہت لشکر ہوگا واللہ اعلم ۵ سفیانی زمین پر فساد کریگا کفر ظاہر
کریگا عورت کو لیکر پہریگا دن دوپہر مسجد دمشق مین مجلس شراب کے اندر صحبت کریگا وہ عورت
کہلم کہلا آکر سفیانی کے زانو پر بیٹھے گی وہ محراب مین بیٹھا ہوگا ایک مسلمان اوٹھکر
کہیگا افسوس ہے تم مومن ہوکر کافر ہوگئے یہہ کام کب حلال ہے سفیانی اوٹھکر
مسجد ہی مین اوسکی گردن ماریگا جو اوسکے ساتھی ہین اونکو بھی قتل کریگا اوسوقت
آسمان سے ایک آواز ہوگی ایھا الناس ان اللہ قد قطع عنکم الجبارین والمنافقین
واشیاعھم وولاکم خیر امۃ محمد صلعم فالحقوہ بمکۃ فانہ المھدی و
اسمہ احمد بن عبد اللہ ادہر مہدی اپنا لشکر لیکر چلین گے وادی قری
مین جو مدینے سے دو منزل پر ہے شام کیطرف آہستہ آہستہ روانہ ہونگے اس
جگہہ انکے ابن عم حسینی بارہ ہزار آدمیون کے ساتھہ انسے آملین گے مہدی
اونسے کہین گے اے ابن عم مین تم سے زیادہ حقدار ہون اس لشکر کا مین ابن
حسن ہون مین مہدی ہون حسینی کہیگا بہلا کوئی نشانی تو بتاؤ کہ مین تم سے بیعت
کرون مہدی پرندہ کیطرف اشارہ کرینگے وہ ہاتہہ میں آگریگا خشک شاخ زمین مین
لگادینگے وہ ہری ہوکر پتے لے آویگی حسینی کہیگا اے ابن عم یہہ تمہارے ہی لئے ہی

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہدی اولاد حسن سے ہونگے اور یہہ ابن عم
اونکا حسینی ہوگا اور اس کہنے سے کہ مین ابن حسن ہون گمان ہوتا ہے کہ خلافت
بنی حسن مین ہوگی اسلئے کہ اگرچہ حسن خلیفہ ہو چکے ہین مگر انہون نے خلافت چہوڑ دی

اللہ نے اوسکے عوض اونکی اولاد مین خلافت بخشی آنحضرت وانوار مین تعارض ہے اسلئے
کہ بعض لوگون نے حسن سے بیعت کی تہی یہہ عراق ومشرق ویمن والے لوگ ہین
شام ومغرب ومصر والون نے انسے بیعت نہین کی اسیطرح بعض نے حسین سے
بہی بیعت کرلی تہی پہر حسن نے اپنا حق لیکر فوت کیا حسین اپنی مراد کو نہ پہونچے اونکا
حق ہنوز باقی ہے اسلئے وہ حق اللہ اونکی اولاد کو دیگا رہا یہ اشکال کہ یہہ
حسینی جو طرف سے خراسان کے رایات سود لیکر آویگا اگر یہہ وہی ہے جس نے
کوفے سے بیعت کے لئے لشکر بہیجا تہا تو وہ تو حجاز مین نہ آویگا اوسکی ملاقات
مہدی سے بیت المقدس مین ہوگی اور اگر یہہ کوئی دوسرا شخص ہے تو پہر یہہ
جہگڑا اوسکا بعد بیعت سارے اہل حجاز واہل مشرق ومغرب کے کیسے ہوسکتا ہے
اسکا جواب یہہ ہے کہ جو نشان لیکر آویگا وہ اسکا بہائی ہوگا جسطرح بعض روایات
مین آیا ہے پس یہہ اوسکا غیر ٹہرا دعوی اسلئے کیا کہ بیعت مہدی سے چاہیئے اہلبیت
مین سے کوئی ہو کہین ہو یہہ بیعت اوسکے لئے ہے جو متصف باین وصف ہے نہ کسی
شخص خاص کے لئے سو جب یہہ بات اوسکو معلوم ہوجاویگی کہ وہ مہدی نہین ہے تو پہر
مہدی سے بیعت کرلیگا اور اگر یہہ انکا ابن عم ہے تو اگر غیر حسنی ہے تو اسکا جواب
گزرچکا اور اگر وہی ہے تو مطلب ملاقات کا یہہ ہے کہ وہ بارہ ہزار کی جماعت بطور
مدد کے انکے نزدیک روانہ کریگا اس احتیاط پر کہ اگر وہ شاید مہدی نہون تو
اون سے اسکی بیعت لین اور اگر وہ مہدی ہین تو انکی بیعت اون سے ہو یہہ بہیجنا
اس تردد کی بنا پر ہوگا سو جب انہون نے اونکی بیعت کرلی تو کہہ سکتے ہین کہ اس
لشکر کو بیعت کرنے کے لئے بہیجا تہا یا یہہ ملاقات مجازی ہے نہ حقیقی اشاعہ مین کہا
ہے ہذا ما ظہر لی فی ہذا المقام واللہ اعلم ۶ مہدی علیہ السلام اس جگہہ سے روانہ
ہوکر شام وحجاز کے درمیان مقام کرینگے لوگ کہین گے آگے چاہو یہہ پسند نکرینگے

بلکہ یہہ کہین گے کہ مین اپنی ابن عم یعنی صخری کو لکہتا ہون اگر وہ میری طاعت سے باہر
ہوا تو مین تمہارے ہمراہ ہون جب یہہ خط اوسکو پہنچے گا اوسوقت اوسکے ہمراہی
اوس سے کہین گے کہ لو مہدی نکلے تم اونسے بیعت کرو نہین تو ہم تمکو مار ڈالینگے
وہ انسے بیعت کر لیگا وہان سے انکی طرف چلیگا بیت المقدس مین آکر ٹھہریگا مہدی
شام مین از نگل بھر زمین بہی کسی شخص کے ہاتہہ مین نچھوڑینگے مگر اہل مدینہ کو پہیر دینگے
سارے لوگون کو جہاد پر طیارہ کرینگے ؎ پہر ایک آدمی قبیلہ کلب سے نکلیگا اوسکو
کنانہ کہین گے اوسکی آنکہہ مین پھلی ہوگی وہ اپنی قوم لیکر آویگا صخری سے
کہیگا ہم نے تم سے بیعت کی تمہاری مدد کی جب تم مالک ہوئے تو تمنے اس مرد سے
بیعت کرلی اوسکو اسبات کی عار دلائین گے کہ خدا نے تجہکو ایک قمیص پہنایا تہا
تونے اوسکو اوتار ڈالا وہ کہیگا تم کیا عہد توڑنا چاہتے ہو یہہ کہین گے ہان ہم
لڑینگے کوئی عامر یعنی آباد آدمی باقی نرہیگا مگر تمہارے ساتہہ ہوگا صاحب خف
ہو یا ظلف اوسوقت وہ وہان سے کوچ کریگا سارے لوگ اوسکے ساتہہ ہونگے
ایک روایت مین یون ہے کہ یہہ عہد شکنی صخری کی یہہ بیعت کا توڑنا تین برس
کے بعد بیعت مذکور سے ہوگا مہدی اسکی طرف ایک نشان بہیجین گے بڑا نشان
زمانۂ مہدی مین ایکسو مرد کا ہوگا سارے کلب کیا سوار کیا پیادہ کیا اونٹ والے
یا بکری بہیڑ والے صف آرا ہونگے جب مقابلہ ہوگا تو کلب بہاگ کہڑے ہون گے
لشکر مہدی اونکو قتل کریگا قید کریگا یہانتک کہ کواری لڑکی آٹہہ درہم کو بکے گی صخری
کو پکڑ کر سامنے مہدی کے لائین گے یہہ اوسکو سکینے کے پاس جو بطن وادی طور
زیتا کے رستے پر ایک صخرۂ معترضہ ہے بکری کیطرح ذبح کر ڈالینگے حدیث مین آیا ہے
بدنصیب وہ ہے جو اوسدن غنیمت کلب سے الگ تہلگ رہا گو ایک رسی ہی
پابند اونٹ کے کیون نہو کہا گیا اے رسول خدا اکیو نکر اونکا مال لوٹا جاویگا

اونکی ذریات قید کی جاوینگی وہ تو مسلمان ہین فرمایا کافر ہوجاوینگے شراب وزنا
کو حلال سمجہکر ۹ پہر ہاشمی کالے نشان لیکر آویگا آٹہہ مہینے یا اٹہارہ مہینے اوسکی تلوار
اوسکے کاندہے پر ہوگی وہ قتل بہی کریگا مثلہ بہی کریگا یہانتک کہ لوگ کہنے لگین گے
معاذ اللہ کہ یہہ اولاد فاطمہ سے ہو اگر یہہ سید ہوتا تو ہمپر رحم کرتا اللہ تعالے اوسکو
بنی عباس بنی امیہ کے ہاتہہ سے غارت کردیگا ان سے اوس سے زین نصیبین
وحرّان مین لڑائی پڑیگی انکا پڑول اوسدن امت امت ہوگا ایک روایت
مین بکُش بکُش بہی آیا ہے یعنی مارو مارو یہانتک کہ اوسکو سپرد مہدی کردینگے
فائدہ ایک روایت مین آٹہہ ماہ ایک مین اٹہارہ ماہ بعض مین بہتر ماہ آئے ہین
بہتر ماہ کے چہہ سال ہوئے بعض مین یون آیا ہے کہ وہ رایات کو بیت المقدس مین
سپرد مہدی کردیگا ایک روایت مین یون ہے کہ ایلیا تک نہ پہونچیگا یہانتک کہ مرجاوے
دوسری روایت مین یہہ آیا ہے کہ نشان ہاشمی کی ملاقات خیل سفیانی سے ہوجاویگی
دونون مین مقتلۂ عظیم ہوگا اول لشکر سفیانی کا ہارجاویگا پہر اوسکی جیت ہوگی ہاشمی
بہاگیگا تمیمی خفیہ بیت المقدس مین آکر مہدی کے لئے بند وبست کریگا جبکہ وہ شام
کیطرف آوینگے اِن روایتون مین طریق جمع کا یہہ ہے کہ بہتر ماہ باعتبار تمام مدت
کے ہین بعض روایات مین آیا ہے میری اہلبیت میرے بعد بلا ارگید نا بہگانا نکالنا
دیکہین گے یہانتک کہ ایک قوم طرف سے مشرق کے آویگی اونکے ساتہہ کالے نشان
ہونگے وہ لوگ سوال خیر کرینگے اونکو کوئی نہ دیگا وہ لڑینگے پہر اونکا سوال پورا کرینگے
مگر وہ نہ لین گے یہانتک کہ مہدی کو سونپدین اٹہارہ ماہ باعتبار مدت قتال کے
ہین جو سفیانی سے ہوگا شعیب بن صالح بہی اسی مدت مین آن ملین گے آٹہہ ماہ
باعتبار مدت مابعد نزول کوفے کے ہین اسی مدت مین لشکر کو مہدی کیطرف واسطے
بیعت کے بہیجیگا اشاعہ مین کہا یہہ جمع حسن ہے کچہہ اسمین کہٹکا نہین رہی روایات

اخیرہ اوسمین یون جمع ہوسکتی ہے کہ ہاشمی مہدی سے نملیگا یہانتک کہ سفیانی مرجاوے یا رجوع کرے اور نشان لانیوالا تمیمی ہوگا یا نسبت رایات کے طرف ہاشمی کے مجازا ہے یا یہہ کہ وہ نشان پہونچاوے گا شام فتح کرلیگا اور مجتمع ہونے سے کچہ پہلے مرجاویگا مگر اتنی بات ہے کہ روایات اوسکے آنے کی مع رایات اکثر و اشہر ہین اسلئے وقت جمع کے مقدم ٹھہرینگے یہہ معارضہ نہین ہے کہ دونون روایات ساقط ہوسکین اسیطرح روایات نصر و غلبہ کے روایات ہزیمت و شکست سے زیادہ ہین تو مقدم ہونگے اگر جمع ممکن ہے یعنی کبہی ہار ہوگی کبہی جیت پہر جیت ہی رہیگی واللہ اعلم پہر تو زمین مہدی کے ہاتہہ مین آجاویگی اسلام اپنا کاندہا ڈالدیگا سارے بادشاہ روے زمین کے داخل اطاعت ہوجاوینگے مہدی اپنا ایک لشکر طرف ہندوستان کے روانہ کرینگے یہان کے بادشاہ طوق بگردن ہوکر اونکے پاس حاضر کئے جاوینگے سارے خزانے ہند کے بیت المقدس بہیجدئے جاوینگے وہ سب خزائن حلیۂ بیت المقدس ہونگے کئی برس تک مہدی اسی حال مین رہینگے

ف ملحمہ کبری و فتح قسطنطنیہ

ملحمۂ کبریٰ یہہ واقعہ بعد ہلاک سفیانی کے ہوگا روم سے یعنی نصاریٰ سے امن کی صلح ہوگی بعض روایتون مین آیا ہے مدت اس صلح کی نو برس ہین یہانتک کہ مسلمان تو جہاد کیا کرینگے یہہ اونکے پیچہے دشمن بنے بیٹھے ہونگے مسلمانون کو فتح ہوگی غنیمت ہاتہہ آویگی جب یہہ فتح کرکے پہرینگے مرج ذی تُلول پر آکر اوترینگے یہہ ایک جگہہ ہے سرسبز جہان ٹیلے ہین تو اوسوقت ایک رومی یعنی نصرانی یہہ بات کہیگا کہ صلیب غالب ہوا ایک مسلمان ادہر سے بولیگا بلکہ اللہ غالب ہے اس آپس کی بات چیت پہ جوش پیدا ہوگا ایک مسلمان جاکر اوس صلیب کو توڑ ڈالیگا اسلئے کہ وہ اوس سے کچہ دور نہوگا قریب ہوگا ادہر سے نصاریٰ اوس مسلمان پر جسنے صلیب توڑا ہے چڑہ دوڑینگے مسلمان اپنے ہتہیار اوٹہا لینگے باہم

خوب کشت وخون ہوگا اللہ تعالیٰ اس جماعت اہل اسلام کو بزرگی شہادت کی بخشیگا سب کے
سب شہید ہوجاوینگے اوسوقت نصاریٰ اپنے بادشاہ سے کہین گے لو ہم نے تمہارا
کام کردیا بہادران عرب کو قتل کر ڈالا اب تم کیا راہ دیکھتے ہو اوسپر یہہ سب نو ماہ
مین جو مدت حمل ہے مجتمع ہوکر اسی نشان لیکر آوینگے لفظ حدیث کا غایہ ہے ایک روایت
مین بند آیا ہے معنی دونون کے ایک ہی ہین ہر نشان کے نیچے بارہ ہزار نفر ہونگے
یہہ لشکر انکا اعماق یا دابق مین آکر اوتریگا یہہ دونون موضع قریب حلب وانطاکیہ
کے ہین قاموس مین کہا ہے العمق موضع او ماء ببلاد مزینة وبجرث وکورة
بنواحی حلب پہر کہا الاعماق بلد بین حلب وانطاکیة مصب میاہ کثیرة
لا تجف لا صیفا وهو العمق جمع باجزائه انتہی جب نصاریٰ کا لشکر اس جگہہ
چہاونی کریگا تو اوسوقت ایک جماعت اہل مدینہ سے جو اوسدن بہترین اہل مدینہ
ہوگی انکی طرف نکلکر آویگی یہہ وہی لوگ ہین جو مہدی کے ہمراہ آئے تھے جب صف
بندی ہوگی نصاریٰ کہین گے ہمکو اور انکو چہوڑ دو جنہون نے ہمارے لوگ
قید کرلئے تھے یا جو ہمارے لوگ قید مین آکر ہمارے دین سے نکلکر ہم سے لڑنے کو
آئے ہین مسلمان کہین گے لا واللہ یہہ ہرگز نہوگا کہ ہم تمکو اور اپنے بہائیون کو
چہوڑ دین کہ تم اون سے لڑو اس لڑائی مین تہائی مسلمان بہاگ جاوین گے
اللہ تعالیٰ کبہی اونکی توبہ قبول نکریگا ایک تہائی مسلمان جو قتل ہوجاوین گے
وہ اللہ کے نزدیک افضل شہدا ہین ایک تہائی جو فتح پاوینگے وہ کبہی فتنے
مین نہ پڑینگے نعیم بن حماد کی روایت مین ابن مسعود سے مرفوعاً یون آیا ہے
مسلمانون مین اور روم یعنی نصاریٰ مین ایک صلح ہوگی باہم ہوکر دشمن سے
لڑینگے یعنی مسلمان ہمراہ روم کے ہوکر اعداء روم سے مقاتلہ کرینگے مال غنیمت کو
آپس مین بانٹ لینگے پہر روم ہمراہ اہل اسلام کے فارس سے غزا کرینگے یہہ فارس

مسلمانون کے دشمن ہونگے مسلمان انکے لڑنے والونکو قتل انکی اولاد کو قید کرینگے
پہر روم یعنی نصاریٰ کہین گے ہمکو غنیمت مین حصہ دو جسطرح ہمنے تمکو حصہ دیا تہا یہ
اونکو مال و اولاد شرک مین سے حصہ دینگے وہ کہین گے مال و اولاد اسلام
مین سے بہی حصہ دو یہہ کہین گے ہم ہرگز اولاد مسلمین کو تقسیم نہین کرینگے وہ
کہین گے تم نے عہد شکنی کی بے وفائی کی تو روم پہر کر پاس صاحب قسطنطنیہ کے
آوینگے کہین گے عرب نے غدر کیا ہم گنتی مین اون سے زیادہ ہین سامان
مین پورے قوت مین بڑہکر ہین تم ہماری مدد کرو تو ہم اون سے لڑین وہ
کہیگا مین بدعہدی نہین کرتا مدت سے اونہین کو ہمپر غلبہ ہے یہہ نزدیک حاکم
رومیہ کے جاکر یہہ خبر پہونچائین گے وہ اسی نشان روانہ کریگا ہر نشان کے
نیچے بارہ ہزار نفر ہونگے یہہ نشان دریا کی راہ سے آوینگے انکا افسر کہیگا جب
تم ساحل شام پر لنگر کرو تو جہازون کو پہاڑ دو تاکہ اپنی جانون سے لڑو
وہ یہی کرینگے پہر ساری زمین شام کی کیا جنگل کیا دریا سب لے لینگے سوا شہر دمشق
و معتق کے بیت المقدس کو ویران کر ڈالین گے ابن مسعود کہتے ہین مین نے
پوچہا دمشق کتنے مسلمانون کو سما سکتا ہے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ مین میری
جان ہے جتنے مسلمان وہان آوینگے اون سبکو سما لیگا جسطرح رحم اپنے بچے کو
سما لیتا ہے مین نے پوچہا معتق کیا ہے فرمایا زمین شام مین ایک پہاڑ ہے حمص
کا نہر پر اوسکو اریط کہتے ہین مسلمانون کی ذریات اوسکے اوپر ہونگی مسلمان
نہار یط پر ہونگے صبح و شام لڑائی رہیگی جب یہہ حال صاحب قسطنطنیہ دیکہے گا
دریا کی راہ سے قِنّسرین کیطرف تین لاکہ آدمی روانہ کریگا ایمن مادۂ الفت
آجاویگا الله نے ایمان کے سبب انکے دلون مین الفت دی ہوگی انکے ہمراہ
چالیس ہزار آدمی حمیر کے ہونگے یہہ رات بیت المقدس [illegible] کو روم

یعنی نصاری سے لڑینگے اونکو شکست دیکر ایک لشکر سے دوسرے لشکر تک نکالدینگے
وہان سے قنسرین پر آوینگے یہان مادہ موال آویگا پوچہا مادہ موال
کیا ہے فرمایا تمہارے آزاد کیئے ہوئے لوگ تہیہ تمہین مین سے ہونگے ایک قوم
طرف سے فارس کے آویگی کہیگی اسے گروہ عرب تم نے تعصب کیا تمہارے ساتہہ
دونون فریق مین سے کوئی نہو یا تم سب ایک بات پر جم جاؤ ایک دن ہم نزار سے
لڑین ایکدن موالی یعنی غلامون سے یہہ کہکر معتق کیطرف نکلین گے مسلمان
ایک نہر پر مشرک دوسرے سیاہ نہر پر اوترینگے آپسمین جنگ ہوگی اللہ دونون
لشکرون سے اپنی مدد اوٹہالیگا صبر نازل کریگا یہانتک کہ ایک ثلث مسلمان
مارے جاوینگے ایک ثلث بہاگ جاوینگے ایک ثلث باقی رہین گے جو مارے گئے
اونمین کا ایک شہید برابر دس شہید بدر کے ہوگا بدر کا ہر شہید ستر شہید کی شفاعت
کریگا یہہ تین ثلث ہوجاوینگے ایک ثلث روم مین جا ملیگا کہیگا اللہ کو اگر کچہہ بہی
حاجت اس دین کی ہوتی تو انکی مدد کرتا ایک ثلث مسلمہ عرب کا کہیگا ہمارے ساتہہ
چلو کبہی روم ہمکو نہ آویگا دوسرے کہین گے ہمارے ساتہہ چلو طرف بدو کے یہہ
کہنے والے اعراب ہونگے کہین گے عراق کو چلو یمن کو چلو حجاز کو ہمارے جہان
روم کو کوئی نہین پوچہتا ایک ثلث رہا اوسمین بعض بعض سے یہہ کہین گے کہ
اللہ اللہ تم یہہ عصبیت چہوڑو تمہاری ایک بات ہو کہ تم دشمن سے لڑو جب تک
تعصب کروگے تمکو مدد نہ ملیگی سب جمع ہوکر قتال پر بیعت کرینگے یہانتک کہ اپنے
مقتول بہائیون سے جا ملین نصاری جب دیکہین گے کہ کوئی اونمین سے
انمین آگیا اور اتنے مارے گئے مسلمان تہوڑے ہین ایکبار رومی یعنی نصرانی
دونون صفون کے بیچ مین ایک بند لیکر جسکے اوپر صلیب ہوگا یون پکاریگا
کہ صلیب غالب آیا ایک رومی مسلمانون مین سے بہی درمیان ہر دو صف کے ایک

بند لیکر کہڑا ہوگا کہیگا بلکہ اللہ کے انصار اللہ کے اولیا یعنی دوستدار غالب آئے
اوسوقت اللہ تعالے کافرون کی اس پکار سے کہ صلیب غالب آیا غضب مین آویگا
جبرئیل علیہ السلام دو لاکھ فرشتے لیکر اوترین گے میکائیل کو حکم ہوگا میری بندون
کی فریاد کو پہونچ وہ بہی دو لاکھ فرشتون سے آوینگے اللہ اپنی مدد ایمان
والون پر نازل کریگا اپنا ڈر کافرون پر ڈالیگا پہر تو جنگ کرکے بہاگ کہڑے
ہونگے مسلمان زمین روم مین گہس آوینگے یہانتک کہ عمور کی فصیل پر ایک خلق
کثیر کو دیکہینگے کہین گے ہم نے کوئی چیز زیادہ ان رومیون یعنی نصاریٰ
سے نہین دیکہی کتنے مارے پہر بہی اتنے موجود ہین منادی کہیگا اس شہر مین
بہت نصاریٰ ہین وہ کہین گے ہکو امن دو ہم تمکو جزیہ دینگے امان لیکر جزیہ
دینے پر جمع ہونگے اس درمیان مین اطراف سلمین فراہم ہوکر یہ کہین گے اے
گروہ عرب تمہارے پیچہے تمہاری اولاد مین دجال آپہنچا تم مین سے جو کوئی
اونمین ہو وہ کوئی چیز جو اوسکے پاس ہے نہ پہینکے کہ یہ تمہاری قوت ہے لوگ
باہر نکلین گے اس خبر کو بے اصل و باطل پاوینگے اودہر روم اون عرب پر جو
انکے شہرون مین باقی رہ گئے ہونگے کود پڑینگے یہانتک اونکو قتل کرینگے کہ
ارض روم مین نہ کوئی عربی بچے گا نہ عربیہ نہ ولد عربی مگر کہ مارا جاوے گا
یہ خبر مسلمانون کو پہونچیگی وہ خدا کے لئے غضب مین بہرے ہوئے واپس آوینگے
انکے لڑنے والون کو قتل انکی اولاد کو قید کرینگے سارا مال چہین کر جمع کرینگے
کسی شہر کسی قلعہ پر تین دن سے زیادہ نہ ٹہہرینگے مگر وہ انکے ہاتہون پر فتح ہوجاویگا
خلیج پر اوتر کر قبضہ کرینگے قسطنطینیہ والے چلاوینگے صلیب سے کہین گے مدّ لنا
بحرنا المسیح ناصرنا دریا ہمارے لئے بڑہا دے مسیح ہمارے مددگار ہین صبح کو
خلیج سوکہا ہوگا اوسمین مسلمانون کے ڈیرے خیمے لگے ہونگے دریا یعنی خلیج قسطنطینیہ

کیطرف بہنے سے بند ہو جاویگا یہہ یہی بکین گے کہ اے صلیب ہمارے لئے دریا
بہا دے مسلمان شہر کفر مین شب جمعہ کو حمد و تکبیر و تہلیل کہتے ہوئے گہس پڑینگے
انہین کوئی سوتا بٹہیا صبح تک نہو گا جب صبح ہو گی مسلمان اللہ اکبر کہین گے
دونون برجون کے بیچ مین جو عمارت ہو گی وہ گر پڑیگی روم کہین گے ابتک
تو ہم عرب سے لڑتے تہے لکن اب ہم اپنے رب سے لڑینگے ہمارا شہر انکے لئے ڈہادیا
ویران کردیا اس فتح مین مسلمان ہاتہہ بہر بہر کے ڈہالون مین سونا تول تول کر
لینگے ذریات روم کو باہم بانٹ لینگے یہانتک کہ ایک ایک کے حصے مین تین تین
سو کواریان آوینگی جب تک خدا چاہیگا انکے اموال سے فائدہ اوٹہاوینگے
پہر سچ مچ دجال نکلے گا اللہ تعالے قسطنطنیہ کو ہاتہہ پر ایسی قومون کی فتح بخشیگا
جو اولیاء خدا ہین موت بیماری دکہہ کو انسے اوٹہا لیویگا یہانتک کہ عیسے علیہ السلام
اوترین یہہ اونکے ہمراہ دجال سے لڑین اس حدیث کو سیوطی نے بطولہ جامع کبیر
مین روایت کیا ہے **فائدہ** اشاعہ مین کہا ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ
روم بحر کیطرف سے آوینگے یعنی نصاری کی چڑہائی دریا کی راہ سے ہو گی دابق
و اعماق تک پہونچینگے یہہ دونون شہر قریب حلب کے ہین اس سے یہہ لازم نہین
آتا کہ انکا غلبہ سارے بلاد مسلمین پر ہو جاویگا کہ یہہ گمان کیا جاوے کہ شہر
قسطنطنیہ جو آج دار الاسلام ہے دار الکفر ہو جاویگا اسلئے کہ مراد اوس سے
قسطنطنیہ کبری ہے نہ یہہ قسطنطنیہ جسکو اسلامبول یا استنبول بولتے ہین ہان
یہہ جو اوپر گذرا کہ صاحب قسطنطنیہ اس حال کو دیکہکر تین لاکہہ فوج خشکی کی
راہ سے قنسرین کیطرف روانہ کریگا یہہ مشکل ہے سو اسجگہہ یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ
فوج بہیجنا اوسکا واسطے مدد مسلمانون کے ہو گا رہی یہہ بات کہ نصاری کہین
گے مسلمان تہوڑے ہین سو یہہ کچہہ مخالف اسکے نہین اسلئے کہ تین لاکہہ بمقابلے

اسّی نشان کے کہ ہر نشان کے نیچے بارہ ہزار فوج ہو گی تھوڑے ہین خصوصاً
یہہ قول اونکا بعد اس امر کے ہوگا کہ کچھہ لوگ مسلمانون مین سے انہین جا ملین
گے کچھہ قتل ہو چکے ہونگے یا جب قسطنطینیہ والے طرف مہدی کے آدینگے تو باقی
شہرون مین انکے پیچھے رہ گئے ہونگے اونمین کفر آجاویگا اسلئے یہہ اونکو بھی
مثل ارض شام کے لے لینگے ظاہر یہی ہے قاموس مین لکھا ہے قسطنطینیہ دارالملک
روم ہے اوسکا فتح ہونا علامات قیامت سے ہے زبان رومیہ مین اوسکو
بوزنطیا کہتے ہین اس شہر کی فصیل اکیس گز اونچی ہے یہان کا کنیسہ بہت لنبا
ہے ایک جانب اوسکے ایک اونچا کھم ہے چار باع کے دَور مین تقریباً اوس کھم
کے سر پر ایک تانبے کا گھوڑا بنا ہوا ہے گھوڑے پر ایک سوار ہے اوس سوار کی
ایک ہاتھہ مین سونے کا کرہ ہے دوسرے ہاتھہ کی اونگلیان کھولے ہوئے اشارہ
کر رہا ہے یہہ سوار ایک تصویر ہے قسطنطین کی جسنے اس شہر کو بنیاد کیا ہے بنایا
بسایا ہے استشنا دمشق کا موافق دوسری روایت کے ہے جسمین یہہ آیا ہے
کہ فسطاط مسلمین کا نزدیک ملحمہ کبریٰ کے دمشق ہوگا قریب نکلنے دجال کے بیت المقدس
ہوگا مراد فسطاط سے پڑاؤ چھاونی منڈی ہے قاموس مین اریط کو بروزن
زبیر ایک جگہہ کا نام لکھا ہے حدیث مین آیا ہے کہ یہہ موضع قریب حمص کے ہوگا
اس بنا پر محتمل ہے کہ خود نہر ہی ہو یا کوئی اَور موضع مضاف طرف اس نہر کے ہو
ستر شہید سے یہہ مراد ہے کہ ہر شہید کے لئے قیامت کے دن ایک شفاعت ہوگی
جو بدر مین شہید ہوا ہے وہ برابر ستر شہید کے شفاعت کریگا اس ملحمہ کبریٰ کے
ہر شہید کا رتبہ جبکہ برابر دس شہید بدر کے ٹھہرا تو خیال کرو کہ اوسکی شفاعت
کسقدر ہو گی ایک ایک شہید کے حصے مین سات سات سو آئینگے یہہ بات ویسی
ہے جسطرح آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے للواحد منھم اجر خمسین منکم اس سے کچھہ

بزرگی انکی اہل بدر پر علی الاطلاق لازم نہین آتی کیونکہ برابر فضیلت صحبت کے
کوئی چیز نہین ہوسکتی ہے جہات فضیلت کے مختلف ہین ہوسکتا ہے کہ ایک راہ سی
یہہ دوسری راہ سے وہ فاضل ہون یا یہہ بات ہے کہ بلا ہر ایک کی انہین سے برابر
بلا دس اہل بدر کے ہوگی وہ رومی جنسے یہہ لڑینگے بہت ہونگے یہہ لڑائی انکے
بعد زمانۂ نبوت کے ہوگی اسلیئے جتنے فرشتے انکی مدد کے لیۓ آوینگے وہ اہل بدر
سے سَو گُنے زیادہ ہونگے کیونکہ بدر مین تین ہزار فرشتے آئے تہے اس دن تین
لاکہہ ہونگے تین نسخون مین تو عمق ہے قاموس مین عمور یہ ہے خلیج کا بہنے سے بند
ہونا جو دوسری روایت مین بلفظ فلق بحر آیا ہے در حقیقت معجزہ ہے رسول خدا
صلعم کا بعض علمار نے جو یہہ کہا تہا کہ کسی نبی کا کوئی معجزہ نہین ہے مگر مثل اوسکے
رسول خدا صلعم کے لیئے بہی ایک معجزہ ہے سو ٹہیک بڑا آگے خدا جانے کہ مراد آنحضرت
صلعم کی کیا ہے **فائدہ** ایک روایت مین یون آیا ہے شرط کرینگے مسلمان موت کے
لیۓ ایک گروہ کو کہ نہ پہرین وہ مگر غالب ہو کر پس لڑینگے یہانتک کہ انکے بیچ مین رات
حاجز ہو جاویگی نہ یہہ غالب ہونگے نہ وہ پہر اوسیطرح ایک گروہ کو مقرر کرینگے کہ وہ
نہ پہرین مگر ساتہہ غلبہ کے تین دن تک یون ہی بے غلبہ رجوع کیا کرینگے جب چوتہا
دن ہوگا بقیۂ اہل اسلام حملہ کرینگے اللہ تعالے کفار کو شکست دیگا بڑی بہاری
لڑائی ہوگی ایسے مارے جاوینگے کہ مثل اوسکے نہ دیکہا نہ سنا یہانتک کہ جو
پرندہ اونکی طرف سے گذریگا وہ اونکو پیچہے نہ چہوڑے گا یہانتک کہ مرکر گر پڑیگا
یعنی بعد مسافت کے سبب سے ایک باپ کی اولاد کو شمار کرینگے سو نفر مین کسیکو
باقی نہ پاوینگے مگر ایک نفر کو پہر نہ میراث تقسیم ہوگی نہ غنیمت کی کچہہ خوشی بچا انس
عورت کے لیۓ ایک کار باری ہوگا مسلمان انکو مارتے قتل کرتے ہوئے قسطنطنیہ
کبری تک پہنچین گے عقد الدرر مین کہا ہے اس شہر کی سات فصیلین ہین عرض

فصیل کا جو محیط شہر ہے اکیس گز کا ہے ایک سو دروازے ہین دوسری فصیل جو شہر سے ملی ہوئی ہے اوسکا عرض دس گز ہے یہہ شہر کنارہ خلیج پر بحر رومی ہین متصل بلاد روم و اندلس کے واقع ہے انتہےٰ مہدی اپنا جھنڈا دریا پر گاڑ کر نماز فجر کے لئے وضو کرنا چاہین گے پانی دریا کا ہٹ جاویگا یہانتک کہ اوس ناحیہ ہی سے الگ ہوجاویگا یہہ لوگون کو پکارین گے کہ آؤ پار چلو اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا جسطرح بنی اسرائیل کے لئے پھاڑ دیا تھا یہہ سب اوتر کر روبرو شہر کے تکبیرین کہین گے اوسکی دیوارین گر پڑینگی پھر تکبیر کہین گے پھر اور تکبیر کہین گے تیسری بار کی تکبیرون مین قریب بارہ برج کے ڈہے پڑین گے یہہ شہر فتح کر کے ایک سال تک وہان رہین گے مسجدین بناوینگے پھر ایک دوسرے شہر مین داخل ہونگے وہان مال ڈہالون سے تقسیم کرتے ہونگے کہ ناگہان ایک چلانے والا کہیگا تمہارے پیچھے شام مین دجال آگیا ہے یہہ وہان سے پھر کہڑے ہونگے یہہ خبر بے اصل نکلے گی چھوڑنے والا لینے والا دونون نادم ہونگے پھر ایک ہزار جہاز طیار کر کے مقام عکہ سے اونپر سوار ہونگے یہہ سب اہل مشرق و مغرب و شام و حجاز ایک آدمی کے دل پر ہو کر طرف رومیہ کے چلین گے **فائدہ** عبد اللہ بن بشر مازنی نے کہا اے برادرزادے شاید تو فتح قسطنطنیہ کو پاوے خبردار کہ تو اپنی غنیمت کو وہان چھوڑ دے اسلئے کہ اوسکی فتح اور دجال کے نکلنے مین فقط سات ہی برس ہین اسکو ابو نعیم بن حماد نے فتن مین روایت کیا ہے **فائدہ** بیت المقدس کا خزانہ زیور جو طاہر بن اسمار نے وقت جنگ بنی اسرائیل کے لیلیا تھا وہ اوسوقت نکلیگا طاہر نے اونکو قید کیا تھا سارا زیور ایلیا کا لے لیا تھا کچھہ آگ مین جلا دیا تھا ایک ہزار سات سو جہاز بھر کے براہ دریا رومیہ مین لے آیا تھا حذیفہ نے کہا مین نے رسول خدا کو سنا فرماتے تھے

مہدی اسکو نکالکر بیت المقدس مین لے آوینگے عقد الدرر مین کہا ہے کہ یہہ رومیہ اُمّ
بلاد روم ہے اسکے مالک کا لقب باب ہے دین نصرانیت کا حاکم بہی ہے مثل خلیفہ
کے مسلمانون مین بلاد مسلمین مین مثل و نظیر اس شہر کا نہین ہے مورخین نے صفت
رومیہ مین عجائب ذکر کیئے ہین کہ دنیا کے کسی شہر مین سننے نہین گئے قسطنطنیہ اسکے
قریب ہے یہان بہی مسلمان چار تکبیر کہین گے شہر کی دیوار گر پڑیگی چہہ لاکہہ آدمی
سے لڑائی ہوگی بیت المقدس کا زیور تابوت سکینہ مائدہ بنی اسرائیل پارہ ہاے
الواح حلہ آدم عصاے موسی منبر سلیمان من دو قفیز یہان سے برآمد کرین گے
یہہ وہی من ہے جو بنی اسرائیل پر اوترا تہا دودہ سے بہی زیادہ سفید تہا
۱۱ پہر ایک دوسرے شہر پر آوینگے جسکو قاطع کہتے ہین اسکا طول ہزار میل عرض
پانسو میل دروازے تین سو ساٹہہ ہر دروازہ سے ایک ہزار جنگی نکلین گے
یہہ شہر دریا پر ہے یہان جہاز نہین چلتا پوچہا کسلیئے فرمایا کچہہ گہرا نہین ہے اسپر سے
یون ہی گذر کرتے ہین اللہ نے اسکو منافع بنی آدم کیا ہے اسمین جو قعر ہین انمین
ناؤ چلتی ہے یہان چار تکبیر کہین گے یہہ گر پڑیگا اس شہر مین جو کچہہ ہوگا اسکو لوٹ
کہسوٹ لینگے یہان سات برس قیام کرکے بیت المقدس مین آوینگے سنین گے
دجال نے یہود اصفہان مین خروج کیا ہے ایک روایت مین یون ہے پہر اوس
شہر پر آوینگے جسکو قاطع کہتے ہین یہہ دریاے اخضر کے کنارے پر ہے جو ساری
دنیا کو گہیرے ہوئے ہے اسکے بعد کچہہ نہین مگر علم اللہ عزوجل کا اسکا طول
ہزار میل کا عرض پانسو میل کا ہے یہان تین تکبیرین کہین گے دیوارین
شہر کی گر پڑین گی ایک کرور مقاتل سے مقابلہ ہوگا پہر مہدی وہان سے ہزار
جہاز مین بیٹہہ کر طرف قدس کے آوینگے شام فلسطین مین درمیان عکہ و صورہ
و عسقلان و غزہ کے فروکش ہونگے جتنا مال یہان ہوگا وہ سب برآمد کرینگے پہر

دجال کے نکلنے تک بیت المقدس مین ٹھہرینگے فسطاط یعنی خیمہ گاہ مسلمانون کا ملحمۂ کبریٰ مین دمشق ہوگا قریب خروج دجال کے بیت المقدس ہوگا **فائدہ** ان روایات سے معلوم ہوا کہ جب مہدی علیہ السلام اور اونکے ہمراہی مسلمان قسطنطنیہ کبریٰ رومیۂ کبریٰ قاطع فتح کرلینگے تب دجال نکلیگا ظہور مہدی سے اسوقت تک سات برس گزرینگے باب کو آجکل پوپ کہتے ہین انکی جگہہ فی الحال اٹالی ہے اٹالی کا نام عربی مین ایطالیہ ہے مراد رومیہ سے یا تو یہی شہر ہے یا رومیہ اوسوقت کوئی اور شہر ہوگا واللہ اعلم **تنبیہ** دجال سارے آفاق مین پھریگا کوئی شہر نہ بچے گا جہان ذوالقرنین کا گذر ہوا ہے مگر یہہ بھی وہان جا پہنچیگا کوئی جہاز نہ بچیگا مگر ہلاک ہوجاویگا آنحضرت صلعم سے روایت ہے دنیا کے مالک دو مومن دو کافر ہوئے مومن تو ذوالقرنین و سلیمان علیہ السلام مین کافر نمرود و بخت نصر مین قریب ہے کہ ایک پانچوان مالک میری عترت یعنی اولاد ونسل سے ہوگا وہ مہدی ہین ابن مردویہ نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ اصحاب کہف مہدی کے اعوان ہونگے اہل علم نے کہا حکمت اس تاخیر مین اس مدت تک یہی ہے کہ یہہ بھی شرف دخول امت محمد صلعم حاصل کرین یہہ انکا اکرام ہے **فائدہ** یہہ بھی آیا ہے کہ پہلا نشان جسکو مہدی کھڑا کرینگے طرف ترک کے بھیجین گے ظاہر یہہ ہے کہ یہہ فتوحات مدت صلح روم مین ہونگی اسلئے کہ جب وہ مشغول بجنگ ترک ہونگے تو پھر اونکو فرصت غیر کے لئے نہین ملیگی جا بجا اونکا بڑا چھوٹا لشکر روانہ ہوگا یہہ نسبت کہ وہ سب آفاق مین داخل ہونگے بطور مجاز ہے **تنبیہ** کئی طریق سے آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے ملحمۂ عظمیٰ فتح قسطنطنیہ خروج دجال سات مہینے کے اندر ہوگا ایک روایت مین سات برس آئے ہین ابوداؤد نے سنن مین کہا روایت سات برس کی صحیح تر ہے یعنی روایت ہفت

ماہ سے **تنبیہ** مدت مین ملک مہدی کی مختلف روایتین آئی ہین کسی مین
پانچ کسی مین سات کسی مین نو برس بتردید آئی ہین بعض مین یون ہے اگر کم
ہوئے تو پانچ زیادہ ہوئے تو نو برس ہین بعض مین اونیس برس کچھہ مہینے
بہی آئے ہین بعض مین بیس برس بعض مین چوبیس برس بعض مین تیس برس
بعض مین چالیس برس وارد ہین منجملہ انکے نو برس روم یعنی نصاریٰ سے
صلح رہیگی ابن حجر مکی نے مختصر مین کہا ہے اگر یہہ سب روایات درست ہون
تو جمع یون ہو سکتی ہے کہ ملک انکا متفاوت الظہور والقوۃ ہوگا اس صورت
مین اکثر مدت سے مراد ساری مدت ملکداری ہے اقل سے مراد غایت ظہور ہے
اوسط سے مراد وسط حال ہے انتہےٰ اس بات کے کئی وجوہ ہین ایک یہہ کہ
آنحضرت صلعم نے اپنی امت کو خصوصاً اپنی اہلبیت کو بشارتین دی ہین فرمایا ہے
ظلم وجور کے عوض اللہ انکو عدل وانصاف دیگا اللہ کے کرم کے لائق یہی بات
ہے کہ مدت عدل کی اوتنی ہی ہو جتنی مدت تک ظلم وفتن رہے سات یا نو سال
اقل درجہ اس مدت کا ہے دوسری بات یہہ ہے کہ مہدی ساری دنیا کو فتح
کرلینگے جسطرح ذوالقرنین وسلیمان علیہ السلام نے فتح کیا تہا سارے آفاق مین
داخل ہونگے جیسا کہ بعض روایات مین آیا ہے سب شہرون مین مساجد بناوینگے
بیت المقدس کو آراستہ پیراستہ کرینگے اسمین شک نہین کہ نو برس کی مدت
یا اس سے کم مین یہہ ساری سیاحت نہین ہو سکتی ربع یا خمس معمور مین بہی کوئی
نہین پہر سکتا چہ جاے اسکے کہ سب دنیا مین پہر آوے پہر جہاد کرنیکا سامان
جہاد طیار کرنے کا ترتیب لشکر کا بنا ء مساجد کا کیا ذکر ہے تیسرے یہہ کہ انکے
زمانے مین عمرین دراز ہونگی اعمار کا طول مستلزم ہے طول زمان کو ورنہ یہہ
کچھہ طول انکے زمانہ کا نہوا نو سال یا کم اس سے کچھہ طول مین داخل نہین ہے

بہ جہت تھے کہ نو برس روم سے انکی صلح رہیگی ایک سال قسطنطنیہ مین قیام کرینگے
سات برس قاطع مین رہین گے وہان جانا انکا دوبارہ ہوگا دوسری بار مین کئی
سال کے بعد واپس آوینگے مدت قتال سفیانی کی اور نقض بیع بعد تین سال
کے ہے ہند کی فتح سارے شہر نکالے لینا ہے کئی برس مین ہوگا یہہ سب احوال
روایات مین آیا ہے نو برس سے بہت زیادہ مدت مین یہہ سب ہوگا غرضکہ تحدید
ساتھ سات برس کے باعتبار مدت استیلا رکے ہے جمیع معمورہ پر حدیث کے یہہ
معنی ہوئے کہ سات برس تو کامل طور پر مالک رہین گے سارے اہل ارض پر یعنی
بعد فتح شہر قاطع کے رہے نو برس سو وہ باعتبار فتح قسطنطنیہ کے ہین اونیس برس
باعتبار مدت قتل سفیانی اور داخل ہونے سب خلق کے دائرۂ اطاعت اسلام
مین ہین اسلئے کہ نو برس تک تو روم یعنی نصاری سے صلح رہیگی دس برس
شغل حرب اور تملک ممالک مین گزرینگے بیس برس بطریق جبر کسر کے ہین چوبیس
برس باعتبار مدت خروج کے طرف شام کے اور داخل ہونے سفیانی کے انکی
بیعت مین ہین تیس سال باعتبار نکلنے کے مکے مین غالب ہونیکے زمین حجاز
پر ہین چالیس برس باعتبار کل مدت ملک کے ہین اس مدت مین پہلے طائف
مین نکلین گے امیر مکہ کو قتل کرینگے پھر غائب ہوجاوینگے اسی زمانہ مین ہاشمی
کا خروج خراسان مین ہوگا وہ بہتر مہینے تلوار کاندھے پر رکھیگا جسطرح بعض
روایات مین آیا ہے یہہ جمع بہتر ہے اسبات سے کہ بعض روایات ساقط کئے
جاوین اسمین بھی شک نہین کہ جمع مقدم ہے ترجیح پر جبتک کہ ہو سکے آگے خداو
رسول کو علم ہے کہ کیا مراد ہے اس سے بھی کوئی امر مانع نہین کہ یہہ نو برس
بالکل بعد نزول عیسیٰ وقتل دجال کے ہون اسلئے کہ عیسیٰ علیہ السلام مہدی سے
انکا ملک نہ چھینین گے کیونکہ امام کا قریشی ہونا چاہیے جب تک کہ لوگون مین

دو آدمی بہی موجود ہون عیسیٰ علیہ السلام انکے وزیر خاص ہونگے تابع رہین گے
نہ یہہ کہ انپر امیر ہون اسی لئے انکے پیچہے نماز پڑہین گے انکی پیروی کرینگے جسطرح
حدیث جابر مین نزدیک مسلم کے آیا ہے کہ عیسیٰ مہدی سے جب وہ نماز مین پیچہے ہٹنے
لگین گے کہین گے بعض تمہارے بعض پر امیر ہین اللہ نے اس امت کو بزرگی
دی ہے پہہ جو بعض روایات مین آیا ہے کہ اس نماز کو مہدی پڑہاوینگے پہر عیسیٰ
امام ہونگے یہہ کچہہ اعتراض نہین ہے اسلیئے کہ جب امامت و امارت مہدی کے ثابت
ہو چکے تو اب اگر مہدی اونکو امام نماز مقرر فرما دین تو جائز ہے اسلیئے کہ وہ
افضل ہین اونکی افضلیت سے یہہ لازم نہین آتا کہ خلیفہ بہی وہی ہون کیونکہ
خلافت مفضول کی باوجود فاضل کے جائز ہے خصوصاً جبکہ فاضل غیر قریش ہو
ابن حجر نے کہا بعد نزول عیسیٰ کے قریش کو کوئی خصوصیت کسی چیز سے بدون
مراجعت عیسیٰ علیہ السلام کے باقی نرہیگی اس صورت مین یہہ حدیث معارض ہوئی
کہ لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی فی الناس اثنان انتہٰی بے شک اس وجہ سے
بہت اشکالات دور ہوتی ہین جیسے یہہ بات کہ زمانہ ان دونون کا موصوف برکت و
امن ہوگا اور وہ زمین کو عدل سے بہر دینگے صلیب کو توڑینگے سور کو قتل
کرینگے کیونکہ زمانہ ایک ہی ہوگا کبہی کوئی بات انکی طرف منسوب کیگئی کبہی اونکی
طرف اسبات کا استیناس اس حدیث سے بہی ہوتا ہے کیف انتم اذا نزل فیکم
ابن مریم حکما مقسطا و امامکم منکم تم کیا کروگے جب ابن مریم تم مین اوتر کر
آوینگے وہ حاکم عادل ہونگے تمہارے امام تم مین سے موجود ہون گے لفظ حکماً
مقسطاً سے جو امامت عیسیٰ علیہ السلام کی سمجہی جاتی تہی اوسکو یہہ کہکر و امامکم
منکم دور کر دیا ہے ظاہر یہہ ہے کہ مراد امامت نماز نہین ہے اسلیئے کہ مراد ثابت
کرنا اتباع عیسیٰ علیہ السلام کا ہے شریعت اسلام کو یہہ خلیفہ کی رعیت ہون گے

ایک مرد منجملہ آحاد امت کے ہونگے وباللہ التوفیق **فائدہ** خاتم الرسل کے مرتبہ کو دیکھنا چاہیئے کہ ایسا پیغمبر جو کلمۂ خدا اور روح اللہ ہے زمان آخرین انکی امت مین داخل شامل ہوگا یہہ رتبہ تو دنیا مین پایا جاویگا آخرت مین پورا پورا رتبۂ مزیت سب انبیاء و رسل پر ظاہر ہوگا انشاء اللہ تعالے اسلیئے کہ محل ظہور عظمت سید المرسلین تو وہی دن ہے جسکے بعد پہر کوئی دوسرا دن نہین ہے

تکملہ ابن عربی امام صوفیۂ صافیہ رحمہ نے فتوحات مکیہ کے باب تین سو چہیاسٹہہ مین لکہا ہے اللہ کا ایک خلیفہ ہے عترت رسول خدا اولاد فاطمہ سے اوسکا نام موافق نام رسول خدا صلعم کے ہوگا جدّ اوسکے حسین بن علی ہین سعید ترین مردم ساتہہ اوسکے اہل کوفہ ہونگے پانچ یا سات یا نو برس زندہ رہین گے یہہ جسوقت نکلین گے زمین ظلم و جور سے بہر چکی ہوگی یہہ اوسکو عدل و انصاف سے بہر دینگے اثر رسول اللہ صلعم کا اقتدا کرینگے ذرا بہول چوک نہوگی انکے ساتہہ ایک فرشتہ ہوگا جو انکی درستی کرتا رہیگا وہ فرشتہ دکہائی ندیگا یہہ متحمل بردبار ہونگے ضعیف کو قوت دینگے مہمان کی میزبانی کرینگے حق حادثون مین اعانت فرماوینگے وہ کرینگے جو کہین گے وہ کہین گے جو جانتے ہین وہ جانین گے جو دیکہتے ہین اللہ تعالے ایک رات مین انکو درست کردیگا ظلم کو ظالمونکو مٹا دینگے دین کو قائم کرینگے اسلام مین جان پہونکین گے اوسکو بعد ذلت کے عزت بخشین گے بعد موت کے زندہ کرینگے انکے زمانے مین رانکو آدمی جاہل بخیل ڈرپوک ہوگا صبح کو اعلم اکرم اشجع ہوجاویگا جزیہ لینا موقوف کردینگے خدا کی طرف تلوار کے ذریعہ سے بلاوینگے جو نمانے گا مارا جاویگا جو ان سے جہگڑے گا وہ کامیاب نہوگا جو دین سچ مچ ہے اوسکو ظاہر کرینگے کہ اگر رسول خدا صلعم زندہ ہوتے تو اوسیکا حکم کرتے جتنے مذہب ہین انکو زمین سے اوٹہا دینگے یہی دین خالص باقی رہ جاویگا

انکے دشمن علما و اہل اجتہاد ہونگے اسلیئے کہ انکو دیکھین گے کہ خلاف مذہب ائمہ حکم
کرتے ہین یہہ لوگ ناخوشی سے اونکے حکم مین داخل ہونگے تلوار و دبدبے کے
ڈرسے اوس چیز کے لالچ سے جو اونکے پاس ہے انکا دشمن کھلم کھلا کوئی نہوگا مگر
یہی فقہ والے بالخصوص کیونکہ انکی ریاست باقی نرہیگی عام لوگون سے کچہہ امتیاز
نہوگا بلکہ کسی حکم کا علم بہی انکو باقی نرہیگا مگر تہوڑا سا رہے جہان سے خلاف احکام
کا ان امام صاحب کے ہونے سے اوٹہہ جاویگا اگر انکے ہاتہہ مین تلوار نہوتی
تو فقہا انکے قتل کا فتوی دیتے لکن اللہ تو انکو سیف و کرم کے ساتہہ ظاہر
کریگا اسلیئے یہہ لوگ طمع کرینگے ڈرینگے اونکا حکم بغیر ایمان کے مانین گے دلمین
اونکے برخلاف ہونگے عامہ مسلمین نسبت خواص کے زیادہ تر ان سے خوش
ہونگے اہل کوفہ سب سے زیادہ اسبات مین نجتا ورہین اہل حقائق مین جو عارف
باللہ ہین وہ شہود و کشف و تعریف الٰہی کی راہ سے انسے بیعت کرینگے انکے ہمراہ
مردان خدا ہونگے جو انکی دعوت کو قائم کرینگے انکے مددگار رہین گے یہی لوگ انکے
وزیر ہین کہ بار مملکت کو اوٹہا وینگے جو بوجہہ اللہ نے مہدی پر رکہا ہے اوسمین
انکی مدد کرینگے یہہ نو آدمی ہونگے جو قدم بقدم رجال صحابہ کے ہین صدقوا ما
عاھدو اللہ علیہ یعنی جو عہد اللہ سے کیا ہوگا اوسکو سچا کر دکہائین گے یہہ سب
عجمی ہونگے انمین کوئی عربی نہوگا مگر بات عربی ہی زبان مین کرینگے انکے لئے ایک حافظ ہوگا
جو انکی جنس مین سے نہین ہے اوسنے کبہی نافرمانی خدا کی نہ کی ہوگی یہہ حافظ
اخص وزرا، افضل امنا رہوگا گویا یہہ اشارہ ہے طرف عیسی علیہ السلام کے
اسلیئے کہ سوا انبیا کے کوئی دوسرا معصوم نہین ہے اسلیئے انکا وزیر اخص ہوگا
انتہی رہی عصمت مہدی کی سوا نہین کی حکم مین ہے جسطرح کلام مابعد انکا
اسطرف اشارہ کرتا ہے یا یہہ اشارہ ہے طرف اوس فرشتے کے جو اونکو درست

کرتا رہیگا چنانچہ یہہ لفظ کہ وہ حافظ انکی جنس کا نہین ہے موید اسی بات کا ہے
کیونکہ عیسیٰ انکی جنس کے ہین اسلئے کہ بشر ہین لکن کبہی اطلاق جنس کا صنف پر بہی
ہوتا ہے اس صورت مین یہہ اطلاق عیسی پر بہی صادق آسکتا ہے اسلئے کہ
وہ بنی اسرائیل مین رہے اعاجم سو اگرچہ اطلاق لفظ عجم کا ماسواے عرب پر ہوتا
ہے لکن غالب اطلاق اس لفظ کا فارس پر آتا ہے اس صورت مین عیسیٰ انکی
جنس کے نہ ٹہہرے یعنی انکے گمان مین واللہ اعلم **تنبیہ** اسکے بعد فتوحات
مین یہہ لکہا ہے کہ زمانہ مہدی کا آگیا اونکے وقت نے تم پر سایہ ڈالا چوتہا قرن
جو بعد تین قرن مشہود لہا بالخیر کی ہے وہ ہوچکا اسی قرن سے نشر اہوا سفک
دما کثرت فساد ذیاب کا بلاد مین افساد ظاہر ہوا یہانتک کہ جور کا سیلاب بہ
نکلا عدل کا دن گیا ظلم کی رات آ گئی انکے شہید بہترین شہدا ہین انکے امین
بہترین امنا ہین اللہ تعالےٰ ایک گروہ کو انکا وزیر کریگا اس گروہ کو اللہ تعالےٰ نے
پردۂ غیب مین چہپا رکہا ہے کشف وشہود کی راہ سے اونکو حقائق پر آگاہ
کردیا ہے جو اللہ کا حکم اوسکے بندون مین ہے اوسپر مطلع فرمادیا ہے انہین
کے مشورے سے بزرگی ملیگی یہہ عارف ہین اون امور کے جو اوسوقت پیش
ہونگے رہے مہدی سو وہ صاحب سیف حق صاحب سیاست ہین اللہ کیطرف
سے یہہ ہر مرتبہ ومنزلت کے قدر دان ہون گے کیونکہ خلیفہ راست باز ہین پرند
جانور کی بولی سمجہین گے انکا عدل انس وجن مین سرایت کرجاویگا قال
تعالےٰ وکان حقا علینا نصر المؤمنین ہم پر مدد کرنا ایمان والون کا ثابت ہے
یہہ وزرا اس آیت کو اپنے دن کی سیرت رات کی کہانی کرینگے اس آیت
سے خدا انکو سچا علم بخشیگا کیا حال مین کیا ذوق مین یہہ جان لینگے کہ صدق
تو یہی خدا کی تلوار ہے زمین مین جو کوئی اس تلوار کو لیکر کہڑا ہوگا یا اس وصف

کے ساتھہ متصف ہوگا اللہ تعالے اوسکی مدد کریگا کیونکہ صدق خدا کی ایک صفت
ہے صادق اوسکا نام ہے امام مہدی جب یہہ بات معلوم کرینگے اوسپر عامل ہونگے
اس بنا پر سارے اہل زمانہ سے زیادہ تر صادق ٹھہرینگے انکے وزرا رہادی یہہ
مہدی ہونگے یہہ علم باللہ انکو ہاتھہ سے ان وزرا نیر کے حاصل ہوگا انتہی
فائدہ قیام وزارت مہدی مین کل نو امر درکار ہین ۱ پرکہہ کہ جسکو خدا کی
طرف بلاوینگے سمجھہ بوجھہ کر بلاوینگے ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعن سو
جسطرح رسول خدا سے اس بلانے مین بہول چوک نہین ہوئی اسیطرح سی مہدی
سے کہ تابع رسول صلعم ہین خطا نہوگی ۲ اللہ کے خطاب کا پہچاننا وقت القار
کے کوئی بشر خدا سے بات نہین کرسکتا مگر وحی کی راہ سے یا پردہ کے پیچھے سے
یا خدا کسیکو اوسکے پاس بہیجے ۳ علم ترجمہ کا کہ جو بات خدا کی طرف سے القا ہوگی
اوسکا ترجمہ ٹہیک ٹہیک کردینگے ۴ مقرر کرنا مراتب والیان امور کا جسکو جس لائق
میزان اعتبار مین تول لینگے اوسکو اوسیطرح کی خدمت سپرد کردینگے ۵ رحمت
کرنا غصے مین مگر حدود و تعزیرات مین کہ وہ جگہہ غصے کی ہے نہ محل رحم کا ۶ علم
حاجات مملکت کا رزق وغیرہ سے کہ کسکو کیا چاہیے ۷ علم تداخل امور کا کہ کس بات
کو کس پیرایے مین کرنا چاہیے کسی حکم مین انکو کچھہ دہوکا نہ پڑیگا مہدی کو علم قیاس
نہوگا جو کچھہ خدا القا کریگا یا فرشتہ بتاویگا وہی حکم دینگے یہی وہ شرع حقیقی محمدی
ہے کہ اگر رسول خدا صلعم زندہ ہوتے اور یہہ معاملہ پیش آتا تو اوسمین وہی حکم
کرتے جو حکم یہہ امام کرینگے اللہ تعالے انکو شرع محمدی سکہا دیگا قیاس کرنا باوجود
نصوص کے انپر حرام ہوگا اسی لیے انکے حق مین آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے یقفو
اثری ولا یخطی اس لیے ہم نے جان لیا کہ وہ متبع ہونگے نہ موجد شرع حکم مین خطا
کرنے سے معصوم ہونگے اسلیے کہ حکم رسول کیطرف سے کوئی نسبت خطا کی نہین ہوسکتی

کیونکہ رسول اپنے جی سے بات نہین کہتا ہے وہ تو جو کچھہ کہتا ہے وحی سے کہتا
ہے باقی حالات مین محفوظ ہونگے کیونکہ عصمت نہین ہے مگر واسطے انبیا رکے
سو یہہ نبی نہین ہین بلکہ ایک ولی ہین اولیا رخدا محفوظ ہوتے ہین نہ معصوم
۸ پورا کرنا لوگون کی حاجت کا امام پر یہہ بات متعین ہے کہ مصالح خلق مین کوشش
کرے اللہ نے امامون کو اسی لئے مقدم کیا ہے اماموں کے سب کام دوسرون
کی درستی حاجت برآری کے لئے ہوتے ہین نہ اپنی جان کے لئے جو بادشاہ
سواے امور رعیت کے کسی اور کام مین مشغول ہو انکی حاجت برآری نکرے تو
سمجھو کہ وہ اس مرتبہ سے الگ ہے اوسمین اور عام لوگون مین کچھہ فرق نہین ہے
۹ واقف ہونا اوس علم سے جسکے طرف زمانۂ امامت مین حاجت پڑتی ہے بالخصوص
مہدی کو تو خدا کیطرف سے مراد خدا تعالے پر آگاہی حاصل رہیگی قبل اسکے کہ وہ بات
واقع ہو جس کام کا خدا کرنا چاہیگا ایک دن پہلے اوس کام کے ہونے سے انکو معلوم
ہو جاویگا کہ یہہ بات اسطرح پر ہوگی یہہ اوس کام مین اگر خلق کا بہلا ہے تو خاموش
رہین گے اگر اونپر بلا ہے تو تضرع و زاری کرینگے اللہ تعالے اپنی رحمت و فضل
سے اوس بلا کو دور کر دیگا انکی دعا قبول ہوگی جس حادثے مین کشف سے کوئی
حکم معلوم نہوگا اوسکو ملحق بمباح کرینگے خدا کے حکم نہ بتانے سے جان لین گے
کہ حکم شرع کا یہی ہے کیونکہ یہہ رائے و قیاس سے معصوم ہونگے جو شخص پیغمبر نہین
ہے قیاس کرنا اوسکا دین خدا مین گویا حکم کرنا ہے اللہ پر ساتھہ اوس چیز کے
جو نامعلوم ہے اور جو بات اونکو خدا کے بتانے سے یا کشف سے معلوم ہوگی وہی
حکم شرع محمدی کا اوس مسئلے مین ہوگا بعض اوقات خدا اونکو بتاویگا کہ یہہ کام
مباح ہے سو جس بات مین مصلحت رعایا ہوگی وہی کرینگے انکی ذات بمنزلہ رسول
خدا صلعم سراسر رحمت ہوگی یہہ نو کام ہین جو کسی امام کو ائمۂ دین مین سے مجموعاً

حاصل نہ ہونگے قیامت تک مگر ان امام مہدی علیہ السلام کو میسر ہونگی انکے لئے آنحضرت صلعم نے نص کی ہے کہ یقفو اثری ولا یخطے ایسی نص کسی دوسرے امام کے لئے جو بعد عہد نبوت آئے ہین نہین فرمائی خطا سے انکو محفوظ بتایا ہے اپنا تبع سنت ثابت کیا ہے پھر فتوحات مین کہا کہ عیسیٰ انکے زمانے مین اوترینگے سفید منارہ شرقی مسجد دمشق سے لوگ اوسوقت نماز عصر مین ہونگے امام انکو دیکھکر الگ ہوجاوینگے یہہ آگے بڑھ کر لوگونکو نماز پڑھاوینگے مطابق سنت رسول خدا صلعم کے **تنبیہ** یہہ کچھہ اوس روایت کے خلاف نہین ہے جسمین یہہ آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نماز صبح مین مقتدی مہدی ہونگے کہین گے اقامت نماز تمہارے ہی لئے کہی گئی ہے اسلئے کہ مہدی وقت نزول عیسیٰؑ کے بیت المقدس مین ہونگے یہہ دمشق مین اوترینگے وہ امام جو انکو دیکھکر الگ ہوجاویگا کوئی امیر مہدی کیطرف کا دمشق پر ہوگا نہ خود مہدی یہہ نماز عصر کی ہوگی یہود و نصاریٰ مسلمان سب اکٹھے ہونگے امامت مہدی کی نماز مین اقتدا عیسیٰ کی اونکے ساتھہ نماز صبح مین ہوگی وہان یہی خالص مسلمان ہونگے نہ اور کوئی **تنبیہ** یہہ جو گذر چکا کہ سات یا نوبرس خلافت مہدی کی زمانۂ عیسیٰ علیہ السلام مین ہوگی کچھہ خلاف اوس حدیث کے نہین ہے جسمین یہہ آیا ہے لن تہلک امۃ انا اولہا والمہدی فی اوسطہا وعیسیٰ فی آخرہا اسلئے کہ مہدی نزول عیسیٰ سے پہلے ہونگے تیس برس سے زیادہ عیسیٰ اونکے بعد کچھہ اوپر تیس برس تک رہین گے اسلئے کہ ایک روایت مین ٹھہرنا مہدی کا چالیس برس تک آیا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا ٹھہرنا پینتالیس برس وارد ہوا ہے سو مدت انکے اجتماع باہمی کی سات یا نوبرس ہوگی باقی مدت جدائی کی ہے **تنبیہ** اشاعہ مین ہے تجھے معلوم ہوچکا کہ احادیث وجود مہدی کی نکلنا اونکا آخر زمانے مین ہونا اونکا عترت رسول خدا اولاد

فاطمہ علیہا السلام سے حد تواتر معنوی کو پہونچ گیا ہے پھر انکار کیے کیا معنی اسیلیے
آیا ہے کہ جو کوئی تکذیب دجال کی تکذیب مہدی کی کریگا وہ کافر ہو جاوے گا
رواہ ابو بکر الاسکاف فی فوائد الاخبار والو القاسم السہیلی فی شرح السیر لہ
رہی یہہ بات کہ بعض احادیث مین یون آیا ہے کہ لا مهدی الا عیسیٰ بن مریم
سو قطع نظر اسکے کہ یہہ حدیث نزدیک حفاظ حدیث کے ضعیف ہے اسکی تاویل یہی
ہوسکتی ہے بلکہ واجب ہے یعنی نہین کوئی قول مہدی کے لیے مگر بشورت عیسیٰ
اگر یہہ بات ہم مان لین کہ عیسیٰ وزیر مہدی علیہما السلام ہونگے یا یہہ مراد ہے کہ
کوئی مہدی معصوم نہین ہے مگر عیسیٰ اسلیے کہ بعد عیسیٰ علیہ السلام کے امرار
مخاطین ہونگے شرح عقائد تفتازانی سے جو نفی مہدی اسی حدیث کی بنا پر سمجھی
جاتی ہے اوسپر وہ ہوگا نہ کہا ئیو اسلیے کہ حدیث لا مهدی الا عیسیٰ ضعیف ہے
احادیث صحیحہ کے خلاف ہے حافظ ابن القیم نے کتاب النار مین لکھا ہے کہ اس
حدیث کو ابن ماجہ نے طریق محمد بن خالد جندی سے اوس نے ابان بن صالح سے
ابان نے حسن سے حسن نے انس بن مالک سے انس نے جناب رسول خدا صلعم
سے روایت کیا ہے ابن ماجہ اس روایت مین محمد بن خالد سے متفرد ہین محمد بن
حسن اسنوی نے کتاب مناقب شافعی مین کہا ہے محمد بن خالد نزدیک ان
والون کے کہ اہل علم و نقل ہین غیر معروف ہے احادیث رسالت ذکر مہدی مین
مہدی کی اہلبیت سے ہونے مین متواتر ہین بیہقی نے کہا محمد بن خالد متفرد ہے
ساتھہ اس حدیث کے حاکم نے کہا وہ مجہول ہے حدیث کی سند مین اختلاف ہے
اوس نے ابان ابن ابی عیاش سے ابان نے حسن سے حسن نے رسول خدا
صلعم سے روایت کیا ہے پس مرجع حدیث کا طرف روایت محمد بن خالد کے ٹھہرا
وہ مجہول ہے ابان بن ابی عیاش متروک ہے حسن کی روایت منقطع ہے جو احادیث

ظہور مہدی مین آئی ہین وہ اس حدیث سے سند مین زیادہ تر صحیح ہین جیسے
حدیث ابن مسعود لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذلک الیوم حتے
یبعث رجل من امتی او من اہل بیتی الحدیث رواہ ابو داؤد والترمذی و
قال حسن صحیح وفی الباب عن علی وابی سعید وام سلمۃ وابی ہریرۃ
پہر ترمذی نے بعد روایت حدیث ابی ہریرہ کے یون کہا کہ یہہ صحیح ہے ابن القیم
نے کہا اس باب مین حذیفہ بن الیمان ابی امامہ باہلی عبد الرحمن بن عوف عبد اللہ
بن عمرو بن العاص ثوبان انس بن مالک جابر ابن عباس وغیرہم سے بہی احادیث
آئی ہین **تنبیہ** ابن سیرین سے مروی ہے کہ مہدی بہتر ہین ابی بکر وعمر سے
کہا کیا ان سے وہ بہتر ہونگے کہا لگتا ہے کہ بعض انبیاء سے بہی بہتر ہون ایک
روایت مین یون آیا ہے کہ ابو بکر وعمر ان سے بہتر نہین ہین سیوطی نے عرف
الجادی مین کہا یہہ اسناد صحیح ہے اور یہہ لفظ پہلے لفظ سے ہلکا ہے پہر کہا اوجہ
یعنی ارجح میرے نزدیک تاویل ہے ان دونون لفظ کی اوسطرح پر جسطرح
تاویل کی گئی ہے حدیث بل اجر خمسین منکم کی بسبب شدت فتن کے زمانہ مہدی
مین انتہے انشاء اللہ مین کہتا ہون تحقیق یہہ ہے کہ جہات تفضیل کی مختلف ہین ہمکو کسیکا
تفضیلات دینا کسی پر علی الاطلاق جائز نہین ہے مگر جبکہ رسول خدا صلعم اوسکو
فضیلت دین کبہی مفضول مین کوئی مزیت کسی اور راہ سے پائی جاتی ہے جو فاضل
مین نہین ہوتی فتوحات سے اوپر گذر چکا کہ مہدی حکم مین معصوم ہونگے اثر مین
مقتفی یعنی مقتدی رسول خدا صلعم ہونگے ان سے کبہی بہول چوک نہو گی اسمین
شک نہین کہ یہہ بات شیخین مین نہ تہی اور نو کام جنکا ذکر ہو چکا وہ سب کسی امام
مین ائمہ دین سے پہلے ان سے جمع نہین ہوئے ان جہتون سے تفضیل مہدی کی
شیخین پر جائز ہو سکتی ہے اگرچہ اونکو فضل صحبت مشاہدہ وحی سابقہ اسلام حاصل

واللہ اعلم **فائدہ** علی قاری نے مشرب وردی مین لکھا ہے ایک فضیلت مہدی
علیہ السلام کی یہہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے انکا نام خلیفۃ اللہ رکھا ہے ابوبکر کو نہین
کہتے مگر خلیفہ رسول اللہ صلعم کا انتہے مین کہتا ہون یہہ بات درست ہے مگر ایک
روایت مین یون آیا ہے کہ جو کوئی اس امت مین امر بمعروف نہی عن المنکر کرتا ہے
یعنی سنت کا حکم دیتا ہے بدعت سے منع فرماتا ہے وہ خدا کا خلیفہ ہے زمین مین
اوسکا قال پس یہہ حدیث شامل ہے مہدی وغیر مہدی کو اتنا ہوسکتا ہے کہ مہدی
کے حق مین یہہ لفظ حقیقۃً ہو دوسرے کے لئے مجازاً واللہ اعلم **تنقیح**
قصۂ مہدی مین بیان چند علامات قیامت کا ہے اظاہر کرنا فرات کا ہے سونے
کے پہاڑ کو عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ یرفعہ لاتقوم الساعۃ حتی یحسر
الفرات عن جبل من ذهب یقتتل علیہ الناس فیقتل تسعۃ اعشارهم
اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے احمد ومسلم نے بھی اسکو ابی اوفی سے اخراج
کیا ہے آخر مین اتنا اور ہے حتی یقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون اسیطرح
مسلم نے ابی ہریرہ سے شیخین وابوداؤد نے بھی مختصراً ابوہریرہ سے یون
روایت کیا ہے یوشک الفرات یحسر عن کنز فمن حضرہ فلا یاخذ منہ شیئاً
نعیم بن حماد کی روایت مین ابی ہریرہ سے یون آیا ہے فیقتل من کل تسعۃ
سبعۃ فاذا ادرکتموہ فلا تقربوہ ان حدیثون کا ترجمہ پہلے گذرچکا ہے انمین
کچھہ ذکر اسکا نہین کہ یہہ واقعہ قبل مہدی کے ہوگا یا زمانہ مہدی مین یا بعد اونکے
۲ قتل نفس زکیہ کا ہے مجاہد نے کہا مجھہ سے ایک صحابی نے کہا اذا قتلت النفس
الزکیۃ غضب علیہم من فی السماء ومن فی الارض فاتی الناس المهدی فزفوہ
کما تزف العروس الی زوجها لیلۃ عرسها رواہ ابن ابی شیبۃ عمار بن
یاسر نے کہا اذا قتلت النفس الزکیۃ واخوہ یقتل بمکۃ ضیعۃ نادی

منادٍ من السماء ان امیرکم فلان وذلک المھدی رواہ نعیم بن حماد
ف یہ نفس زکیہ اور ہین وہ نفس زکیہ جو زمانہ خلیفہ منصور عباسی مین قتل
کیے گئے تھے موسیٰ بن عیسیٰ عم منصور نے اونکو قتل کیا تھا اور ہین اونکا نام محمد
نفس زکیہ بن عبد اللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن سبط تھا اون سے اہل مدینہ
نے بیعت خلافت کی تھی لوگ اوسوقت کہتے تھے مہدی یہی ہین یہہ مدینے مین مارے
گئے انکے بھائی ابراہیم بن عبد اللہ عراق مین قتل ہوئے ان دونون کے باپ
حبس مین مرگئے سم آنا کالے نشانون کا ہے طرف سے خراسان کے عن ثوبان
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلعم تطلع الرایات السود من قبل المشرق
فیقاتلونکم قتالا لم یقاتلہ قوم مثلہ فاذا رایتموہ فبایعوہ و لوحبوا علی
الثلج فان فیھا خلیفۃ اللہ المھدی رواہ ابن ماجۃ والحاکم اسکے یہہ معنی
ہین کہ یہہ نشان طرف مہدی کے آوینگے مہدی کی مدد کرینگے وعن ابن مسعود
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلعم یاتی قوم من قبل المشرق معھم رایات
سود فیسألون الخیر فلا یعطونہ فیقاتلون فینصرون فیعطون ما سألوا
فلا یقبلونہ حتی یدفعوھا الی رجل من اھل بیتی فیملأھا قسطا کما ملؤھا جورا
فمن ادرک ذلک منکم فلیاتھم ولو حبوا علی الثلج رواہ ابن ابی شیبۃ و
ابن ماجۃ یہہ کالے نشان اور ہین وہ کالے نشان جو واسطے مدد بنی عباس
کے آئے تھے ہر ایک نشان مشرق ہی کیطرف چلا تھا اہل خراسان لائے تھے بنی امیہ
سے لڑے تھے اور ہین انکی ٹوپیان سیاہ کپڑے سفید ہونگے اونکے سارے کپڑے
سیاہ تھے یہہ چھوٹے ہونگے وہ نشان بڑے تھے انکو ہاشمی لیکر آویگا اسکے مقدمہ
پر شعیب بن صالح تمیمی ہوگا اونکو ابومسلم خراسانی لیکر آیا تھا اونکی صراحت روایت
سعید بن المسیب مین مرسلاً یون آئی ہے قال رسول اللہ صلعم تخرج من المشرق

رایات سود لبنی العباس ثم یمکثون ما شاء اللہ ثم تخرج رایات سود صغار تقاتل رجلا من ولد ابی سفیان یہہ نشان بنی ابی سفیان سے لڑینگے وہ نشان بنی مروان سے لڑے تہے اس نشان کے لوگ مشرق کیطرف سے نکلکر اطاعت مہدی کرینگے اسکو نعیم بن حماد نے روایت کیا ہے غرضکہ ان دونون نشانون مین فرق ہے وہ نشان آچکے یہہ نشان آنیوالے ہین ۴ زمین کا سونے چاندی کو باہر پہینکدینا عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال ان ھذا الدین قد تم وانہ صائر الی النقصان وان امارۃ ذلک ان تقطع الارحام ویوخذ المال بغیر حقہ وتسفک الدماء ویشتکی ذو القربۃ قرابتہ فلا یعود علیہ بشئ ویطوف السائل لا یوضع فی یدہ شئ فبینما ھم کذلک اذ خارت الارض خوار البقرۃ یحسب کل انسان انہا خارت من قبلھم فبینما الناس کذلک اذ قذفت الارض بافلاذ کبدھا من الذھب والفضۃ لا ینفع بعد شئ منہ ذھب ولا فضۃ رواہ ابن ابی شیبۃ ۵ ہونا خسف کا ہے نزدیک ایک معدن کے عن ابن عمر قال تخرج معادن مختلفۃ معدن منہا قریب من الحجاز تاتیہ شرار الناس یقال لہ فرعون فبینما ھم یعملون فیہ اذ حسر عن الذھب فاعجبھم معتملۃ اذ خسف بہ وبھم رواہ الحاکم وصححہ اس سے یہہ نہین معلوم ہوا کہ یہہ واقعہ مہدی سے پہلے ہوگا یا اونکے زمانے مین یا بعد اونکے مگر دوسری روایت آیندہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی سے پہلے ہوگا عن علی کرم اللہ وجہہ انہ قال الفتن اربعۃ فتنۃ السراء والضراء وفتنۃ کذا فذکر معدن الذھب ثم یخرج رجل من عترۃ النبی صلعم یصلح اللہ علی یدیہ امرھم رواہ نعیم بن حماد بسند صحیح علی شرط مسلم کئی سال ہوئے کہ ایکغل اوڑا تہا کہ مکہ یا مدینے کیطرف ایک پہاڑ مین سونے کی کان نکلی ہے پہر کچہہ اصل اوسکی تحقیق نہین ہوئی ۶ غوطہ بن غزلی دمشق کے

ایک گاؤن دہس جاویگا عن خالد بن معدان قال لا یخرج المهدی حتی یخسف بقریة بالغوطة تسمی حرستا رواہ ابن عساکر سے ہونا خسف کا بیدا مین عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلعم العجب ان ناسا من امتی یأتون البیت لرجل من قریش قد لجاء بالبیت حتی اذا کانوا بالبیداء خسف بهم فیهم المنتصر والمجبور وابن السبیل یهلکون مهلکا واحدا ویصدرون مصادر شتی یبعثهم الله علی نیاتهم رواہ البخاری ومسلم اس حدیث مین لفظ رجل من قریش کا آیا ہے ذکر مہدی کا صراحةً نہین آیا مگر دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ وہی خسف لشکر سفیانی کا ہے جو مہدی پر چڑہکر آویگا مہدی بہی ایک مرد قریش ہی مین سے ہین گو نسل حسن ولد فاطمہ ہون اس صورت مین ثبوت مہدی کا حدیث صحیحین سے بہی ہو سکتا ہے وعن صفیة ام المؤمنین قالت قال رسول الله صلعم لا ینتهی الناس عن غزو هذا البیت حتی یغزو جیش حتی اذا کانوا بالبیداء من الارض خسف باولهم واخرهم ولم ینج اوسطهم قیل فان کان فیهم من یکرہ قال یبعثهم الله علی ما فی انفسهم رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجة ورواہ احمد ومسلم والطبرانی عن ام سلمة رواہ احمد ومسلم والنسائی وابن ماجة عن حفصة اس حدیث سے بہی ہونا خسف کا بیدا مین ثابت ہے یہہ خسف زمانۂ مہدی مین ہوگا اس بنا پر یہہ حدیث مسلم بہی دلیل ہے ظہور مہدی پر وعن ابن عباس رضی الله عنهما یقتل الخلیفة بالشام یبعث فیهم ستمائة غریب الی هاشمیین بمکة فاذا اتوا بالبیداء نزلوا فی لیلة مقمرة اذا اقبل راع ینظر الیهم ویعجب ویقول یا ویح اهل مکة فینقض الی غنمه ثم یرجع فلا یری احدا فاذا هم قد خسف بهم فیقول سبحان الله ارتحلوا فی ساعة واحدة فیاتی قطیفة قد خسف ببعضها وبعضها علی

وجہ الارض فیعالجها فلا یطیقها فیعلم انہ قد خسف بهم فینطلق الی صاحب
مکۃ فیبشرہ فیقول الحمد للہ هذہ العلامۃ التی کنتم تخبرون بها رواہ
نعیم بن حماد وفی روایۃ لا یفلت منهم الا بشیر ونذیر لبشیر الی المهدی
ونذیر الی السفیانی وهما رجلان من کلب جمع ان دونون روایت مین یون
ہے کہ یہہ دونون آدمی بہاگ کہڑے ہونگے پہر راعی آویگا وہ کسیکو نہ پاویگا
ایک روایت مین یون آیا ہے فیخسف بثلثهم ویمسخ ثلث فتصیر وجوههم الی
اقفیتهم یمشون الی ورائهم کما یمشون الی امامهم ویلحق ثلثهم بمکۃ یہہ روایت
اگر ثابت ہوگی تو جمع مین حاجت تحمل وتعسف کی ہے یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ خسف لشکر
کا دوبار ہو ایک بار اسطرح دوسری بار اوسطرح اسی کے قریب ہے یہہ بات کہ صاحب
مدینہ ایک لشکر پہلے لشکر سفیانی سے روانہ کریگا یہہ امیر ہوگا مدینہ پر طرف سے سفیانی
کے اسلئے اسکی طرف بہی یہہ نسبت کی گئی ۸ رمضان مین سورج چاند کو گہن لگنا یہہ
روایت امام محمد بن علی باقر سے ہے انہون نے کہا ہمارے مهدی کے لئے دو
نشانیان ہین کہ جب سے خدا نے آسمان زمین کو پیدا کیا ہے آجتک نہین ہوئین
ایک یہہ کہ پہلی رات رمضان کو کسوف قمر کا ہوگا دوسرے نصف رمضان مین سورج
کو گہن لگیگا رواہ الدار قطنی فی سننہ وعن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال لا
یخرج المهدی حتی تطلع من الشمس ایۃ رواہ البیهقی ونعیم بن حماد ۹ نکلنا تارہ
ذی السنین کا ہے محمد بن علی باقر نے کہا اذا بلغ العباس خراسان طلع بالمشرق
القرن ذو السنین وکان اول ما طلع بهلاک قوم نوح اغرقهم اللہ وطلع فی
زمن ابراهیم حین القی فی النار وحین اهلک اللہ قوم فرعون ومن معہ
وحین قتل یحیی بن زکریا فاذا رایتم ذلک فاستعیذوا باللہ من شر الفتن
ویکون طلوعہ بعد انکساف الشمس والقمر ثم لا یلبثون حتی یطلع الابقع بمصر

رواہ نعیم بن حماد ۱۰ نکلنا تارے ومدار کا ہے عن کعب قال یطلع من المشرق قبل خروج المہدی نجم له ذنب یضیئی الخوجہ نعیم صاحب اشاعہ نے کہا یہہ تارا ۱۲۸۰ھ مین ماہ جمادی الآخرہ نکلا تہا دو مہینے تک ٹہر کر غائب ہو گیا انتہے اسکے بعد بہی کبہی بار نکلا ہے حجج الکرامۃ مین سالہا سے طلوع اس نجم کو ضبط کیا گیا ہے ۱۱ گہن ہونا چاند کا دو بار رمضان مین عن شریک قال بلغنی ان قبل خروج المہدی ینکسف القمر فی شہر رمضان مرتین رواہ نعیم ۱۲ نکلنا آگ کا ہے طرف سے مشرق کے عن حسین بن علی رضی اللہ عنہما قال اذا رایتم علامۃ من السماء نارا عظیمۃ من قبل المشرق تطلع لیلا فعندہا فرج الناس وہی اقدام المہدی وعن محمد بن علی الباقر رضی اللہ عنہ قال اذا رایتم النار من المشرق ثلاثۃ ایام او سبعۃ ایام فتوقعوا فرج ال محمد ان شاء اللہ تعالے مہدی اولاد فاطمہ مین ہونگے اسلئے ائمہ اہلبیت کو زیادہ تر اعتبار اونکی علامات ظہور سے رہا کیا ہے یہہ روایات اگرچہ آثار ہین لکن حکم مرفوع مین ہین اسلئے کہ اجتہاد کو ایسے احوال مین کچہہ دخل ومجال نہین ہے ۱۳ وقعہ عظیمہ کا مدینے مین ہونا ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال یکون بالمدینۃ وقعۃ یغرق فیہا احجار الزیت ما الحرۃ عندہا الا کضربۃ سوط فیتنحی عن المدینۃ بریدین ثم یبایع المہدی رواہ نعیم یہہ روایت صریح ہے اس باب مین کہ یہہ وقعہ اور ہے وقعہ حرہ سے بہی جو بزمانہ یزید پلید ہوا تہا اسمین زیادہ خونریزی ہوگی تنبیہ سفر السعادۃ مین لکہا ہے زیت ایک جگہہ ہے قریب دروازہ مسجد کے جسکو باب السلام کہتے ہین جب کوئی آدمی باب السلام سے نکلکر داہنی طرف پہرتا ہے اور ایک پتہر پہینکنے کے فاصلہ پر جاتا ہے تو اوس جگہہ پہونچتا ہے جسکو احجار الزیت کہتے ہین عبارت سید سمہودی کی خلاصہ مین یہہ ہے کہ احجار زیت نزدیک مشہد مالک بن

سمنان کے ہے وہان تیلی اپنے تیل کے کپے بنایا کرتے ہین اب وہ جگہہ چھپ گئی ہے ابوداؤد و ترمذی نے مولی آبی اللحم سے روایت کیا ہے کہ اوس نے آنحضرت صلعم کو دیکھا ہے احجار الزیت کے پاس پانی پیتے تھے قریب زورار کے کہڑے ہوے دعا کرتے تھے الحدیث کعب بن احبار کا کلام اس بات کا مقتضی ہے کہ یہہ جگہہ حرہ مین بنی عبد الاشہل کے گہرون سے پاس ہے وقعہ حرہ اسی جگہہ ہوا تھا انتہے

۴۹ آسمان سے ندا کا ہونا عن عاصم بن عمر البجلی قال لینادین باسم رجل من السماء لا ینکرہ الذلیل ولا یمنع منه الذلیل رواہ ابن ابی شیبة وعن علی رضی الله عنه قال اذا نادی مناد من السماء ان الحق فی ال محمد فعند ذلك یظهر المهدی علی افواہ الناس ویشربون حبه ولا یکون لهم ذکر غیرہ رواہ نعیم وعن سعید بن المسیب قال تکون فتنة کان اولها لعب الصبیان فلا تتناهی حتی ینادی مناد من السماء الا ان الامیر فلان ذلکم الامیر حقا ثلث مرات رواہ نعیم وعن ابی جعفر الباقر علیه السلام قال ینادی مناد من السماء ان الحق فی ال محمد وینادی مناد من الارض الا ان الحق فی ال عیسی او قال العباس فتشك فیه وانما الاسفل کلمة الشیطان والصوت الاعلی کلمة الله العلیا رواہ نعیم وعنه قال اذا کان الصوت فی شهر رمضان فی لیلة جمعة فاسمعوا واطیعوا اسمین مہینا اور دن ندا کا صراحةً بتادیا ہے پہر کہا وفی اخر النهار صوت اللعین ابلیس ینادی الا ان فلانا قد قتل مظلوما یشکك علی الناس ویفتنهم فکم فی الیوم من شاك متحیر فاذا اسمعتم الصوت فی رمضان یعنی الاول فلا تشکوا انه صوت جبریل وعلامة ذلك انه ینادی باسم المهدی واسم ابیه وعن اسحق بن یحیی عن امه وکانت قدیمةً قالت تکون فتنة تهلك الناس لا یستقیم امرهم حتی ینادی

مناد من السماء علیکم بفلان رواہ نعیم بن حماد وعن شہر بن حوشب قال
قال رسول اللہ صلعم فی المحرم ینادی مناد من السماء الا ان صفوۃ اللہ فلان
فاسمعوا واطیعوا فی سنۃ الصبوب المعمعۃ رواہ نعیم عمار سے پہلے گزر چکا ہے
کہ یہہ ندا نزدیک قتل نفس زکیہ کے ہوگی عقد الدرر مین کہا ہے یہہ ندا سارے
اہل ارض کو عام ہوگی ہر زبان والا اپنی اپنی زبان مین اوسکو سنیگا حکم بن نافع
نے کہا اذا کان الناس بمنی وبعرفات نادی مناد بعد ان تحارب القبائل الا
ان امیرکم فلان ویتبعہ صوت اخر الا انہ قد صدق **فائدہ** کوئی اس
سے مانع نہین کہ یہہ تکرار ندا کی رمضان مین ذی الحجہ مین محرم وغیرہ مین ہو جسطرح
اختلاف روایات سے ظاہر ہوتا ہے **۱۵** نکلنا کف کا ہے آسمان سے عن سعید
بن المسیب قال تکون فرقۃ واختلاف حتی تطلع کف من السماء وینادی مناد
من السماء ان امیرکم فلان وعن اسماء بنت عمیس ان امارات ذلک
الیوم ان کفا من السماء مدلاۃ ینظر الناس الیہا رواہ نعیم بن حماد
یعنی ایک پنجہ آسمان سے لٹکیگا لوگ اوسکو دیکھین گے **۱۶** نکالنا ہے کنز و
خزائن کعبہ کا عن علی بن ابی طالب قال بینا ہو وعمر رضی اللہ عنہما البیت
فقال عمر واللہ ما ادری ادع خزائن البیت ومافیہ من السلاح والاموال
او اقسمہ فی سبیل اللہ فقال لہ علی امض یا امیر المؤمنین فلست بصاحبہ
انما صاحبہ منا شاب من قریش یقسمہ فی سبیل اللہ فی اخر الزمان رواہ
نعیم بن حماد یہہ ایسی بات ہے جسمین اجتہاد کو کچھ دخل نہین ظاہر مین اگرچہ
موقوف ہے لیکن حکم مرفوع مین ہے **۱۷** ملحمہ عظمی کا ہونا عن ابی ہریرۃ لا تقوم
الساعۃ حتی تنزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیہم جلب من المدینۃ
الحدیث رواہ مسلم والحاکم وصححہ اس مہا بھارت کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے

وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلعم قال ان فسطاط
المسلمین یوم الملحمۃ الکبری بالغوطۃ الی جانب مدینۃ یقال لہا دمشق
من خیر مدائن الشام رواہ ابوداؤد والحاکم وصححہ وعن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلعم لا تقوم الساعۃ حتی لا یقسم میراث
ولا یفرح بغنیمۃ ثم قال تجمعون لاہل الشام وتجمع لہم اہل الاسلام یعنی
الروم الی ان قال فیجعل اللہ الدائرۃ علیہم فیقتلون مقتلۃ عظیمۃ لم
یر مثلہا حتی ان الطائر لیمر بجنباتہم فما یخلفہم حتی یخر میتا فیتعاد بنو الاب
کانوا مائۃ فلا یجدون بقی منہم الا الرجل الواحد فبای غنیمۃ یفرح او ای
میراث یقسم رواہ مسلم وعن معاذ قال قال رسول اللہ صلعم ست من
اشراط الساعۃ موتی وفتح بیت المقدس الی ان قال وان یغدر الروم
فیسیرون بثمانین بنداً تحت کل بند اثنی عشر الفا رواہ احمد وابن ابی
شیبۃ والطبرانی وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلعم ست
فیکم ایتہا الامۃ فقال فی الخامسۃ وہدنۃ تکون بینکم وبین بنی الا
صفر فیجمعون لکم تسعۃ اشہر کقدر حمل المرأۃ ثم یکونون اولی بالغدر
منکم رواہ احمد ۱۸ پچاس عورتون مین ایک قیم یعنی کارباری کا ہونا عن
انس مرفوعا ان من اشراط الساعۃ ان یقل الرجال ویکثر النساء حتی
یکون لخمسین امرأۃ قیم واحد کثرت عورتون کی بسبب کثرت فتنون کی
ہوگی ان فتن مین مرد قتل ہونگے عورتین رہ جاوینگی کیونکہ اہل حرب یہی ہین
نہ نساء حدیث ملحمہ مین ذکر کثرت نساء کا بعد قتل رجال کے آیا ہے لکن فتح الباری
مین بذیل باب العلم یہہ لکھا ہے کہ یہہ ایک علامت محض ہے کسی دوسرے سبب سے
نہو گی بلکہ اللہ تعالے یونہی مقدر کریگا کہ آخر زمانے مین لڑکے کم پیدا ہون

لڑکیان بہت متولد ہونگی کثرت نسار کی جو منجملہ علامات قیامت ہے ظہور جہل و رفع علم
سے مناسب ہے یعنی اس صورت مین ذکر اس علامت کا ہمراہ رفع علم کیا جانا چاہیئے
لکن بوجہ مناسبت اس جگہہ کیا گیا پہر حافظ نے یہہ کہا کہ پچاس کا عدد یا تو حقیقی ہے
یا مجاز ہے کثرت سے حدیث ابی موسی اسیکی مؤید ہے وتری الرجل الواحد
یتبعہ اربعون امرأۃ انتہیٰ اسوقت مین جہان دیکھو ہر گہر مین مرد کم عورتین زیادہ
ہین یہہ علامت مدت دراز سے اہل اسلام مین موجود ہے بعد ملحمۂ عظمی شاید عدد مذکور
حقیقی ہوجاوے ۱۹ میراث وغنیمت پر خوشی کا نہونا یہہ دونون امر ملحمۂ کبری
مین ہونگے حدیث اسکی قریب گذرچکی ۲۰ فتح ہونا قسطنطنیہ و رومیہ کا عن ابی
ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال سمعتم
بمدینۃ جانب منہا فی البر وجانب منہا فی البحر قالوا بلی یا رسول اللہ قال
لاتقوم الساعۃ حتی یغزوہا سبعون الفا من بنی اسحق الحدیث رواہ
مسلم والحاکم وقال یقال ھذہ المدینۃ ھی القسطنطینیۃ قاضی عیاض
نے کہا اصول مسلم مین اسیطرح لفظ بنی اسحق ہے لکن معروف محفوظ لفظ بنی
اسمعیل ہے سیاق حدیث اسی پر دلیل ہے اسلیئے کہ مراد عرب ہین حافظ ابن
حجر نے کہا صواب لفظ بنی اسمعیل ہے جسطرح اور حدیثین دلالت کرتی ہین و
عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلعم ست فیکم ایتہا الامۃ وقال
فی السادسۃ وفتح مدینۃ قلت یا رسول اللہ ای مدینۃ قال قسطنطینیۃ
وعن کثیر بن عبد اللہ المزنی عن ابیہ عن جدہ سمعت رسول اللہ صلعم یقول
لاتذہبوا حتی تقاتلوا بنی الاصفر یخرج الیہم روقۃ المومنین اہل الحجاز
الذین یجاہدون فی سبیل اللہ لاتاخذہم فی اللہ لومۃ لائم حتی
تفتح علیہم قسطنطینیۃ ورومیۃ بالتسبیح والتکبیر فیہدم حصنہا الحدیث

رواہ ابن ماجۃ والحاکم وعن ابی قبیل قال تذاکرنا فتح قسطنطینیۃ والرومیۃ ایہما تفتح اولا فقال عبد اللہ قیل یا رسول اللہ ای المدینتین تفتح اولا قسطنطینیۃ او رومیۃ فقال مدینۃ ہرقل تفتح اولا یرید القسطنطینیۃ رواہ احمد والحاکم وصححہ پہلے یہہ بات گزر چکی ہے کہ مراد قسطنطنیہ ہی دار الملک سلطان اسلام نہین ہے بلکہ قسطنطنیہ کبریٰ مراد ہے کہتے ہین اس نام کا شہر ملک فرانس مین اب بہی ہے شاید وہی مراد ہو رومیہ کا نام آجکل اٹالی ہے جسکو ایطالیہ لکہتے ہین واللہ اعلم فائدہ حافظ ابن القیم نے کتاب المنار مین لکہا ہے لوگون نے مہدی کے حق مین چار قول پر اختلاف کیا ہے ایک یہہ کہ مراد مسیح بن مریم ہین حقیقت مین مہدی یہی ہونگے انکی دلیل وہی حدیث جندی ہے لا مہدی الا عیسیٰ ہے اس حدیث کا ضعف اوپر بیان ہو چکا اگر صحیح بہی ہو تو بہی حجت نہین ہے اسلئے کہ بڑے مہدی قیامت سے پہلے یہی عیسی علیہ السلام ہونگے کہہ سکتے ہین کہ حقیقت مین سوا انکے کوئی مہدی نہین گو انکے سوا کوئی اور بہی مہدی ہو یعنی مہدی کامل معصوم یہی عیسیٰ ہین دوسرا قول یہہ ہے کہ مراد مہدی سے مہدی بنی العباس ہین وہ ہو چکے انکی دلیل وہی حدیث رایات سود ہے جو طرف سے خراسان کے آوینگے یہہ حدیث بہی گزر چکی اسکو احمد نے ثوبان سے مرفوعاً روایت کیا ہے اُسکی سند مین علی بن زید ضعیف ہین یہہ مناکیر کو روایت کیا کرتے ہین سو جس روایت کے ساتہہ متفرد ہون وہ لائق حجت نہین ہے ابن ماجہ نے بہی ثوری سے بطریق ثوبان اسیطرح روایت کیا ہے عبد العزیز بن مختار خالد اسکے تابع ہین پہر ابن مسعود سے روایت کیا ان اہل بیتی سیلقون بعدی بلاء وتشریدا وتطریدا حتی یاتی قوم من اہل المشرق معہم رایات سود الحدیث اخرجہ ابن ماجۃ اسکے اسناد مین یزید بن ابی زیاد سیئ الحفظ

ہے یہہ آخر عمر مین مختلط ہو گئے تھے پیسے لے لیتی تھی پس اگر یہہ حدیث اور حدیث اول
صحیح ہو تو بہی اس بات پر دلیل نہین ہے کہ مہدی وہی والی عباسیہ ہو انتہےٰ اوپر
گزر چکا کہ رایات مہدی کے بہی طرف سے خراسان سے آوینگے وہ کالے ہونگے
یہہ رایات بنی عباس اور کچہہ تھے تیسرا قول یہہ ہے کہ مہدی ایک شخص اہلبیت نبوت
سے ہونگے اولاد مین حسن یا حسین کی یہہ آخر زمانہ مین نکلین گے جبکہ زمین ظلم و ستم
سے بہر جاویگی یہہ اوسکو عدل و قسط سے بہر دینگے اکثر احادیث اسی پر دلالت کرتی
ہین چوتہا قول امامیہ رافضہ کا ہے کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہین اولاد حسین سے
امصار مین حاضر ابصار سے غائب چہوٹے بچے تہے سرداب سامرہ مین گہس گئے اسکو
پانسو برس سے زیادہ مدت گزری پہر کسی آنکہہ نے اونکو ندیکہا نہ کوئی خبر سنی یہہ
رافضی ہر دن اونکی راہ دیکہتے ہین کوتل گہوڑے لیکر سرداب کے سر پر کہڑے ہوتے
ہین اخرج یا مولانا اخرج یا مولانا چلاتے ہین پہر خائب خاسر نامراد پہر آتے ہین انکی یہی
عادت ہے یہہ اعتقاد انکا ہر عقلمند کا ہنسی ٹہٹہا ہو گیا ہے انتہےٰ اشاعہ مین ہے ایک قوم
نے سلف مین سے یہہ دعوی کیا تہا کہ محمد بن عبد اللہ محض نفس زکیہ مہدی تہے پہر ابن القیم
نے کہا مہدی مغاربہ محمد بن تومرت تہا یہہ ایک بڑا اجہوٹا ظالم متغلب بباطل تہا ظلم سے
مالک بنگیا ہزارون جانین قتل کین حریم مسلمین کو مباح کر دیا اولاد اسلام کو قید کر لیا
سبکا مال چہین لیا ملت کے حق مین حجاج بن یوسف سے بہی بہت بدتر تہا ایک جماعت
کو اپنے یارون مین سے زمین کے اندر قبور کہود کر زندہ درگور کرتا کہتا لوگون سے
کہو کہ مین وہی مہدی ہون جسکی بشارت رسول خدا صلعم نے دی ہے پہر اون قبور کو
اونپر ڈہا دیتا کہ کہین بعد اس کہنے کے تکذیب نکرنے لگین اپنا نام مہدی معصوم رکہا
تہا پہر ایک دوسرا ملحد عبید اللہ بن میمون قداح نکلا اسکا دادا یہودی تہا خاندان مجوس سے
مکر و فریب و کذب سے اسنے آپکو اہلبیت کیطرف منسوب کرکے دعوی مہدویت کا کیا بہت

زور پکڑا تغلب سے مالک ملک بن بیٹھا اسکی ذریت جو ملحد منافق تھے سب سے زیادہ خدا ورسول کے دشمن تھے وہ بلاد مغرب پر مستولی و غالب ہو گئے مصر و حجاز و شام لیلیا اسلام مین سخت غربت ظاہر ہوئی مسلمانون پر بڑی محنت و مصیبت پڑی یہ سبب دعوی خدائی کا کرتے تھے یہہ کہتے تھے کہ شریعت کے لیے ایک باطن ہے خلاف ظاہر کے انہین کو ملوک قرامطہ باطنیہ کہتے ہین رفض و انتساب اہلبیت کے پردے مین چھپے دین الحاد اختیار کیا ہمیشہ ترقی پکڑتے رہے انکا حکم غالب رہا یہانتک کہ اللہ تعالے نے اس امت کو اس آفت سے چھوڑایا صلاح الدین یوسف بن ایوب نے خوب اسلام کی مدد کی انکو تباہ برباد کرکے ملت اسلامیہ کو انکے ہاتھون سے نجات دی مصر پھر نئے سر سے دارالاسلام ہوا بعد اسکے کہ انکے زمانے مین دار نفاق و کفر ہو گیا تھا انتہے حاصلا مین کہتا ہون یہہ رسائل اخوان الصفا جو عربی فارسی مین مشہور ہین انہین ملاحدہ کی تالیف ہین ۔

ولکن اخوان الصفا قلیل ؏		رسائل اخوان الصفا کثیرۃ ؏

قوم بوہرہ جو بلاد گجرات و دکن و مالوہ ہند وغیرہ ممالک اسلامیہ عجم و عرب مین منتشر ہے یہہ سب اصل مین قرامطہ باطنیہ ہین **فائدہ** شیخ علی متقی نے رسالہ مہدی مین لکھا ہے کہ انکے زمانے مین ایک شخص ہند مین برآمد ہوا اوس نے دعوی کیا کہ مین مہدی منتظر ہون ایک خلق کثیر نے اوسکا اتباع کیا دور تک اوسکی خبر پہونچی امر ظاہر ہوا پھر وہ بعد ایک مدت کے مر گیا مگر اوسکے اتباع اپنے عقیدے سے نہ پھرے انتہے اشاعہ مین ہے مین نے بہت ہندیون سے جو حرمین شریفین کو منجملہ علما و صلحا کے آتے ہین سُنا ہے کہ وہ قوم ابتک اوسی اعتقاد ناپاک پر ہے انکو مہدویہ کہتے ہین تتالیہ بھی بولتے ہین اسلیے کہ جو کوئی انسے کہتا ہے کہ تمہارا اعتقاد باطل ہے اوسکو قتل کر ڈالتے ہین یہانتک کہ ایک آدمی انہین کا اگر درمیان ایک جماعت اہل اسلام کے ہو تو بھی اوسکو

کچہہ پروا نہین ہوتی کہ مارا جاویگا یا بچیگا وہ مارنے مرنے پر طیار ہوجاتا ہے یہہ قوم
بکثرت ہے انہون نے اس اعتقاد کے سوا اور بہی بہت بدعات ملائی ہین جسکے سبب سے
سید بہی راہ سے بہک گئے اخبرنی بہذا جمع من ثقات الھند انتہیٰ مین کہتا
ہون یہہ شخص جو نبورسے نکلا تہا اسکا نام سید محمد تہا قوم مہدویہ اب تک
نواحی دکن ریاست حیدرآباد مین موجود ہے انکے ردّ مین ایک رسالہ اردو
موسوم بہدیۂ مہدویہ ابو رجا محمد مرحوم نے بہت اچہا لکہا ہے ایک مہدوی نے
سنہ ۱۲۹۹ مین اسی جرم پر اونکو مسجد مین جاکر قتل کرڈالا انا للہ رسالہ مذکور مین اس
متمہدی کذاب کی پوری کہانی لکہی ہے یہہ مقام فرہ مضاف قندہار مین جاکر مرگیا
پہر صاحب اشاعہ نے کہا جبال شہرزور مین جسکہ مین بچا تہا ایک گاؤن ہین جسکا نام
ازگنٗ ہے ایک شخص محمد نام نکلا اوس نے دعوی کیا کہ وہ مہدی ہے ایک خلق اوسکی
ہمراہ ہوگئی احمد خان کردی نے جو امیر اون بلاد کا تہا اوسپر چہاپا مارا وہ بہاگ گیا
اوسکا بہائی ہاتہہ آیا گاؤن ویران کردیا گیا ایک جماعت اوسکے اتباع کی قتل
کی گئی اوسکی شوکت جاتی رہی ذلیل و خوار ہوگیا علمار اکراد نے جمع ہوکر فتوے
اوسکے کفر کا دیا کہا ایمان اپنا تازہ کرے جورو سے نیا نکاح پڑہے آخر اوسنے
توبہ کی اپنے قول سے ظاہر مین رجوع کیا باطن مین اپنے یارون سے کہتا تہا کہ مین نے
دل سے رجوع نہین کیا ہے سنہ ایکہزار ستر سے پہلے مین بہی اوسکے پاس گیا تہا دیکہا
بڑا عابد کثیر الاجتہاد پرہیزگار کہانے پینے مین متقی حرام سے الگ طریقۂ خلوتیہ پر وظیفہ جی
ہے مگر اوسکا بہائی جو گرفتار ہوکر قید ہوگیا تہا وہ بہت انکار اسپر کرتا تہا نہایت ملامت
سے پیش آتا تہا پہر وہ مرگیا پہر اشاعہ مین کہا کہ تہوڑے دن پہلے اس تصنیف
سے جبال عقر او عمادیہ علاقۂ اکراد مین ایک شخص عبد اللہ نام ظاہر ہوا اوس نے
کہا مین شریف حسینی ہون اوسکا ایک چہوٹا بیٹا بارہ برس کا یا کچہہ کم زیادہ کا ہوگا

اسنے اوسکا نام محمد لقب مہدی رکھا کہا یہی میرا بیٹا مہدی موعود ہے ایک بڑی جماعت قبائل سے اوسکے تابع ہو گئی یہہ بعض قلعون پر غالب آگیا والی موصل نے اوسپر چڑہائی کی دونون مین لڑائی پڑی بہت خونریزی ہوئی آخر مہدی بہاگ نکلا اوسکو مع اوسکے بیٹے کے پکڑ لیا استنبول لائے یہان سلطان نے اونکا قصور معاف فرماکر یہہ حکم دیا کہ یہہ لوگ پہر اپنے ملک کو نہ جانے پاوین فہولاء الذین ادعوا المهدویة بالباطل واتبعهم بعض السفهاء وحصلت منهم فتن وفساد كثير فی الدین انتہی کلام الاشاعة تتمیم و تفہیم اب دوسرا تیسرا برس ہے کہ مقام دنقلہ ملک سودان مین ایک شخص ظاہر ہوا ہے محمد احمد نام اسکا پیشہ موروثی دروگری ہے مدرسۂ خرطوم وکانا مین اوس نے علم مذہبی پڑہا خانقاہ مین بیٹھکر مشرب درویشی اختیار کیا چار برس ہوئے کہ ۱۸۸۱ع مین کہا مجھکو غیب سے الہام ہوا ہے کہ مین مجدد دین اسلام ہون مجھکو چاہئے کہ مین مذہب اسلام کو حالت اولی پر لے آؤن قوت نصرانی کو توڑ دون سلطان روم خدیو مصر اگر اس امر مین کوشش کرینگے تو ان سے کچھہ بحث نہین ورنہ ان سے بہی مقابلہ ہوگا یہہ مضمون اخبار لندن نیوز مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۳ع مین لکہا ہے جب سے یہہ شخص ظاہر ہوا ہے جوائب وغیرہ اخبارات عربی وانگریزی واُردو مین اسکو مہدی کاذب یا متمہدی لکہا آتا ہے خرطوم وسواکن وغیرہا مین اسکے لوگون سے اور لشکر مصر و فوج انگریزی سے کئی لڑائیان ہوئین سب مین اسکو فتح اونکو شکست ہوئی ابتک یہہ فتنہ قائم ہے اب سنا گیا ہے کہ فوج برطانیہ اوسکے مقابلے سے دست بردار ہو گئی ہے وہ جانے مصر والے جانین **فائدہ** جنگ سواکن سے پہلے جو حال مین ہوئی ہے طرف سے فوج برٹش کے افواج عثمان شیخ دنقلہ کے نام ایک اشتہار صلح کا دیا گیا تہا اوسکے آخر مین یہہ دہمکی دیگئی کہ اگر صلح نکروگے تو ہم عنقریب تمہارے سر پہ پہونچتے ہین

اس اشتہار کے جواب مین عثمان مذکور نے جو کچھ لکھا ہے ترجمہ اوسکا مطابق
اخبار پانیر مطبوعہ چہارم اپریل ۱۸۸۵ء یہہ ہے بنام خداے مہربان جسکی حمد
کے ساتھہ ہر وجود بطور فطرت گویا ہے یہہ جواب ہے طرف سے جملہ شیوخ واقوام
کے جنہون نے مراسلہ انگریزی کو سنا ہے یا نہین سنا بنام سپہسالار لشکر انگریزی
خدا اونکو اسلام نصیب کرے تمہاری تحریر جسمین تم ہمسکو اپنی طرف بلاتے ہو
پہونچی سنو خداے مہربان نے یکایک اپنی طرف سے ایک ہادی واسطے گمراہون
کے بہیجا ہے یہہ ہادی خدا اکے دین کو بمقابلہ سب بد دینون کے قائم کردیگا
جو بد دین اس خدا اکے دین کو رد کرینگے وہ اونکو قتل کریگا بد دینون پر
خدا اکی لعنت ہے خدا اکی پہٹکار کو تم لوگون نے بہی حال مین دیکہہ لیا ہے خدا
کے ہادی کے پاس بیشمار آدمی بیشمار لشکر مین اسکو بہی تم نے دیکہہ لیا کہ جتنی
فوج تمنے بہیجی تہی اون سب کا کیا حال ہوا آؤ آؤ قرآن شریف کا اتباع کرو
قرآن شریف مین ہے جنہنے مرتے دم تک دین خدا کو نہ پہچانا اونپر خدا اکی لعنت
ہے ابد الآباد تک ہمسکو اسبات کا یقین ہے کہ اکیلے خدا ہی نے اس مہدی کو
بہیجا ہے یہہ مہدی تمہارے مال ومتاع کو اوسیطرح چہین لیگا جسطرح کہ رسول
خدا محمد صلعم نے آنکر چہین لیا تہا خدا سے ڈرو فقط اوسی کی عبادت کرو اوسکی
طرف جہکو جب تک یہہ بات نہوگی ہمارے تمہارے بیچ مین تلوار کہڑی رہیگی ہادی
تم سب کفار کے مارنے کو بہیجے گئے ہین مہدی کے ہاتہہ سے وہی بچیگا جسکی تقدیر
مین اسلام لکہا ہوا ہوگا تم سمجہو کہ اس ہادی کی تلوار تمہاری گردنون پر ہوگی
جہان کہین تم بہاگ کر جاؤگے خدا کا طوق تمہاری گردنون مین برابر پڑا ہوا ہی
کسی جگہہ بہاگ کر کیون نجاؤ ہرگز یہہ تصور نکرو کہ یہہ تمہاری جماعت موجودہ
ہمارے مقابلے مین کافی ہے یہہ بہی خیال نہ کہو کہ تمکو نکو بہ نسبت تمہارے تہوڑی

اصلاح کرنا پڑیگا جب تک تم سب پکے مسلمان نہوجاؤگے خدا اور رسول کی پوری
اطاعت نکروگے تب تک تم اپنے سر و گردن کو بچا نہین سکتے یاد رکھو کہ خدا نے
اپنی کتاب مقدس مین فرمایا ہے کہ جو کوئی خدا کے دین کو مانے اوسکو چاہیئے
کہ وہ خدا کے لئے لڑے جو لوگ خدا کو نہین مانتے بے شک وہ خدا کی تلوار سے
قتل کئے جاوینگے خدا نے ابتک تم لوگون کو مہلت دے رکھی تھی تم نے اس مہلت
کو غنیمت نہ سمجھا خدا ایتعالے بدون کو ہمیشہ مہلت دیکر آزماتا ہے زمانہ مہدی کا
رشوت خواری کا زمانہ نہین ہے جسپر تم کافرون کا دار مدار ہے یاد رکھو جبتک
زمین بہر مین پورا پورا اسلام قائم نہو گا تب تک مہدی کی تلوار میان مین داخل
نہو گی انتہے مین کہتا ہون جو مضمون اس جواب کا ہے بے شبہہ مہدی موعود
یہی کام کرینگے یعنی مسلمانون کو اتباع کتاب و سنت پر کفار کو اسلام پر مجبور
کردینگے ساری دنیا مین سوا دین اسلام کے کوئی دین دوسرا باقی نرہے گا
جو انکی مخالفت کریگا وہ ہلاک ہو جاویگا خواہ نام کا مسلمان ہو یا اور کوئی ہو
جسطرح اس کتاب سے ظاہر ہے رہتی یہہ بات کہ صاحب سودان وہی مہدی
منتظر آخر زمان ہین یا نہین سو اسپر کوئی دلیل قائم نہین کہ یہہ وہی مہدی ہین
اگرچہ اس جواب مین زبان عثمان سے دعوی ہادویت و مہدویت کا انکے
حق مین پایا جاتا ہے مگر وہ علامات صحیحہ امارات صریحہ جو اخبار و آثار مذکورہ
مین آئے ہین انمین وہ کہان اسطرح کا دعوی بہت اخیار اشرار نے بہی پہلے ان
سے کیا ہے مگر سچا نہ نکلا یہہ جواب اگر سچا ہے اخبار نگار نے یا کسی دوسرے مکار
نے اسکو اپنی طرف سے نہین گہڑا ہے تو ہو سکتا ہے کہ یہہ مجدد دین ہو مجدد
آخر سالہاے صدی اول صدی مین ہوتا ہے تجدید کبھی بواسطہ سیف و
سنان بہی ہوتی ہے جسطرح بذریعہ ارشاد زبان قلم تالیف و بیان ہوا کرتی ہے

اس تجدید کے لیے یہی شرط ہے کہ مجدد سنت مردہ کو زندہ کرے بدعت زندہ کو مارے طمع مال و ملک حرص جاہ و دولت سے علحدہ ہو کوئی کام دین کا دنیا کے لیے نکرے خدا کے لیے کرے پھر خواہ کوئی پادشاہ ہو جیسے عمر بن عبد العزیز تھے یا عالم ہو جیسے امام احمد بن حنبل تھے خواہ کوئی درویش ہو جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ تھے یا قاضی ہو جیسے امام محمد شوکانی تھے یا مجتہد ہو جیسے سید محمد بن اسمعیل امیر یمانی تھے یا صوفی ہو جیسے ابن عربی تھے غرضکہ مجدد ہر قوم قبیلے مین ہو سکتا ہے ایک وقت مین کئی مجدد بھی بلاد مختلفہ یا متقاربہ مین ہوئے ہین تجدید کے طرق بھی علحدہ علحدہ ہین کوئی صورت خاص اس کام کے لیے مقرر نہین ہے یہی علم و تقوی کافی ہے عصمت اہل تجدید باتفاق جمہور شرط نہین ہے ہم نہین جانتے کہ یہہ مجدد جو مہدی سودان کہلاتے ہین مقام العبید مین مقیم ہین آپکو سید باپ کو عبد اللہ بتاتے ہین کون ہین کیسے ہین مہدی تو بالیقین نہین ہین چنانچہ اخبار پانیر مطبوعہ دہم اپریل ۱۸۸۴ء مین اخبار ابو مدارا سے نقل کیا ہے کہ صاحب اخبار مذکور نے محمد احمد سے ملکر پوچھا کہ کیا تمکو دعوی مہدویت کا ہے اونہون نے کہا ہم نے یہہ دعوی کبھی نہین کیا اسلام کے بڑے بڑے عالم ہزارون شیوخ ترقی خواہ اسلام جو بالفعل ہمارے گرداگرد موجود ہین اگر ہم دعوی مہدی ہونے کا کرین تو یہہ سب ہمکو چھوڑ کر علحدہ ہو جاوین ہرگز مقابلۂ دشمن مین ہمارا ساتھہ ندین انتہی حاصلہ مگر مجدد ہونے سے کوئی مانع بھی نہین بشرطیکہ اوصاف تجدید موجود ہون دیوار کے پیچھے کی بات ہمکو معلوم نہین ہو سکتی اتنی دور کا حال کسطرح صحیح طور پر معلوم ہو سکتا ہے اخبار نویس یہی لوگ ہین جو عادل ضابط نہین مصلحت ملکی اندیشہ دولت دور بینی سلطنت کرکے خبر دنکو طرح طرح کے پیچ دیکر لکھا کرتے ہین اگرچہ بقاعدۂ معقول ہر خبر محتمل صدق و کذب ہے مگر اس زمانے کے اخبار

سب کے سب بے اعتبار ہین شاید ہزارون باتون مین کبھی بھول کر دو چار خبرین صحیح لکھہ جاتے ہون نہین تو اللہ اللہ خیر سلّا **فائدہ** یہہ جتنا حال ان اخبار بے اعتبار سے سناد یکھا گیا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہہ شخص محمد احمد مثل محمد بن عبدالوہاب کے ہونگے جنکی طرف فرقہ وہابیہ منسوب ہے اسلئے کہ وہ بھی مدعی اسی مجددویت کے تھے قرآن وحدیث کیطرف دعوت خلق کرتے تھے انکا مذہب حنبلی تھا سودان کا مذہب معلوم نہین دعوی ان دونون کا قریب یکدیگر معلوم ہوتا ہے محمد بن سعود حاکم درعیہ نے اطاعت محمد بن عبدالوہاب اختیار کرکے موافق اونکے ارشاد کے دعوت دین کی کی جہاد اسلام کیا بہت سا ملک حجاز و یمن وغیرہ کا لے لیا مدت تک مکے مدینے مین انکا دخل رہا انکے بعد انکی اولاد نے بھی یہی شیوہ اختیار کیا روز بروز ترقی ہوئی یہانتک کہ پھر ۱۸۱۹ء مطابق ۱۲۳۳ھ مین وہ سب ہنگامہ طے ہو گیا جسطرح فی الحال کل علاقے سودان کے مع خرطوم وغیرہ قلعون کے ہاتھہ مین اتباع محمد احمد کے آگئے ہین توفیق پاشا خدیو مصر وغیرہ سے انکے مقابلے مین کچھہ بن نہین پڑتا دیکھا چاہیئے کہ انجام اس کام کا کیا ہوتا ہے اونٹ کس کل بیٹھے ترجمان وہابیہ مین حال دعوت نجدیہ واہل نجد کا مفصل لکھا گیا ہے اس کتاب مین تو فقط بیان کرنا احوال مہدی موعود منتظر علیہ السلام کا ہے خدا انکو کہین جلدی سے بھیجدے عیسے علیہ السلام کو اجازت نزول بہجت شمول بخشے ہمکو انکے اعوان وانصار مین حشر کرے بے انکے آئے قیامت کبری نہین آتی یہہ آجاوین تو قیامت آوے قیامت ظاہر ہو تو ہم اپنے رب کو ان نگمی آنکھون سے دیکھین

شنیدم وعدۂ دیدار فرداست — حصول مدعا موقوف انجاست
ازین حرفم دل وجانم در گدازست — قیامت بس رہ دور و درازست
بباغ جلوہ سرو خود برافراز — سرت گردم قیامت جلوہ گر ساز

اسیر طرزِ و انداز جلالم ۔۔۔ کہ خواند از شوق بیتے حسبِ حالم
برافگن پردہ از رخ بے محابا ۔۔۔ یکے کن وعدۂ امروز و فردا

عوام کا یہہ حال ہے کہ اتباع ہر ناعق مقتدی ہر ناہق ہو جاتے ہین دنیامین جس کسی نے دعوی خدائی کا یا نبوت کا یا مہدویت کا یا مجددیت کا یا مجتہدیت کا یا کشف کرامات کا کیا کچہہ نہ کچہہ تہوڑے بہت لوگ اوسکی طرف ہو گئے پہر انجام کچہہ ہی کیوں نہو ہر افواہ پر کان رکہنے لگے ہر گپ شپ کو سچ ماننے لگے لاحول و لاقوۃ الا باللہ ؎

نہ ہر خبر کہ درآید بگوش باید گفت ۔۔۔ نہ ہر سخن کہ زلب آید استوار بود
تراز وسے زخرد پیش آر و نیک بسنج ۔۔۔ کہ تا بگفت و شنود تو اعتبار بود

۱۲ نکلنا دجال کا ہے معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے عمران بیت المقدس خراب یثرب و خراب یثرب حضور الملحمۃ و حضور الملحمۃ فتح قسطنطینیۃ و فتح قسطنطینیۃ خروج الدجال رواہ احمد و ابن ابی شیبۃ و ابو داؤد والحاکم و صححہ بیہقی نے اپنے شیخ حاکم سے حکایت کیا ہے کہ پہلی نشانی جو بعد نکلنے مہدی کے ظاہر ہوگی وہ دجال ہے پہر اوترنا عیسیٰ کا پہر نکلنا یاجوج ماجوج کا پہر نکلنا دابہ کا پہر نکلنا سورج کا مغرب سے کلام حاکم مین یہہ بہی آویگا کہ دابہ بعد طلوع شمس کے نکلیگا یہی قوی ہے اسی ترتیب پر اس جگہہ بیان کیا جاتا ہے ۔

فصل بڑی نشانیان قیامت کی جو زمانۂ مہدی مین واقع ہونگی نکلنا دجال کا ہی

اسکی اتنی خبرین ہین کہ کئی مجلدات مین آسکتی ہین کئی ائمہ نے اسکے حال مین تالیفات جداگانہ کی ہین عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلعم

يقول ما بين خلق آدم الى قيام الساعة امر اكبر من الدجال رواه مسلم
یعنی آدم کے پیدا ہونے سے قیامت تک کوئی امر دجال سے زیادہ بڑا نہین ہے
وعن ابی هريرة رضی الله عنه ثلث اذا خرجن لم تنفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت
من قبل الدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها رواه الترمذی وصححه
آنحضرت صلعم کی دعا مین آیا ہے اللهم انی اعوذ بك من فتنة المسيح الدجال
تفسیر بغوی مین ہے کہ ذکر دجال کا قرآن شریف مین آیا ہے فی قوله تعالے لخلق
السموات والارض اكبر من خلق الناس مراد ناس سے اسجگہہ دجال ہے کل کا اطلاق
بعض پر آتا ہے صحیح بخاری مین ہے ما من نبی الا وقد انذره قومه زاد فی
رواية معمر لقد انذره نوح قومه وعند ابی داؤد والترمذی وحسنه عن
ابی عبيدة لم يكن نبی بعد نوح الا وقد انذر وعند احمد لقد انذره نوح امته
والنبيون من بعده واخرجه من اوجه اخر عن ابن عمر رضی الله عنهما یعنی نوح
علیہ السلام کے بعد جو نبی آیا اوس نے دجال سے ڈرایا **فائدہ** دجال کا نام
صافی بن الصیاد یا صائد ہے مدینے مین پیدا ہوا یہہ بات جب ٹھیک ہو کہ ابن صیاد دجال
ٹھہرے لیکن صحیح یہہ ہے کہ یہہ اور شخص تھا دجال اور آدمی ہے یا تو شیطان ہی بعض
جزائر مین اوسکو باندھ رکھا ہے اولاد شق نام کاہن مشہور سے یا خود شق ہی ہے
اسکی ماں ایک جنیہ تھی اسکے باپ پر عاشق ہو گئی اوس سے شق پیدا ہوا شیاطین اسکے
لئے عجائبات بنایا کرتے تھے سلیمان علیہ السلام نے اوسکو قید کر دیا ہے لقب دجال
کا مسیح ہے دجال مشتق ہے دجل سے دجل کہتے ہین خلط ولبس وخدع کو دجال
کے یہہ معنی ہوے کہ وہ مکار ہے لوگون کو دہوکا دیگا اوسکو مسیح اسلئے کہتے
ہین کہ ایک آنکھہ اوسکی ممسوح ہو گی یعنی کانا ہے یا اسلئے کہ زمین کا مسح کریگا
یعنی ہر جگہہ پہریگا ابو الہیثم نے کہا مسیح بر وزن سکین ہے یعنی مکروہ صورت

کسی نے کہا مسیح ہے بخا معجمہ قاضی عیاض نے ان دونون لفظ کا انکار کیا کہا
یہہ تحریف ہے قاموس مین ہے اجتمع لنا فی سبب تسمیة المسیح خمسون قولا یعنے
علیہ السلام کو جو مسیح کہتے ہین یہہ اسلیئے ہے کہ جسپر کہہ والیکو وہ چہوتے وہ اچھا
ہوجاتا یا اسلیئے کہ وہ اخمص نہ تہے جسطرح آنحضرت صلعم کی صفت مین آیا ہے کان
مسیح القدمین یا مان کے پیٹ سے ممسوح بالدہن نکلے یا زمین مین سیر کرتے پہرتے
تہے حلیہ دجال ایک جوان آدمی ہوگا یا بوڑہا دونون قول کی سند صحیح ہے جسیم
بہاری بدن ہوگا سرخ یا سفید خالص یا گندم گون یہہ حدیث عبد اللہ بن معقل
سے نزدیک طبرانی کے آئی ہے فتح الباری مین کہا ہے ہوسکتا ہے کہ صاف رنگ
ہو گال سرخ ہون بال گہونگر والے ہونگے سیدہی یا بائین آنکہہ کانی ہوگی ٹینٹ
نکلا ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ عیب دونون آنکہہ مین ہوگا ایک تو بالکل کانی صفا
چٹ ہوگی دوسری آنکہہ مین پہلی ہوگی اوٹہی ہوئی بائین آنکہہ کا کانا ہونا حدیث
سمرہ مین آیا ہے اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے ابن حبان و حاکم نے صحیح
کہا ہے پستہ قد ہوگا دونون پنڈلی کے بیچ مین فاصلہ ہوگا یا دونون پاؤن مین
ٹیڑہ ہوگی دونون آنکہون کے بیچ مین ک ف ر لکہا ہوا ہوگا ہر مسلمان کاتب غیر
کاتب اوسکو پڑہ لیگا مگر کافر نہین پڑہ سکیگا اوسکے اولاد نہوگی مدینے مکے مین داخل
نہوسکیگا اوسکے ہمراہ وہ قوم ہوگی جنکے منہہ ڈہال کیطرح چوڑے چکلے ہون گے
تتاری ترک اسی شکل کے تہے ستر ہزار یہودی اصفہان کے اوسکا ساتہہ دینگے
طیلسان یا سیجان پہنے ہوئے تلوارین محلی لگائے ہوئے ہونگے طیلسان قوردانہ
کو کہتے ہین سیجان سبز طیلسان کو کہتے ہین آنکہہ اوسکی سوئیگی دل نہ سوویگا ناک
چونچ کیطرح ہوگی اسکی مان بڑی موٹی لنبی پستان کی تہی یہہ بہی لنبا تڑنگا ہوگا
روایت مین قد کا قصیر و طویل ہونا دونون آیا ہے یعنی موٹاپے کی نظر سے قصیر

حلیہ دجال

ہوگا ورنہ اصل مین لنبا ہے ضخامت اس بات کی مقتضی ہوگی کہ زیادہ تر ایسا ہوتا یا پہلے
قصیر ہوگا ابتدا مین پہر جب کفر ظاہر کریگا دعوی خدائی کا کریگا تو پہول پہال کر دراز
قد ہو جاویگا یہہ اللہ کی آزمایش ہوگی بندون کے لیے جسطرح سارے فتنے ہین
اسیطرح ایک یہہ فتنہ بہی قصر وطول کا ہے اسکا گدہا بہت موٹا تازہ ہوگا ایک
کان سے دوسرے کان تک چالیس گز کا فاصلہ رکہتا ہوگا جہان نظر پڑیگی وہان
اوسکا قدم پڑیگا اسکے مقدمۂ لشکر پر ایک آدمی ہوگا جسکے بدن پر بہت بال ہونگے
وہ کہیگا بدو یہہ یعنی بہاگو علی نے کہا دجال چالیس گز لنبا ہوگا پہلے گز سے اوسکا
گدہا سفید ہوگا زمین اسکے لئے لپیٹ دیجاویگی دجال بادل کو ہاتہہ سے پکڑلیگا
سورج سے پہلے مغرب تک پہونچ جاویگا دریا مین ٹخنے تک گہیگا سیرت یہہ پہلے تو
دعوی ایمان وصلاح کا کریگا دین کیطرف بلاویگا لوگ اوسکا اتباع کرینگے روز بروز
غلبہ پکڑیگا یہانتک کہ کوفے مین آویگا یہان بہی اظہار دین کر کے لوگون کو برانگیختہ عمل
پر کریگا پہر مدعی نبوت کا ہوگا ہر عقلمند اس بات سے گہبرا کر اوس سے جدا ہو جاویگا پہر
چند روز کے بعد کہیگا مین خدا ہون اوسوقت ایک آنکہہ کانی ایک کان مقطوع ہو جائیگا
دونون آنکہہ کے درمیان ک ف ر لکہہ جاویگا جسکے دلمین ذرہ برابر بہی ایمان
ہے وہ اوسکو چہوڑ دیگا اسکو طبرانی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کعب احبار نے
کہا پہلے وہ طرف باب شرقی دمشق کے رخ کریگا یعنی ابتداء خروج مین پہر نظر نہ آویگا
مگر نزدیک نہر کسوہ کے پہر معلوم نہوگا کہ کدہر گیا پہر مشرق مین ظاہر ہوگا وہان
خلیفہ بنے گا پہر جادو ظاہر کر کے دعوی نبوت کا کریگا مسلمان لوگ اوسکے پاس
سے چلدینگے وہ نہر پر آویگا کہیگا جاری ہو وہ بہنے لگیگی پہر کہیگا بند ہو جاوہ
بند ہو جاویگی پہر کہیگا سوکہہ جاوہ سوکہہ جاویگی الحدیث بطولہ رواہ نعیم بن
حماد اکثر تابع اوسکے یہود و ترک نسار ہونگے اللہ تعالے شیاطین کو بہیجیگا

سیرت دجال

فتنۂ دجال

وہ کہین گے ہم سے خاطر خواہ مدد لو یہہ کہیگا جاؤ لوگون سے کہو مین اونکا رب ہون
وہ سب طرف دوڑ جاوینگے فتنۂ دجال اسکے فتنے بے گنتی ہین ا اسکے ساتھہ دو
پہاڑ چلین گے ایک مین درخت پہل پانی ہوگا دوسرے مین آگ دہوان ہوگا
کہیگا یہہ تو بہشت ہے یہہ دوزخ ہے رواہ الحاکم وابن عساکر عن ابن عمر ۲
کچہہ لوگون کو قتل کرکے زندہ کریگا ایک پہاڑ ثرید کا ایک نہر پانی کی ہمراہ ہوگی رواہ نعیم
عن حذیفۃ ایک روایت مین یون ہے کہ روٹی کا پہاڑ ساتھہ ہوگا لوگ جہد مین
ہونگے مگر جسنے اوسکا ساتھہ دیا وہ روٹی کہاویگا دو نہرین ہونگی ایک کو جنت دوسری
کو نار کہیگا جو کوئی اوسکی جنت مین جاویگا وہ نار مین گیا جو نار مین گہسیگا وہ جنت مین
ہوگا رواہ احمد وابن خزیمۃ والحاکم وسعید بن منصور عن جابر ایک روایت
مین یون آیا ہے تم مین جو کوئی اوسکو پاوے تو اوس نہر مین جاوے جسکو وہ
آگ دیکہہ رہا ہے آنکہین بند کرکے سر نیچا کرکے اوسکو پی کہ وہ ٹہنڈا پانی ہے
بخاری مین مغیرہ بن شعبہ سے روٹی کا پہاڑ آیا ہے مسلم نے گوشت روٹی کا پہاڑ
روایت کیا ہے کسی روایت مین لفظ طعام وانہار ہے کسی مین طعام وشراب کسی مین
معہ مثل الجنۃ والنار نعیم کی روایت مین ابن مسعود سے یون آیا ہے معہ
جبل من مرق وعراق اللحم حار لا یبرد ونہر جار وجبل من جنان وخضرۃ و
جبل من نار ودخان یقول ھذہ جنتی وھذہ ناری وھذا طعامی وھذا
شرابی **فائدہ** ابن حبان کا صحیح مین اسطرف میل خاطر ہے کہ یہہ بہشت ودوزخ
خیال بندی ہوگی دلیل اسکی حدیث مغیرہ ہے صحیحین مین انہون نے کہا مین آنحضرت
صلعم سے حال دجال کا بہت پوچہا کرتا تہا مجہہ سے کہا تجہکو وہ کچہہ نقصان نہ پہونچاویگا
مین نے کہا لوگ کہتے ہین اوسکے ساتھہ روٹی کا پہاڑ ہوگا فرمایا ھو اھون من ذلک
یعنی وہ اس سے کمتر ہے نزدیک اللہ کے کہ سچ مچ اوسکے پاس یہہ ہو بلکہ ایسا

دکہائی دیگا حقیقت مین کچہہ نہوگا روایت احدہما فی رأی العین ماء ابیض والاخری فی رأی العین نار تاججہ بہی اسی کی موئید ہے ابن العربی مالکی نے کہا بلکہ سچ مچ ہوگا یہہ اللہ کا امتحان ہے بندون کے لئے ہو اہون من ذلک کے یہہ معنی ہین کہ وہ اس لایق نہین ہے کہ اوسکا خوف کیا جاوے یا اللہ اپنے دوستون کو اوسکے سبب سے گمراہ کردے اشاعہ مین کہا تحقیق پہلی ہی بات ہے روایت فلیغمض ثم لیطأطأ راسہ فیشرب فانہ ماء بارد اسی پر دال ہے اسیطرح یہہ روایت فمن ادرک ذلک منکم فلیقع فی الذی یراہ انہ نار فانہ ماء عذب بارد اسیطرح یہہ روایت فالنار روضۃ خضراء والجنۃ غبرۃ ذات دخان فرق ان دونون مین یہہ ہے کہ یہہ تو خرق عادت ہے خدا کی جنت ونار حقیقت ہے وہ سوا خدا کے دوسرے کے لئے حقیقۃ نہین ہوسکتی ۴ زمین دجال کے لئے ایسی لپٹ جاویگی جیسے بکری کا چمڑا تہ کردیتے ہین یہہ چالیس دن کے اندر ساری زمین پر پہریگا کوئی شہر نہ بچیگا جہان نہ جاویگا اوسکو پامال کریگا مگر حرمین شریفین یہہ ایسی جلدی چلیگا جیسے ہوا سے بادل بہاگتا ہے ۴ تین بار چلاویگا سارے اہل مشرق ومغرب اوسکو سنین گے پرندہ کو ہوا سے پکڑ کر سورج مین بہونے گا رواہ الحاکم وابن عساکر عن ابن عمرو ۵ ایک دن مین دریا کے اندر تین بار گہسیگا پانی دریا کا کمر تک نہ پہونچیگا ایک ہاتہ اسکا دوسرے ہاتہ سے لنبا ہوگا لنبے ہاتہ کو دریا کی تہ تک لیجا کر مچہلی پکڑیگا رواہ ابو نعیم عن حذیفۃ ۶ اسکا نکلنا وقت خفت دین ادبار علم کے ہوگا اکثر زمین مین کوئی ایسا باقی نہ رہیگا جو اوس سے حجت کرے لیکن لوگ ذکر دجال کا بہول جاوینگے اکثر تابع اوسکے یہی گنوار لوگ اور عورتین ہونگی یہانتک کہ آدمی اپنی مان بیٹی بہن پہوپی کو روکے گا اس ڈر سے کہ یہہ کہین اوسکی طرف نکل نہ بہاگین انکو باندہکر رکہیگا

وہ ایک گنوار سے کہیگا بھلا اگر مین تیرے باپ مان کو زندہ کر دون تو تو مجھکو اپنا
رب سمجھے گا وہ کہیگا ہان اوسوقت ایک شیطان اوسکے باپ کی صورت دوسرا
مان کی صورت بنکر سامنے آویگا یہہ دونون کہین گے اے بیٹے اسکی تابعداری
کر یہہ تیرا رب ہے وہ تابع ہوجاویگا سچ ہے ع کہ بے علم نتوان خدارا شناخت
اسیلئے حذیفہ نے کہا کہ اگر دجال تمھارے زمانے مین نکلے تو لڑکے اوسکو خذف
مارین یعنی کنکری ولکن وہ تو اوسوقت نکلیگا جبکہ علم ناقص ہوجاویگا دین خفیف
پڑجاویگا **تنبیہ** مراد گنوارون سے اسجگہہ وہ لوگ ہین جو علما سے دور
رہتے ہین گاؤن جنگل مین بستے ہین خواہ اعراب ہون یا اتراک یا اکراد یا اور
کوئی کیونکہ انکے پاس تمیز حق و باطل کا نہین ہے اکثر نفوس طرف تصدیق خوارق
کے مائل ہوتے ہین **فائدہ** حافظ ابن حجر نے کہا ابونعیم نے ترجمہ حسان بن عطیہ
مین بسند صحیح خود روایت کیا ہے کہ نجات نہ پاویگا فتنہ دجال سے کوئی مگر بارہ
ہزار مرد سات ہزار عورتین پھر کہا ایسی بات رائے سے نہین کہی جاتی محتمل ہے کہ مرفوع
ہو مگر اسکو مرسل کر دیا ہے یا بعض اہل کتاب سے اخذ کیا ہو انتہٰی یا محمول ہے اسپر
کہ اعراب ونسا رسے اتنے آدمی اوسکے فتنے سے بچ جاوینگے کیونکہ قصہ مہدی مین
آیا ہے کہ اونکے ہمراہ اس سے بھی زیادہ لوگ ہونگے قتل عثمان رضی اللہ عنہ مین
آیا ہے کہ جسکے دلمین دانہ برابر قتل ہونا عثمان کا ہوگا وہ تابع دجال ہوجاویگا اگر
دجال کو پاویگا اگر نہ پاویگا قبر مین اوسپر ایمان لاویگا صاحب اشاعہ نے کہا اس بنیاد
پر جو کوئی رافضی آجکے دن ہے اور وہ مہدی سے ہدایت حق نہ پاویگا تو وہ
تابع دجال ہوجاویگا اسلئے کہ ہر رافضی قتل عثمان رضی اللہ عنہ کو دوست رکھتا ہے
اس قتل سے راضی ہے اللہ تعالے ہمکو محبت اصحاب رسول خدا صلعم پر مارے ٨
دجال کے ساتھ دو فرشتے بھی بشکل دو نبیون کے ہونگے ایک داہنی طرف دوسرا

بائین طرف دجال کہیگا کیا مین تمھارا رب نہین ہون جلاتا ہون مارتا ہون ایک
فرشتہ کہیگا تو جھوٹا ہے کوئی آدمی نہ سنیگا مگر دوسرا فرشتہ کہیگا تو سچ کہتا ہی
اسکو لوگ سنین گے انکو گمان ہوگا کہ اوس فرشتہ نے دجال کو سچا بتایا یہہ بہی
ایک فتنہ ہے حدیث ابن مسعود مین نعیم وحاکم کے نزدیک یون آیا ہے کہ جب
دجال یہہ کہیگا انا رب العالمین تو الیاس کہین گے کذبت الیسع کہین گے صدق
الیاس یہہ وہ دونون نبی ہین جنکے مشابہ یہہ دونون فرشتے ہونگے ۹ سارے
شیاطین مشرق مغرب کے اسکے ہمراہ رہین گے ایک ایک مرنے کے پاس سو سو شیطان
باپ بہائی لونڈی غلام اولاد کی شکل بنکر آدینگے کہین گے تو ہمکو پہچانتا ہے وہ
کہیگا ہان یہہ میرا باپ ہے یہہ میری مان ہے یہہ میری بہن ہے یہہ بہائی ہے
وہ کہین گے بتاؤ یہہ کون شخص ہے یہہ کہیگا مجھکو خبر لگی ہے کہ یہہ دجال دشمن
خدا نکلا ہی یہہ کہین گے ٹھہر جا یہہ مت کہہ وہ تو تمہارا رب ہی تمہارے بیچ مین فیصلہ کریگا حکم دیگا
دیکہو یہہ اوسکی جنت ہی جسکو وہ لایا ہی یہہ اوسکی دوزخ ہی اوسکے ساتہہ نہرین ہین طعام ہی یہہ کہیگا تم جہوٹے
شیاطین ہو وہ کذاب ہی ہمکو یہہ بات پہنچی ہی کہ رسول خدا صلعم نے تمہارا حال بیان کیا ہی ہمکو ڈرایا ہی
فلا مرحبا بل انتم الشیاطین وهو عدو الله انشاء الله عیسے بن مریم کو بہیجیگا وہ اسکو قتل
کرینگے اوسوقت یہہ شیاطین اوسکے آس پاس سے ادہر ادہر نامراد ہوکر چلے
جاوینگے پہر آنحضرت صلعم نے فرمایا مین نے یہہ حدیث تمکو اسلئے کی کہ تم بوجہہ جاؤ
سمجھہ لو یاد کرلو اسپر عمل کرو جو تمہارے بعد آوینگے اونکو سناؤ ایک دوسرے
کو یہہ حدیث کرتا رہے کیونکہ فتنہ دجال کا سب فتنون مین زیادہ تر سخت ہے
رواہ نعیم پہر نعیم وحاکم نے مستدرک مین ابن مسعود سے یون روایت کیا ہے
کہ عورت پاس دجال کے آکر کہیگی اے رب میرے بیٹے خاوند بہائی کو زندہ کردے
یہانتک کہ وہ ایک شیطان سے معانقہ کریگی سارے گہر شیطانون سے بہر جاوینگی

کوئی اعرابی آویگا کہیگا اے رب میرے اونٹ بکری زندہ کردو شیاطین اوسکو ویسی ہی اونٹ بکری اوسی عمر و رنگ و روپ کے دینگے وہ گنوار کہین گے یہہ ہمارا رب نہوتا تو ان مردونکو ہمارے لئے کیون جلا دیتا گویا پہلی حدیث تو اوسکے حق مین ہے جو اوسکی تکفیر کریگا یہہ دوسری اوسکے حق مین ہے جو اوسپر ایمان لاویگا اوسکی پیروی کریگا ۱۰ آواز بلند سے پکاریگا الیّ اولیائی الیّ اولیائی میرے دوستو میرے پاس آؤ اسکو سب مشرق مغرب والے سنین گے پہر کہیگا الیّ احبائی الیّ احبائی فانا الذی خلق فسوی والذی قدر فہدی وانا ربکم الاعلیٰ یہہ دشمن خدا جہوٹا ہے تمہارا رب ایسا نہین یاد رکہو اکثر اتباع دجال کے یہود والد الزنا ہونگے رواہ ابن المبارک عن علیؓ ۱۱ ایک قوم کے پاس آکر دعوت کریگا وہ اوسپر ایمان لے آوینگے آسمان سے کہیگا پانی برسا زمین سے کہیگا پیدا وار کر اس قوم کے جانور چارا کہا کر خوب طیار و تازہ ہوجاوینگے دودہ خوب دینگے پہر دوسری قوم کے پاس جا کر وہی دعوت کریگا وہ اوسکی بات کو رد کرینگے یہہ وہان پہر کہڑا نہوگا یہہ بچارے قحط مین پڑجاوینگے ہاتہہ مین کچہہ مال باقی نرہیگا رواہ مسلم عن النواس بن سمعان ۱۲ ویرانہ پر گزریگا کہیگا اپنے خزانے نکال سارے خزانے اوس جگہہ کے اوسکے ہمراہ ہوجاوینگے جیسے شہد کی مکہیان رواہ مسلم ایضا عن النواس ۱۳ کوہ طور و کوہ زیتا سے کہیگا پہیل جاؤ وہ پہیل جاوینگے ہوا سے کہیگا دریا سے بادل اوبہار زمین پہ پانی برسا پانی برسیگا رواہ نعیم عنہ ایضا ۱۴ کہیگا مین ہون رب سارے جہان کا یہہ سورج میرے اذن سے چلتا ہے تم کہو تو اسکو روک دون وہ کہین گے اچہا یہہ اوسکو روک دیگا یہانتک کہ ایک دن برابر ایک مہینے کے جمعہ برابر سال کے ہوگا پہر کہیگا تم کہو تو مین اسکو چلا دون وہ کہین گے ہان دن برابر ایک گہڑی کے ہوجاویگا رواہ نعیم بن

حماد والحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ۱۵ دجال کے نکلنے سے پہلے تین
سالین بہت سخت ہو نگی اونین لوگون کو بہوک لگے گی اللہ تعالے آسمان کو حکم دیگا
کہ تہائی مینہہ روک لے زمین کو حکم دیگا تہائی پیدا وار نکر پہر دوسرے سال حکم دیگا کہ دو
تہائی مینہہ روک زمین کو حکم ہوگا دو تہائی پیدوار نکر تیسرے سال حکم دیگا ایک قطرہ
نہ برسا زمین کو حکم ہوگا سبزہ نہ اوگا کوئی گہر والا نرہیگا جو نہ مرجاوے الا ما شاء اللہ
کہا گیا اے رسول خدا لوگ پہر کسطرح زندہ رہین گے فرمایا تسبیح تکبیر کہانے کی جگہہ
ہوگی رواہ ابن ماجة وابن خزیمة والحاکم عن ابی امامة ۱۶ ایک شخص کو
ارہ سے چیر ڈالیگا دو ٹکڑے کرکے ڈالدیگا نو دو نو ن کے بیچ مین گزر کر کہیگا دیکہو
مین اسکو ابہی اوٹہا بٹہا لتا ہون کیا یہہ پہر بہی یہہ گمان کریگا کہ میرے سوا کوئی اور
بہی اوسکا رب ہے اللہ تعالے اوسکو زندہ کردیگا یہہ خبیث اوس سے کہیگا تیرا رب
کون ہے وہ کہیگا اللہ میرا رب ہے تو دشمن خدا دجال ہے خدا جانتا ہے جیسا مینے
تجہکو اب پہچانا اس سے زیادہ کبہی پہلے نہ پہچانا تہا یہہ اوسکو دوبارہ قتل
کرنا چاہیگا مگر قابو نہ پاویگا رواہ ابن ماجة وابن خزیمة والحاکم والضیاء عن
ابی امامة محل خروج نکلنا دجال کا مشرق سے ہوگا بالیقین پہر ایک روایت مین
یون آیا ہے کہ خراسان سے نکلیگا رواہ احمد والحاکم من حدیث ابی بکر دوسری روایت
مین یون ہے کہ اصبہان سے نکلیگا اخرجہ مسلم حدیث ابن عمر مین نزدیک حاکم
وابن عساکر اسطرح ہے کہ یہودیہ اصفہان سے برآمد ہوگا یہودیہ ایک جگہہ ہے
اصفہان سے باہر ومثله عند احمد عن عائشة وعند الطبرانی من حدیث فاطمة
بنت قیس یخرج من بلدة یقال لها اصبهان من قریة من قراها یقال لها رستاق آباد
وقت نزدیک فتح قسطنطنیہ کے نکلیگا یعنی بعد فتح وقت قحط تین سالہ کے بعض روایات
مین یون ہے بعد فتح قاطع کے برآمد ہوگا جمع یون ہوسکتی ہے کہ ابتداء خروج کے

محل خروج

وقت خروج

دعوی خلافت ہو نبوت کا نزدیک فتح قسطنطنیہ کے ہوگا خروج اعظم و دعوی الوہیت
کا وقت فتح قاطع کے ہوگا جو خروج مقید ہے ساتھہ چالیس دن کے وہ بہی بڑا اٹکنا ہے
مدت چالیس دن تک رہیگا ایک دن برابر ایک سال کے ایک دن برابر ایک
مہینے کے ایک دن برابر جمعہ کے ہوگا باقی سارے دن جیسے تمہارے دن کذا
فی حدیث النواس بن سمعان عند احمد و مسلم والترمذی ایک روایت مین یون
آیا ہے اوسکا زمانہ چالیس دن کا ہوگا ایک سال جیسے آدہا برس ایک سال جیسے
ایک مہینا ایک سال جیسے ایک جمعہ رہے سہے دن جیسے آگ سے کوئی چنگاری
اوڑی صبح کو آدمی دروازہ شہر سے چلیگا دوسرے دروازہ تک نہ پہونچیگا
کہ اسمین شام ہوجاویگی اخرجہ ابن ماجۃ وابن خزیمۃ والحاکم والضیاء عن
ابی امامۃ فائدہ کا علما نے اس حدیث کی تاویل مین اختلاف کیا ہے کسی نے کہا
یہہ کنایہ ہے اس بات سے کہ لوگ فتنون مین ایسے مشغول ہونگے کہ اونہین معلوم
نہوگا دن کدہر گزر گیا انکے سامنے گزرنا دن کا ایسا ہوگا جیسے ایک گہڑی مہینا
ایسا ہوگا جیسے ایک دن سال ایسا ہوگا جیسے ایک مہینا کسی نے کہا نہین بلکہ یہہ
حدیث اپنے ظاہر معنی پر ہے کیونکہ دوسری حدیث انس مین آیا ہے لاتقوم
الساعۃ حتی یتقارب الزمان فیکون السنۃ کالشہر ویکون الشہر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ
کالیوم ویکون الیوم کالساعۃ ویکون الساعۃ کالضرمۃ اخرجہ احمد والترمذی
فی اشراط الساعۃ جواب ان دونون حدیث کے اختلاف کا یا تو ترجیح ایک حدیث کی
دوسری حدیث پر ہے یا جمع کرنا دونون مین ہے سو اگر ترجیح کی ٹہریگی تو حدیث
نواس جو نزدیک مسلم کے ہے زیادہ تر قوی ہے اگر جمع تجویز کیجاوے گی تو اوسکی
کئی صورتین ہین ایک یہہ کہ ایام اوسکے چالیس برس ہونگے ایام کو مجازاً سنین کہا ہے
پہر پہلا دن اس سال کا برابر ایک سال کے دوسرا برابر مہینے کے تیسرا برابر جمعہ کے

ہوگا باقی دن جیسے ہمارے دن پہر دوسرے سال کے دن گھٹ جاوینگے یہانتک
کہ ایک سال برابر آدہے سال کے ہوگا اسیطرح سال برابر ماہ کے ماہ برابر جمعہ
کے تا آنکہ پچھلے دن مثل فجر کے ہونگے ایک در سے دوسرے در تک نہ پہونچیگا کہ
شام ہوجاویگی سو ایک سال اوسکے سالون سے برابر کئی سال ہمارے کے ہوگا
اخیر سالین اوسکی بقدر ایک سال کے ہمارے سالون سے ہونگی حدیث ابن مسعود
جو اوپر گزری کہ سورج کو چلاویگا روکے گا اسکی مقوی ہے **فائدہ** آنحضرت
صلعم سے پوچہا جو دن برابر ایک سال کے ہوگا اوسمین ایک دن کی نماز پڑہی
جاویگی فرمایا نہین تم اوسکا اندازہ کرلو یعنی ہر دن کا مقدار ٹہراکر پانچون نماز
پڑہو پہر دوسرا تیسرا دن مقرر کرلو چہوٹے دنون سے پوچہا کہ اوسمین نماز کسطرح
پڑہ ہوگی فرمایا جسطرح تم بڑے دن مین اندازہ کروگے اوسیطرح اوسمین بہی
مقدار ٹہرالو اشاعہ مین کہا ظاہر یہ ہے کہ تقدیر اسجگہہ برعکس اول ہے یعنی ایک
دن کی مقدار مین نماز پنجگانہ پڑہنا چاہئے گو اس مقدار مین بہت سے دن
کیون نہ آجاوین دوسری صورت یہ ہے کہ یہ زمانہ بطریق عالم مثال کے ہوگا
کسی کے نزدیک یہ ایام ہین کسی کی نظر مین یہ سال ہین والکل موجود محقق
صوفیہ نے اس عالم کو ثابت کیا ہے خارج مین محسوس بتایا ہے یہ بات نہین کہ محض
ایک خیال بے حقیقت ہو یہ عالم درمیان عالم اجساد و عالم ارواح کے ہے
سیوطی نے المنجلی فی تطور الولی مین ابن عربی نے فتوحات مین والد ماجد مجددنے
حظیرۃ القدس ریاض المرتاض مین ذکر اس عالم کا کیا ہے کیفیت خروج اس
بارہ مین حدیثین مختلف آئی ہین سب سے زیادہ مبسوط حدیث نواس کی ہے نزدیک
مسلم وغیرہ کے پہر حدیث ابی امامہ کی ہے نزدیک ابن ماجہ و ابن خزیمہ و حاکم
کے پہر حدیث ابی سعید کی ہے نزدیک مسلم کے و معناہ عند البخاری دوسری

حدیث بہی ابی سعید کی ہے نزدیک حاکم کے اشاعہ مین ان سبکو ایکطرح پہ ہانکا ہی
پہر بقدر امکان جمع بین الاختلافات کیا ہے اکثر مضمون حدیث نواس کا متفرق
طور پہ اوپر گذر چکا جو زیادہ ہے وہ یہہ ہے جو کوئی پہنس جاوے اوسکی نار
مین اوسکو چاہیئے کہ فریاد کرے خداسے فواتح سورہ کہف پڑہے وہ آگ اسپر
برد و سلام ہو جاویگی جسطرح ابراہیم علیہ السلام پہ ہو گئی تہی جب اسکا گذر
مکہ پر ہوگا ایک عظیم الخلقۃ کو وہان دیکہکر کہیگا تو کون ہے وہ کہیگا مین میکائیل
ہون مجھکو خدانے بہیجا ہے کہ تجھکو حرم مین آنے ندون پہر مدینہ پہ گذریگا وہان
بہی ایک عظیم الخلقۃ کو پاکر پوچہیگا تم کون ہو وہ کہین گے مین جبرئیل ہون مجھکو
خدانے بہیجا ہے کہ مین تجھکو حرم رسول خدا صلعم مین نہ آنے دون دوسری
روایت مین ہے جس نقب پر نقاب مکہ و مدینہ سے آویگا وہان فرشتے ننگی تلوارین
لئے ہوئے کہڑے ہونگے مکے مین میکائیل کو دیکہکر بہاگ کہڑا ہوگا چلا ویگا منافق
مکے کے اوسکے پاس نکلکر چلے جاوینگے اسیطرح مدینے مین نزدیک ضریب احمر کے جو
انتہائی سبخہ کے پاس ہے اوتریگا ایک مرد مومن اسکے پاس نکلکر آویگا اپنے یارون
سے کہیگا واللہ مین اوسکے پاس جاتا ہون دیکہون تو یہہ وہی ہے جس سے
ہمکو رسول خدا صلعم نے ڈرایا ہے یا اور کوئی ہے وہ کہین گے ہم تمکو نہین جانے
دیتے ہم اگر جانین کہ جب تم اوسکے پاس جاؤگے وہ تمکو قتل کر ڈالیگا تو ہم جانے
بہی دین مگر ڈر یہہ ہے کہ کہین تمہین کسی فتنے مین نہ ڈالدے یہہ مومن مرد بے
جاے نہ مانے گا جب چلکر پاس مشائخ دجال کے پہونچیگا وہ کہین گے کدہر آئے
یہہ کہیگا اسی مرد خارج کے ارادہ سے آیا ہون وہ کہین گے کیا تجھکو ہمارے
رب پر ایمان نہین ہے یہہ کہیگا وہ ہمارا سچا رب کیون ہونے لگا تو وہ کہین گے
اسکو قتل کرو کوئی کہیگا کیا تمکو تمہارے رب نے منع نہین کیا ہے کہ تم کسیکو

بے اوسکی اجازت کے نہ مارو یہہ کسی آدمی کو دجال کے پاس بھیجین گے کہ ہمنے
ایک شخص پکڑا ہے جو ایسا ایسا کہتا ہے ہم اوسکو قتل کرڈالین یا تیرے پاس
بھیجدین وہ کہیگا میرے پاس بھیجدو یہہ اوسکو پکڑکر پاس دجال کے لیجاوینگے
یہہ مومن اوسکو دیکھکر پہچان لیگا جسطرح رسول خدانے بیان کیا ہے لوگون
سے کہیگا یہہ وہی دجال ہے جسکا ذکر رسول خداصلعم نے فرمایا ہے دجال حکم
کریگا کہ اسکا سر توڑو پہر کہیگا اگر تونے میرے حکم برداری کی تو خیر ورنہ مین تجھکو
دو ٹکڑے کرڈالون گا وہ مومن پکار اوٹھیگا اے لوگو دجال مسیح کذاب یہی ہی
جسنے اسکا کہا نہ مانا وہ جنت مین ہے جسنے مانا وہ آگ مین گیا دجال کہیگا اسکی
پیٹھہ پیٹ کو ٹھونکو پہر کہیگا میرا کہنا مان نہین تو دو ٹکڑے کیئے دیتا ہون یہہ کہیگا
تو مسیح کذاب ہے یہہ حکم دیگا کہ آرہ سے سر تا پا اسکو چیرڈالو ایک روایت مین یون
آیا ہے کہ پاؤن گھسیٹ کر عجب الذنب پر لوہار کہکر دو ٹکڑے کرڈالیگا ایک نشانی کے
انداز پر ایک ایک ٹکڑا پھینکدیگا پہر دونون ٹکڑون کے بیچ مین چلکر اپنے اولیا ر
سے کہیگا کہو تو اسکو زندہ کردون کیا تم نہین جانتے کہ مین تمہارا رب ہون وہ
کہین گے سچ ہے تیہہ ایک ٹکڑے کو دوسرے ٹکڑے سے مار کر کہیگا کھڑا ہوجا وہ
جی کر کھڑا ہوجاویگا دجال کے اولیا راس حال کو دیکھکر اوسکی تصدیق کرین گے
یقین جان لینگے کہ رب اونکا یہی ہے اوسکی بات مانین گے اوسکی تابعداری کرینگے
تب اوس مومن سے کہیگا کہ تو مجھپر ایمان نہین لاتا وہ کہیگا ما ازددت فیک الا
بصیرۃ یعنی ابتو مین نے خوب ہی تجھکو پہچان لیا سمجھہ بوجھہ لیا دوسری روایت
مین یون ہے لانا الآن اشد فیک بصیرۃ منی مطلب ایک ہی ہے پہر لوگون مین
پکاریگا دیکھو مسیح کذاب یہی ہے میرے بعد اب کسی آدمی سے یہہ ایسا کام نکرسکیگا
دجال کہیگا قسم ہے تو میری اطاعت کر نہین تو تجھے حلال کرکے آگ مین ڈالدونگا

یہہ کہیگا واللہ مین کبہی تیری اطاعت نہین کرنیکا دجال اوسکو ذبح کرنے کے لئے
پکڑیگا گردن سے ہنسلی تک تانبا پلانا چاہیگا مگر نہ بن سکیگا ایک روایت مین یون
ہے کہ تانبے کے تختون جیا اوسکو رکہیگا مگر اوسمین کوئی ہتہیار اثر نکریگا چارون
ہاتہہ پاؤن پکڑکر آگ مین پہینکدیگا لوگ جانین گے کہ اسکو دوزخ مین ڈالدیا وہ
جنت مین گریگا آنحضرت صلعم نے فرمایا یہہ لوگون مین سب سے زیادہ درجہ مین مجہہ سے
قریب سب مین بابت گواہی کے خداکے پاس بڑا ہوگا **فائدہ** اشاعہ مین کہا ہے
یہہ مرد مومن علی الاصح خضر علیہ السلام ہونگے جسطرح بعض احادیث صحیحہ مین آیا ہے
کشف صریح بہی اسی پر دلیل ہے ایک قول یہہ ہے کہ یہہ مومن اصحاب کہف مین سے
ایک شخص ہوگا اوپر گذرچکا ہے کہ اصحاب کہف مہدی کے اصحاب ہونگے مگر یہہ قول
ثانی ضعیف ہے قالہ فی الفتوحات انتہےٰ مین کہتا ہون کسی حدیث صحیح مین یہہ نہین
آیا کہ یہہ مومن خضر ہین یہہ تو مجرد دعوی ہے مشایخ کا کشف صوفیہ ہے محدثین
کے نزدیک خضر زندہ نہین ہین اگر کسی حدیث مین انکی تصریح آئی ہے تو وہ حدیث یا تو
ضعیف ہے یا منکر یا شاذ اگر صحیح ہو تو ہوسکتا ہے کہ نام اوس مومن کا خضر ہو
نہ یہہ کہ وہ خضر صاحب موسیٰ علیہ السلام ہونگے روایت صحابیت اصحاب کہف
کے ساتہہ مہدی علیہ السلام اگر صحت کو پہونچ جاوے تو ہونا کسی ایک شخص کا
اونمین سے کچہہ دور نہین اسلئے کہ کہف والے ابہی تک زندہ ہین سوتے ہین
مرے نہین خضر کے غائب ہونیکو بہت دن ہوئے خضر اگر جیتے ہوتے تو یہہ نہین
ہوسکتا ہے کہ نزدیک رسول خدا صلعم کے زمانہ حیات نبوی مین نہ آتے فقط اولیاء
امت ہی کو جابجا دکہائی دیتے سبحان اللہ قبر امام ابو حنیفہ رحمہ سے تو علم سیکہین
مشکل حل کرین سید المرسلین دنیا مین جلوہ افروز ہون اور ان سے اگر ایک مسئلہ
بہی نہ پوچہین حدیث صحیح مین تو یون آیا ہے لوکان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی

موسیٰ اگر جیتے ہوتے تو نہ بنتا اون سے کچھ مگر اتباع میرا معلوم ہوا اتباع کے لئے زندہ ہونا درکار ہے کیونکہ مرنے کے بعد عمل منقطع ہوجاتا ہے موسیٰ انبیاء اولوالعزم مین ہین انکے خضر مین ہنوز بحث ہے کہ ولی ہین یا نبی سو موسیٰ تو نبی ہو کر اطاعت کرتے مگر خضر جو موسیٰ سے رتبہ مین کم ہین انہون نے اتباع کیا ایک دن بھی تیئیس برس تک عہد رسالت مین آکر علیک سلیک تک نہ کی جو حدیث صاحب اشاعہ نے اسجگہہ ذکر کی ہے وہ خود اس مومن کے خضر ہونے سے انکار ہے اسلئے کہ لفظ حدیث کا مومن ہے نہ خضر اس مومن کا یہہ قول ہوگا کہ یہہ وہی دجال ہے جسکی خبر ہمکو رسول خدا صلعم نے دی ہے سو ظاہر ہے کہ رسول خدا نے کوئی خبر دجال کی خضر علیہ السلام کو نہین دی ہان اگر حسب اعتقاد حنفیہ یہہ خبر انکو قبر امام اعظم رح سے ملی ہو تو خدا جانے سارے محدثین بدلیل حدیث صحیح بخاری منکر وجود خضر ہین ایسے مسائل مین آیت یا حدیث حجت ہوتی ہے کشف والہام وروئیت خاص یا عام حجت نہین ہوسکتا تفصیل اس مسئلہ کی فتح البیان مین مذکور ہے ایسا مسئلہ لوگون کو علمائے حدیث سے سیکھنا چاہیئے نہ اہل کشف وکرامات سے وہ اسبات کو کیا جانین کیا سمجھین ؎

کوچۂ عشق کی راہین کوئی ہمسے پوچھے		خضر کیا جانین غریب اگلے زمانے والے

لکن بات اتنی ہے کہ جب یہی بڑے بڑے صوفی ایسے مسئلے اپنی زبان سے نکالین کتابون مین لکھین لوگون کے دلمین حقیقت اوسکی جمادین اپنا مشاہدہ بیان کرین اپنی ملاقات ظاہر فرماوین صوفیہ کا اجماع نقل کرین تو پھر عوام اسلام کچے مسلمان اگر نہ بہکین تو کیا کرین کٹ ملا جاہل لوگ تو انہین کو اپنا ہادی خضر راہ سمجھہ گئے ہین یہہ اونکی بات کو کسطرح قبول نکرین یہی تو ایک بڑی مصیبت دین مین پڑی ہے کہ گمراہی بھی انہین حضرات کے طفیل سے ہوتی ہے ؎

جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو علاج ‖ کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے

خیر جبکہ یہہ ماجرا اس مومن کا گذرے گا تو مدینہ منورہ تین بار زلزلہ کریگا ہر منافق
منافقہ اوسمین سے نکلکر دجال سے جا ملیگا اوسدن مدینہ پاک صاف ہو جاوے گا
جسطرح بھٹی مین میل کچیل لوہے کا نکل جاتا ہے اوسدن کا نام یوم الخلاص ہوگا
سب سے پیچھے عورتین نکلکر دجال کے پاس جا موجود ہونگی یہانتک کہ مرد پھرکر اپنی مان
بیٹی بہن پھوپی کو باندہے گا کہ مبادا کہین اوسکی طرف نکل بہاگین ایک روایت مین
یون آیا ہے دجال آکر کوہ احد پر چڑہیگا مدینہ کیطرف جہانکر اپنے الفتون سے کہیگا
یہہ سفید محل ہے یہہ مسجد احمد ہے **تنبیہ** اشاعہ مین لکہا ہے اس حدیث مین معجزہ ہے
رسول خدا صلعم کا کیونکہ خبر دی ہے اس امر کی کہ مسجد شریف بلند ہوگی گچ سے سفید
کیجاویگی اسلیئے کہ آپکے زمانے مین یہہ مسجد جریدے سے بنی تہی چنانچہ یہہ خبر مطابق واقع
کے ہوئی مسافت بعیدہ سے مسجد موصوف سفید دکہلائی دیتی ہے سفید منارے دور
سے چمکتے نظر آتے ہین شاید خروج دجال کا قریب ہے وہ اس بنا کو دیکہے گا واللہ اعلم
انتہے اب یہہ بات صاحب اشاعہ نے سنہ ۱۲۷۶ مین لکہی تہی اب تو زمانہ خروج کا اور بہی زیادہ
قریب آگیا ہوگا حدیث ام شریک بنت ابی العکر مین آیا ہے کہ مین نے کہا اے رسول خدا
صلعم عرب اوسدن کہان ہونگے فرمایا کم ہونگے بیت المقدس اونکو کہینچ لیگا انکا امام مہدی
نام ایک نیک آدمی ہے دجال شام کیطرف توجہ کریگا مسلمان بہاگکر جبل دخان مین جو شام
مین ہے جا چہپین گے یہہ انکا حصار کرلیگا سخت جہد مین گرفتار ہونگے آخر لوگ تنگ آکر
کہین گے یہہ محاصرہ کب تک رہیگا نکلو اس دشمن سے لڑین یا تو خدا شہادت دیگا یا فتح
بخشیگا پہر اوسکے قتال پر بیعت کرینگے اللہ کو انکا صدق معلوم ہوگا پہر ایک ایسا اندہیرا آویگا
کہ کسی ایک کو اپنا ہاتہہ تک نہ سوجہیگا اس درمیان مین عیسے ابن مریم اوترینگے اندہیرا دور
ہو جاویگا یہہ اپنے درمیان مین ایک مرد کو دیکہین گے کہین گے تم کون ہو وہ کہین گے

مین خدا کا بندہ و کلمہ عیسے ہون تین کامون مین سے ایک کام اختیار کر دیا تو اللہ تعالے دجال
ولشکر دجال پر اپنا عذاب بھیجے یا ان سبکو زمین دہسا دے یا تمہارا ہتھیار اونپر چلے اونکا
ہتھیار تمپر نہ چلے تب یہ کہین گے اے رسول خدا یہی بہتر ہے اوسدن پہر تو دیکھیگا کہ ایک
بڑا لنبا اکول شروب یہودی کا ہاتھ رکھتا ہے اوسکی تلوار نہ اوٹھا سکیگا یہ سب
مسلمان اونپر غالب آجاوینگے ایک روایت مین یون آیا ہے کہ امام مہدی نماز
صبح کے لئے آگے بڑہین گے کہ اتنے مین عیسے علیہ السلام نازل ہونگے مہدی رجعت
قہقری کرینگے تا کہ عیسے علیہ السلام آگے بڑہین لوگون کو نماز پڑہاوین اون سے
کہا جاویگا اے روح اللہ آگے بڑہو یہ بات وہ شخص کہیگا جسنے تحریمہ نماز نہ کیا
ہوگا یہ ارشاد کرینگے تمہارے امام بڑہکر نماز پڑہاوین پہر عیسے اپنا ہاتھ درمیان
دوش امام مہدی کے رکہکر کہین گے تم بڑہو اقامت نماز کی تمہارے لئے کہی گئی ہے
یہ نماز پڑہاوینگے نماز سے پہر کر عیسے فرماوینگے چلو فتح کرو فتح ہوگی دجال ستر ہزار
یہودی سے انکے پیچہے موجود ہوگا یہ سب سیف محلی لئے ہوئے طیلسان پہنے ہوئے
ہونگے دجال عیسے علیہ السلام کو دیکہکر ایسا گھلیگا جیسے نمک پانی مین گھلتا ہے پہر بہاگ نکلیگا
یہ فرماوینگے مجکو تجہپر ایک چوٹ کرنا ہے جسمین تو مجہپر سبقت نہ لیجاویگا باب لُد شرقی دمشق
پر دجال کو پاکر قتل کرینگے یہود کو اللہ تعالے شکست دیگا فائدہ لُد بروزن
مُد ایک جگہ ہے ناحیہ بیت المقدس مین لُد سے رملہ تک ایک فرسخ کا فاصلہ بجانب مشرق
ہے اسکے درخت اونکے درخت سے متصل ہین مسلم کی روایت مین یون آیا ہے کہ اس
درمیان مین کہ دجال وہان ہوگا اللہ مسیح بن مریم کو بہیجیگا وہ سفید منارہ شرقی
دمشق پر درمیان دو رنگین کپڑون کے اوترینگے لفظ حدیث کا مہرودتین ہے یعنی
ہر دو رنگے ہوئے ہونگے یہ ایک زرد چیز ہوتی ہے یا زعفران یا ورس کا
رنگ ہے دو فرشتون کے بازوؤن پر ہاتھ رکھے ہوئے آوینگے سر جہکانیکے وقت

ایسا معلوم ہوگا کہ گویا بالون سے پانی ٹپکتا ہے اوٹہاتے وقت یون معلوم ہوگا کہ گویا
موتی جہڑتے ہین جس کافر کو انکی سانس پہونچیگی وہ مرجاویگا اوسکو پہر جینا حلال نہین
ہے سانس وہان تک جاویگی جہانتک نظر پہونچیگی یہہ دجال کو تلاش کرینگے باب لد
پر پاکر قتل کرینگے ایک روایت مین یون آیا ہے آسمان سے ندا ہوگی یاایہا الناس
مایمنعکم ان تخرجوا الی ھذا الکذاب الخبیث اس ندا کو لوگ سنکر کہین گے یہہ
کسی پیٹ بہرے آدمی کا کلام ہے زمین اوسوقت نور خدا سے چمک اوٹہیگی عیسیٰ بن مریم نازل
ہونگے کہین گے اے لوگو خدا کی حمد کرو تسبیح کرو یعنی اس بات پر کہ مین تمہارا قوت
بازو ہون یہہ لوگ ایسا ہی کرینگے اصحاب دجال بہاگنا چاہین گے اللہ تعالےٰ زمین
کو انپر تنگ کردیگا نصف ساعت مین باب لد پہ آکر عیسےٰ علیہ السلام کو پاوینگے دجال انکو
دیکھکر اپنے یارون سے کہیگا اقامت نماز کہو یہہ انکے ڈر سے کہیگا پہر ان سے کہیگا اے
نبی اللہ اقامت نماز ہو گئی ہے یہہ فرماوینگے اے دشمن خدا تجہکو یہہ توزعم ہے کہ رب العالمین
توہی ہے پہر تو نماز کسکی پڑہتا ہے ایک مقرعہ سے اوسکو قتل کرینگے **تنبیہ** جمع ان
روایات مین یون ہے کہ پہلے تو دمشق مین منارۂ سفید پر سے اوترینگے یہہ منارہ
اتبک موجود ہے اوسوقت یہہ گہڑی دن ہوگا کتاب فتوحات سے ادپر گزرچکا ہے
کہ لوگون کو نماز عصر پڑہاوینگے احتمال ہے کہ ظہر کے بعد اوترینگے مگر بسبب شغل
قرعہ اندازی کے درمیان یہود ونصارے کے وقت عصر کا آجاویگا لوگون کے
ساتہہ نماز پڑہینگے امام ہونگے جسطرح ایک روایت مین آیا ہے پہر وہان سے
بیت المقدس کو مسلمانون کی فریادرسی کو تشریف لاوینگے یہان نماز صبح مین آئینگے
مہدی کے لوگون نے تکبیر تحریمہ کہہ لی ہوگی بعض نے نہ کہی ہوگی وہ انکے پاس
آویگا یہہ مہدی کو نماز مین پاوینگے مہدی قہقری کرنا چاہین گے مہدی کا پہرنا
دیکھکر یہہ شخص کہیگا آپ بڑہین آدہر عیسیٰ علیہ السلام مہدی کے کاندہے پرہاتہہ

رکھکر فرماوینگے تم ہی بڑہو اوس آدمی سے کہین گے تمہارے ہی امام کو بڑہنا چاہیئے
مہدی فعل سے وہ شخص قول سے اس بات کو قبول کریگا تاکہ جواب ہر بات کا موافق
قول کے ہو پہر جب صبح ہوجاویگی اصحاب دجال چلدینگے زمین اونپر تنگ ہوجاویگی
یہہ اونکو باب لد پر پاوینگے وقت ظہر کا آجاویگا وہ لعین اپنے بچاؤ کے لئے حیلہ
اقامت نماز کا کریگا جب دیکہے گا کہ کوئی صورت خلاص کی نہین ہے مارے ڈر کے
مثل نمک کے پانی مین گہل جاویگا یہہ اوسکو قتل کرینگے یا وہ بے وقت نماز پڑہنا
چاہیگا حالانکہ اوسکی ضلالت جہالت ساتہہ خدا کے سب سے زیادہ بڑہی ہوئی ہے
اسی تاویل کے قریب ہے روایت ابن المبارک کی علی رضی اللہ عنہ سے کہ قتل کریگا
اللہ دجال کو شام مین عقبہ افیق پر جب کہ تین گہڑی دن گزرچکا ہوگا ہاتہہ پہ عیسیٰ
بن مریم علیہما السلام کے قاموس مین ہے افیق کامیر ومنہ عقبۃ افیق انتہے اشاعہ
مین کہا ہے اس جگہہ ایک اور وجہ ہے قریب تر بتحقیق وہ یہہ ہے کہ پہلے گزرچکا ہے کہ
نماز ایام قصار مین بزمانہ آخر ایام دجال اندازے سے پڑہی جایا کریگی سو احتمال ہے
کہ یہہ اندازہ موافق اوسوقت کے پڑے اس صورت مین کچہہ اشکال نہین ہے اوترنے
مین عیسیٰ علیہ السلام کے دمشق مین چہہ گہڑی دن چڑہے و پہر انکی نماز عصر پڑہنے
مین هذا جواب مبنی علی التحقیق اللہ تعالیٰ یہود و اصحاب دجال کو شکست دیگا
کوئی چیز درخت پتہر دیوار جانور وغیرہ مین سے جو خدا نے پیدا کی ہے باقی نرہیگی مگر
اللہ اوسکو گویا کردیگا وہ کہیگی اے مسلمان بندہ خدا یہہ ہے یہودی یعنی اسکو قتل
کرو ایک روایت مین آیا ہے کہ ہر چیز یون کہیگی یہہ ہی دجال آؤ اسکو قتل کرو مگر درخت غرقد
کا کہ یہہ یہود کا درخت ہے وہ کچہہ نبولے گا آنحضرت صلعم نے فرمایا فیکون عیسی بن
مریم فی امتی حکماً عدلاً واماماً مقسطاً یعنی عیسیٰ میری امت مین حاکم عادل امام
منصف ہونگے اے اللہ ہمین جیتے عیسیٰ علیہ السلام کو جلد دکہلا دے عیسوی محمدی بنا دیجیے

ہمارے جینے مرنے کو درست کر دے ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لین کہ سوا کتاب و سنت کے کوئی دین دنیا مین باقی نہین ہے ہا سب سنی مسلمان کہلاتے ہین کوئی حنفی مالکی وہابی زیدی نہین کہلاتا ہے

برسرِ خوانِ رسول اللہ حہانیم ما		زائر از کجکول اہل راے نتوان لقمہ خورد

کیفیت نجات کی فتنۂ دجال سے

یہہ نجات دو طرح پر ہوگی ایک علم سے دوسری عمل سے علم سے اسطرح پر کہ دجال کہا ویگا پیوے گا اللہ تعالے کہانے پینے سے پاک ہے وہ کانا ہوگا اللہ کانا نہین ہے اللہ کو کوئی دیکہہ نہین سکتا جب تک کہ نہ مرے اسکو سب زندہ لوگ دیکھین گے الی غیر ذلک عمل سے یون کہ آدمی مکے یا مدینے مین جا رہے کہ یہان دجال کا دخل نہوگا یا مسجد اقصی یا مسجد طور مین جا ٹھہرے کیونکہ بعض روایات مین یہہ بہی آیا ہے کہ وہ یہان بہی نہ آویگا دس آیتین اول سورہ کہف کی پڑہے یا پہاڑون جنگلون مین بہاگ جاوے اسلیئے کہ اکثر داخل ہونا اوسکا قریون مین ہوگا عبیدہ بن عمر سے روایت ہے کچھہ قومین ہمراہ دجال کے ہوجاوینگی یہہ لوگ کہین گے کہ ہم اوسکے ساتھہ ہین ہمین معلوم ہے کہ یہہ کافر ہے لکن ہم کہانے پینے درخت چرانے کے لئے اسکے ساتھہ ہین مگر جب اللہ کا غضب اوتریگا تو انپر بہی نازل ہوگا رواہ نعیم بن حماد ایک عمل یہہ بہی ہے کہ اوسکے منہہ پہ تہوک دے ابی امامہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے فمن لقیہ منکم فلیتفل فی وجہہ رواہ الطبرانی دوسرا عمل یہہ ہے کہ تسبیح تکبیر تہلیل مین مشغول ہوجاوے آخر زمانہ قحط مین یہی ذکر مومن کی غذا ہوگا یا جو کوئی اوسکے فتنے مین مبتلا ہو وہ ثابت و صابر رہے گو وہ اسکو اپنی آگ مین جہونک دے یہہ آنکہین بند کرلے اللہ سے مدد چاہے وہ آگ اسپر ٹھنڈک و سلامتی ہوجاویگی رہی یہہ بات کہ اوسکو کون قتل کریگا

سو گزر چکا ہے کہ قاتل اوسکے عیسے علیہ السلام ہین وللہ الحمد **فائدہ** ابن ماجہ نے
کہا مین نے طنافسے کو سنا کہتے تھے مین نے محاربی سے سنا ہے کہتے تھے ینبغی ان یدفع
هذا الحديث يعني حديث الدجال الى المؤدب حتى يعلمه الصبيان في الكتاب
انتہے یعنی دجال کی حدیث میانجیون کو دینا چاہئے کہ وہ مکتب مین بچونکو سکہا دین
مین کہتا ہون یہہ حدیث تو دینا ہی چاہئے لکن اسکے ساتہہ وہ حدیث بہی دینا
مناسب ہے جسمین تیس دجالون کے نکلنے کا اس دجال سے پہلے ذکر آچکا ہے
اسلئے کہ اب خلفاء دجال اس زمانے مین بہت پیدا ہو گئے ہین کل نفس وجہتہا کا
ڈنکا چار دانگ ہند مین بالخصوص بج رہا ہے **فائدہ** علامت خروج دجال سے ایک
بہول جانا اوسکے ذکر کا ہے منبرون پر لفظ حدیث کا یہہ ہے کہ غافل ہو جاوینگے
لوگ اوسکی یاد سے یعنی چرچا اوسکے نکلنے کا آخر زمانہ مین کسی کی زبان پر نہوگا منبرون
کا ذکر اشاعہ مین شاید اسلئے کیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے حدیث تمیم داری کو جو
اوس ملعون کو ایک جزیرے مین دیکہہ آئے تھے برسر منبر روایت فرمایا تہا سلف بہی اوسکا
منبر پر کرتے تھے تا کہ سب لوگون کو یاد رہے اوسکے فتنے سے غافل نہوکر بچاؤ کی فکر کرتے
رہین اوسکی علامات دیکہکر قیامت کے قریب آنے پر یقین لاوین واللہ اعلم مین کہتا ہون
مدت سے یہہ امت اسلام ذکر دجال سے غافل ہو گئی ہے اوسکے نکلنے کو بالکل بہول گئی
ہے یہہ غفلت ونسیان ایک بڑی نشانی اوسکے قرب خروج کی ہے اس صدی مین اگر
نہ نکلا تو پہر پندرہوین صدی مین کچہہ عجب نہین کہ برآمد ہو اسلئے کہ اب مادہ ظہور امام
وروح اللہ علیہما السلام کا طیار ہے دنیا جور وظلم سے بہر چکی ہے مسلمانی نام کو
رہگئی ہے اسلام غریب وحقیر ہو گیا ہے اعوان وانصار دجال ہر قطر ومصر مین بکثرت
موجود ہین علماء و وعاظ کی کثرت ہے مگر کوئی عالم اپنے وعظ مین ذکر خروج دجال
کا نہین کرتا لڑکون کو جانے دو بوڑہون سے پوچہو تو انکو بہی کچہہ خبر دجال کی انتظار

اوسکے خروج کا نہین ہے ایسے ہی عالمون کے حق مین فرمایا ہے من عندھم تخرج الفتنة وفیھم تعود ۵۰

دیوانگی وستی از بروے تو سے خیزد		ہر فتنہ کہ مے خیزد از کوے تو میخیزد

اے اللہ عز وجل تو ایسا کر کہ جلدی جلد آجاوین عیسےٰ علیہ السلام اب تو رونق بخشش ہون **فائدہ** صحابہ و تابعین وغیرہم نے اختلاف کیا ہے کہ دجال وہی ابن صیاد ہی جو زمانہ رسول خدا صلعم مین پیدا ہوا تھا اندر مدینہ منورہ کے یا کوئی اور شخص ہے ہر قول کے لئے دلیلین ہین فتح الباری مین اسکی بہت اچھی تقریر و ترجیح مع دلائل الفریقین لکھی ہے راجح یہہ ہے کہ دوسرا شخص ہے اسلئے کہ قصہ تمیم داری کا قصہ ابن صیاد سے متاخر ہے آنحضرت صلعم نے جب یہہ خبر دی کہ وہ بحر شام یا بحرین مین نہین ہی بلکہ مشرق کیطرف ہے تو اوسوقت ابن صیاد مدینہ مین موجود تھا ہوسکتا ہے کہ ابن صیاد بھی ایک دجال اصغر تھا مثل دیگر دجاجلہ کے ظاہر مین اسلام لایا ہو **فائدہ** دجال کے قصے مین نزدیک مسلم کے یون آیا ہے جابر نے کہا سنا مین نے منادی رسول خدا صلعم کو ندا کرتا تھا الصلوة جامعة مین مسجد کیطرف نکلا حضرت کے ساتھ نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے منبر پر بیٹھے ہنستے تھے فرمایا ہر آدمی اپنے مصلے پر ٹھہرا رہے پھر فرمایا تم جانتے ہو مین نے کس لئے تمکو جمع کیا کہا اللہ و رسول ہی کو معلوم ہے فرمایا قسم خدا کی کسی رغبت رہبت کے لئے تمہین جمع نہین کیا ہے لکن اسلئے اکٹھا کیا کہ تمیم داری ایک مرد نصرانی تھا آیا اسلام لایا مجھہ سے ایک بات کہی جو موافق اوس بات کے ہے کہ مین تم سے کہتا تھا مسیح دجال کے مقدمے مین اسنے مجھہ سے یہہ کہا کہ مین ایک دریائی ناؤ مین سوار ہوا ہمراہ تیس نفر کے قبیلۂ لخم و جذام سے ایک مہینے تک دریا کی موج ان سے لعب کرتی رہی آخر ایک جزیرہ کیطرف بوقت غروب شمس کے پہونچکر پناہ پکڑے ہوڑیون مین بیٹھکر وہان جا اوترے ایک دابۂ اھلب انکو ملا

اہلب کے معنی یہہ ہین کہ اوسکے بدن پر بہت بال تہے ابو داؤد کی روایت مین یون
ہے ایک عورت ملی وہ اپنے بال کہینچتے ہوئے چلتی تہی انہون نے کہا تیری خرابی ہو
تو کون ہے اوسنے کہا مین جساسہ ہون یعنی خبرونکی جاسوسی کرتی ہون ابن عمرو
نے کہا دابۃ الارض یہی دابہ ہے جو زمانہ آخر مین نکلیگا سب سے بات چیت کریگا پہر اوسنے
کہا اس آدمی کے پاس چلو جو بتخانے مین ہے وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے جب
اوسنے نام مرد کا لیا ہم ڈرے کہ یہہ کوئی شیطانی نہو پہر جلدی سے اوس دیر مین
جا پہونچی وہان ایک انسان اعظم الخلق دیکہا خوب ہی جکڑ بند تہا اوسکے دونون ہاتہ
اوسکی گردن سے بندہی ہوئی تہی زانو سے ٹخنے تک وثاق مین تہا ہم نے کہا تیری
خرابی ہو تو کون ہے کہا تمکو میری خبر پر قابو ملا تم بتاؤ تم کون ہو ہم نے کہا ہم عرب کے
لوگ ہین جہاز پر سوار ہوئے تہے پہر باقی حال کہا اوس نے کہا نخل بیسان کا حال
تو بتاؤ بیسان بفتح با ایک گاؤن ہے شام کا وہ پہل بہی لاتا ہے ہم نے کہا ہان
قریب ہے کہ اب پہل نہ لاویگا پہر کہا بحیرۂ طبریہ کی خبر سناؤ اوسمین پانی ہے ہمنے کہا بہت
ہے کہا اب جلدی سوکہہ جاویگا پوچہا عینی زغر کی خبر دو زغر بضم زاے وفتح غین
معجمہ ایک معروف شہر ہے شام مین بجانب شرق اس چشمہ مین پانی ہے وہان کے
لوگ اس پانی سے کہیتی کرتے ہین ہم نے کہا ہان پانی بہی ہے لوگ کہیت بہی اوس سے
سینچتے ہین کہا ان پڑہون کے نبی کی کیا خبر ہے انہون نے کیا کیا ہم نے کہا مکے سے
نکلکر یثرب مین جا رہے ہین پوچہا عرب اوس سے لڑے ہم نے کہا ہان کہا انہون نے اونسے
کیا معاملہ کیا ہم نے کہا جو آس پاس کے عرب ہین اونپر وہ غالب آئے ہین اونہون
نے اونکی اطاعت قبول کی ہے کہا اونکے لئے بہتر ہے کہ وہ اونکی اطاعت کرین
اور مین تمکو خبر دیتا ہون کہ مین مسیح ہون قریب ہے کہ مجہکو اذن ہو نکلنے کا مین
نکلکر ساری زمین کی سیر کرونگا کوئی گاؤن نہ بچے گا مگر چالیس رات کے اندر

وہان آؤنگا سوا مکہ وطیبہ کے کہ یہہ دونون مجھپر حرام ہین جب چاہونگا کہ ایک مین ان
دونون جگہہ سے داخل ہون تو ایک فرشتہ ہاتھہ مین ننگی تلوار لئے ہوے میرے
سامنے آویگا مجھکو وہان سے روکے گا اوسکے ہر رستے پر فرشتے نگہبان ہون گے
آنحضرت صلعم کے ہاتھہ مین ایک لکڑی یا چھڑی تھی اوسکو زمین پر مار کے فرمایا طیبہ
یہی ہے یعنی مدینہ تین بار یہہ کلمہ ارشاد کیا مین نے تمکو یہہ حدیث سنائی تھی لوگون
نے کہا ہان مگر وہ بحر شام یا بحر یمن مین ہے نہین بلکہ وہ تو مشرق کیطرف سے آویگا
پھر ہاتھہ سے اشارہ طرف مشرق کے کیا بعض طرق حدیث مین نزدیک بیہقی کے
یون آیا ہے کہ دجال شیخ ہوگا یعنی بوڑھا نہ جوان اسکی سند صحیح ہے **تنبیہ**
قصۂ دجال مین کئی علامات ہین ۱ قحط شدید یہہ تین برس تک لگاتار رہیگا اسکی
طرف اشارہ ہے اس حدیث مین یکون بین یدی الساعۃ سنوات خداعات
یصدق فیہا الکاذب ویکذب الصادق ۲ قریب ہونا زمانہ کا یہانتک کہ سال
ماہ کیطرح ماہ جمعہ کیطرح جمعہ دن کیطرح دن ساعت کیطرح ساعت شعلہ کیطرح
گزریگا یعنی رات دن چھوٹے ہونگے ۳ زمین کا اپنے خزانون کو نکالنا یہہ زمانۂ
مہدی وعیسٰے ودجال تینون مین ہوگا زمین ہر ایک کے لئے اوسکو باہر نکالیگی مگر
یہہ نکلنا دو زمانون مین رحمت کے لئے ہے زمانۂ دجال مین بلا و امتحان کے لئے
ہوگا معلوم ہوا دنیا مین خیر و شر برابر رہا کرتا ہے استدراج و کرامات دونون
کا ظہور ہوتا ہے فقط اتنی بات ضرور ہے کہ آخر کو غلبہ حق ہی کا ہوتا ہے باطل
مٹ جاتا ہے اما الزبد فیذھب جفاء واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض
۴ ہر طرف سے شیطانون کا برآمد ہونا جھوٹے جھوٹے اخبار لانا لوگون پر قرآن
کا پڑھنا ۵ کچھہ قومون کا ایمان لاکر کافر ہوجانا بت پرستی کرنے لگنا طیالسی نے
ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے لاتقوم الساعۃ حتی یرجع اناس من امتی

الی عبادۃ الاوثان یعبدونہا اس مقدمے مین بہت حدیثین آئی ہین مراد اوثان سے اگر یہی پتھر کے بت ہین تو معنی حدیث کے بدلالۃ النص ثابت ہین اور اگر عبادت غیر خدا مراد ہے تو جتنے انواع فرک کے ہین وہ باشارۂ نص اس حدیث مین داخل ہین بت اوسمین بقول اوّلی داخل رہین گے اسلئے کہ سوا خدا کے جسکو پوجو وہی بت ہے وہی طاغوت ہے وہی جبت ہے جیسے گور پرستی پیر پرستی امام پرستی تقلید پرستی بدعت پرستی راے پرستی

غیر حق ہرچہ دولت را بربود		سد راہ تو ہمان خواہد بود

ہمارا مشرب تو یہہ ہے

دلا راے کہ داری دل در و بند		دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

نزول عیسیٰ علیہ السلام

انکا آسمان سے زمین پر اوترنا علامات قریبۂ قیامت سے ہے قال تعالی وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ کوئی کتاب والا نہین ہے مگر وہ ایمان لاویگا عیسےٰ علیہ السلام پر اپنے یا اونکے مرنے سے پہلے مسلمان تو اونکے اوترنے سے بہت پہلے جب سے رسول خدا صلعم نے فرمادیا ہے ایمان لاچکے ہین خدا کا بندہ خدا کا کلمہ خدا کی روح جانتے ہین حاکم عدل امام منصف پہچانتے ہین رہے یہود و نصاریٰ سو جب حضرت مسیح علیہ السلام زمانۂ آخر مین اوترینگے یہہ اوسوقت ایمان لاوینگے یہہ ایمان لانا یون ہوگا کہ اونکو خدا کا نبی و رسول و عبد سمجھکر اونکی اطاعت کرینگے مسلمان ہوجاوینگے جو مسلمان نہوگا وہ قتل کیا جاویگا یہود جو اونکے دشمن ہین اونکو جھٹلاتے ہین اوسدن یہہ اونکو سچا سمجھہ لینگے نصاریٰ جو اپنے گمان مین اونکی راہ پر چلتے ہین یا اونکو خدا کا بیٹا خیال

کرتے ہین ثالث ثلاثہ کہتے ہین اپنی غلط فہمی معلوم کرلین گے دیکھین گے کہ وہ
بہی وہی دین لائے جو محمد رسول اللہ صلعم لائے تہے اسی اسلام کے تابع اسی
امام کے مقتدی ہین وقال تعالےٰ وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا یعنی عیسیٰ علیہ السلام
قیامت کے آنے کی نشانی ہین تو قیامت آنے مین کچھہ شک وشبہہ نکر اس لفظ علم
کو بفتح عین ولام وکسر عین وسکون لام دونون طرح پر پڑہا ہے اول قرأت
کو شاذ کہا ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم
حکما عدلا یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ الحدیث رواہ
الشیخان وفی روایۃ لمسلم عنہ واللہ لینزلن ابن مریم حکما عدلا فلیکسرن الصلیب
بنحوہ اس حدیث کی صحت مین کچھہ بحث نہین ہے اسلئے کہ قرآن مقدس کے بعد کوئی
کتاب صحیح بخاری صحیح مسلم سے زیادہ ترصحیح نہین ہے اس حدیث مین مخبر صادق نے
خدا کی قسم کہا کر اوترنا عیسیٰ علیہ السلام کا بیان فرمایا ہے جسطرح عیسیٰ علیہ السلام
نے انجیل مین بڑے دہوم دہام سے خبر خاتم رسل کے نام نشان بتا کردی تہی سو
اوسیطرح خاتم رسل صلعم نے بہی خبر انکے نزول کی ہمکو دی ہے بلکہ خود خدائے پاک
نے یہہ خبر ذریعۂ قرآن کریم ہمکو سنائی ہے کوئی شخص مجتہد بوجہ حدیث لا مہدی الا
عیسیٰ باوجود ضعف سند کے اگر مہدی کے آنیکا انکار کرے توکرے اسلئے کہ
قرآن مین اونکے ظہور کی خبر نہین دی ہے صحیحین مین اونکا ذکر صراحۃً نہین آیا
ہے گو احادیث مہدی کو علماء اسلام نے متواتر المعنی کہا ہے سنن مین ان حدیثون
کو روایت کیا ہے مگر نزول مسیح علیہ السلام مین تو بال برابر کا بہی کچھہ فرق
دہوکا نہین ہے عیسائی بہی اونکے آنے کے قائل ہین منتظر ہین ہم نے مانا مہدی
نہ آوین اسمین کچھہ تکذیب قول مشہور اہل اسلام کی نہین ہے ابن مریم تو سبکے

نیز دیکھ ضرور رہی آوینگے کہین خدا اونہین کولے آوے جو بات ہم مہدی کے آنے
سے خیال کرتے ہین وہ کام ان سے بہی بخوبی نکلیگا مہدی آوین یا نہ آوین اسلام
کا کچھ نقصان نہین انکا آنا ہی ہمکو کفایت ہے انکے آنے سے یہہ بات تو قائم ہوجائیگی
کہ اب قیامت بہی لگے ہاتھہ چلی آتی ہے دین اسلام برحق ہے دین غیر اسلام ناحق ہے

بشارت

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لاتزال
طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامة قال فینزل عیسیٰ
بن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء
تکرمة اللہ ھذہ الامة رواہ مسلم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سے اسلام
دنیا مین آیا ہے تب سے لیکر قیامت تک قائم رہیگا یہہ نہوگا کہ اہل حق بالکل ملیامیٹ
ہوجاوین بلکہ ایک گروہ اس امت کا ہمیشہ حق بات پر لڑتا رہیگا قیامت تک اوسکو
غلبہ ہوگا مراد لڑنے سے اگر حرب وضرب ہے تو مراد گروہ سے جماعت ملوک اسلام ہے
اور جو یہہ مراد ہو کہ اہل علم بحث کرتے رہین گے تو پہر یہہ گروہ بالیقین اہل حدیث ہی
کا گروہ ہے کہ یہہ ہمیشہ اہل بدعت اہل رأے وغیرہم پر غالب رہتے ہین اگرچہ معنی اول
اظہر ہین مگر دونون معنی مراد لینے سے بہی کوئی مانع نہین بلکہ اور حدیثین صحیح اسی
پہلے معنی کی تائید وتقویت کرتے ہین فرضاً اگر پہلے ہی معنی متعین رہین تو بہی یہی
بات ٹہرتی ہے کہ بقاء اسلام کا الی یوم القیام برابر ہر زمانے وایام مین تا
طلوع شمس من المغرب رہیگا یہہ نہوگا کہ زمین کے پردے سے دین اسلام قبل
قیامت بالکل اوٹھہ جاوے کسی جگہہ بہی حکومت اسلام کی باقی نرہے ہمکو جسطرح
وجوب صدق رسول پر ایمان ہے اسیطرح اس بات کا بہی یقین ہے کہ

دنیا مین خصوصاً بزمانہ آخر اگرچہ اکثر ملکون ولایتون جزیرون بندرون مین
حکومت غیر اسلام کی ہوجاویگی مسلمان غریب اسلام کمیاب ہوجاویگا لکن یہہ ہرگز
نہین ہوسکتا کہ کوئی اس دین حق کو بالکل مٹادے سبکو اپنے دین باطل مین
ملالے یا اپنے الحاد مین شریک کرلے ٥

عنقا شکار کس نشود دام باز چین	کاینجا ہمیشہ باد بدست ست جام را

اس قول کے دلائل حدیث شریف سے کتاب طبسلائع المقدورین مفصل
طور پر لکھے گئے ہین یہہ جگہہ زیادہ شرح وبسط کی نہین ہے **فائدہ** مراد
امیر سے حدیث مین اس جگہہ یا تو مہدی علیہ السلام ہین جسطرح دوسری احادیث
سے معلوم ہوتا ہے یا کوئی اور بادشاہ اسلام ہے جسکے وقت مین حضرت
مسیح علیہ السلام کا اوترنا روے زمین پر ہوگا مگر اول ارجح ہے اسلیے کہ نبی
کے ہوتے ہوئے ایسا ہی امام نماز پڑہانے کو چاہیے جو مہدی وقت ہو ہر بادشاہ
کے پیچہے نبی کا نماز پڑہنا کچھہ خوب لگے نہین اوترتا اگرچہ کوئی مانع عقلی شرعی اس
بات سے بہی نہین ہے کیونکہ رسول خدا صلعم نے اپنے صحابہ کے پیچہے نماز پڑہی ہے
مگر صحابہ کا سا امیر اوسوقت کہان ہوگا سوا مہدی کے جسکے پیچہے ایسا پیغمبر جلیل القدر
اولوالعزم اقتدا کرے واللہ اعلم **فائدہ** عیسے علیہ السلام کا نام نسب مولد
تو قرآن ہی سے معلوم ہوچکا ہے رہا حلیہ وسیرت سو حدیث عقیل بن خالد مین نزدیک
بخاری کے آیا ہے کہ یہہ سرخ سفید رنگ بال گھونگروالے چوڑے سینہ کے ہونگے
ایک روایت مین یون ہے گندم رنگ ہونگے جیسے کسی بہت اچھے آدمی کو گندم
گونون مین سے تونے دیکھا ہو بال سیدہے ٹپکتے ہوئے دونون شانون کے
بیچ مین ایک لمہ کنگہی کیے ہوئے حدیث ابن عباس مین آیا ہے مین نے عیسے کو دیکھا
میانہ قد سرخ وسفید سیدہے بال دوسری روایت ابی ہریرہ مین اتنا اور

زیادہ کیا ہے کہ گویا ابھی حمام مین سے نکلے چلے آتے ہین سرخ وگندم گون ہونے
مین کچھہ مخالفت نہین گندم رنگ جب صاف ہوگا تو سرخ معلوم ہوگا جس کافر کو
انکی سانس لگے گی ہوا پہونچیگی وہ مرجاویگا سرت کی یہہ صورت ہے کہ صلیب کو توڑین
گے سور کو جان سے مارینگے بندرون کو قتل کرینگے جزیہ لینا بند کردینگے سوا
اسلام کے کچھہ قبول نکرینگے سبکا ایک دین ہوجاویگا سوا اللہ کے کوئی پوجا
نجاویگا زکوۃ دینا ترک ہوجاویگا اسلئے کہ لینے والا اوسکا نملیگا خزانے کے خزانے
ظاہر ہونگے مال مین کوئی شخص رغبت نکریگا اسلئے کہ قیامت کا قریب آنا اوسسے معلوم
ہے بغض دشمنی دور ہوجاویگی عداوت کے اسباب ہی باقی نرہین گے ہر زہریلے
جسانور کا زہر جاتا رہیگا بچے سانپ بچھو سے کہیلین گے ان سے اونکو کچھہ ضرر
نہ پہونچیگا بہیڑیا بکری کے ساتھہ چریگا بکری کو نہ ستاویگا زمین صلح سے بہر جاویگی
لڑائی گم ہوجاویگی زمین اپنی پیداوار خوب اوگاویگی جیسے آدم علیہ السلام
کے زمانے مین اگاتی تہی یہانتک کہ چند نفر ایک خوشہ انگور پر جمع ہونگے سبکا
پیٹ بھر جاویگا اسیطرح ایک انار سے بہت لوگ سیر شکم ہوجاینگے گھوڑے سستے
بکین گے اسلئے کہ لڑائی ہی نرہیگی بیل مہنگے ہوجاوینگے اسلئے کہ ساری زمین
جُتّ جاویگی یہہ شریعت نبویہ کے مقرر کرنے والے ہونگے اس امت کیطرف رسول
ہوکر نہین آئے ہونگے آسمان سے اوترنے کے پہلے اس حکم خدا کو معلوم کرچکے
ہونگے کہ دین اسلام ہی کو قائم رکہنا چاہیئے اشاعہ مین کہا ہے عیسے علیہ السلام
نبی ہین معہذا امت محمد صلعم مین ہونگے صحابی بھی ہین شب معراج مین آنحضرت صلعم
کو دیکہا ہے اسوقت وہ افضل صحابہ ہونگے انتہے جو زمانہ ایسا ہو کہ اوسمین عیسے
سا پیغمبر مہدی سا امام موجود ہو یہہ بادشاہ ہون وہ وزیر ہون اوس زمانے
کا اوس زمانے کے لوگون کا کیا پوچہنا ہے ۵

وزیرے چنین شہریارے چنان		جہان چون نگیرد قرارے چنان

فائدہ قریش کا ملک چھین لیا جاویگا ابن حجر نے قول مختصر مین انسے پہلے سخاوی نے قناعہ مین یہہ لکہا ہے اسکے معنی یہہ ہین کہ قریش کو اختصاص ساتھہ کسی چیز کے بدون پوچھے انکے باقی نرہیگا تو یہہ بات کچھہ معارض اوس حدیث کی نٹہری کہ لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی من الناس اثنان انتھے صاحب اشاعہ نے کہا یہہ حدیث جابر جسکو مسلم نے روایت کیا ہے فیقول امیرھم لعیسی تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ اسی پر دلالت کرتی ہے اس صورت مین کچھہ منافات اس امر مین نہین کہ یہی مہدی موعود زمانۂ عیسے علیہ السلام مین امیر ہون لکن امور مملکت مین مراجعت طرف مسیح کے کرتے رہین یہہ ایک دوسری وجہ ہے واسطے جمع بین الروایات کے درباب مدت ملک مہدی علیہ السلام کہ نو برس وغیرہ تو محمول ہین مدت مابعد نزول عیسوی پر چالیس برس وغیرہ باعتبار ساری مدت کے ہین مع زمانہ عیسوی کے چنانچہ اسکی طرف پہلے اشارہ بہی ہوچکا ہے فائدہ کوئی کہے کہ اس حدیث کے معنی کسطرح صحیح ہوسکتے ہین لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی من الناس اثنان حالانکہ ہم دیکہتے ہین کہ مدتون سے قریش کسی جگہہ کے مالک نہین ہین تو اسکا جواب یہہ ہے کہ مطلب حدیث کا یون ہی کہ استحقاق خلافت کا قریش ہی کے لئے ہے گو کوئی ظالم براہ ظلم ان سے ملک لیلے چھین لے اسمین شک نہین کہ عیسی علیہ السلام کمال عدل ظاہر کرینگے اور انسے یہہ بات کب ہوسکے گی کہ وہ قریش کا حق دابہ بیٹہین انتھے مین کہتا ہون جب سے خلافت بنی عباس کی بغداد و مصر سے جاتی رہی ادہر ادہر کے لوگ حاکم ملک بن بیٹھے تب سے کسی بادشاہ کا لقب خلیفہ نہوا سبکے سب امیر خان یا سلطان کہلاتے رہے آپکو نائب خلفاء سمجہا کئے چنانچہ ابتک بہی فرمان رواہی اسلامبول کو

سلطان کہتے ہین خلیفہ نہین کہتے اسلیئے کہ خلافت مخصوص ہے ساتھہ قریش کے سیّد
ہون یا شیخ سیّد ہون تو اور بہی بہتر ہے مگر شیخون کی امامت بہی صحیح ہے نہ جسطرح
بعض روافض کا عقیدہ ہے کہ امام کا فاطمی ہونا شرط ہے مہاجرین قریش تہے
انصار قریش نہین ہین یمن مین چند مدت حکومت سادات حسنیہ کی رہی اولاد
امام زید بن علی بن حسین نے بہی ڈنکا حکومت کا بجایا مکہ شریف مین مدت سے
شرافت اولاد حسن مین ہے یہہ حنفی مذہب یا شافعی ہوتے رہے یمن والے
زیدی مشرب تہے زیدی فروع مین بالکل حنفی ہین اسیلیئے کسی نے امام ابو حنیفہ
کو بہی زیدی لکہا ہے انہون نے زید کی حمایت کی تہی اونکے خروج کو خلیفہ وقت
پر جائز سمجہا تہا ابو حنیفہ علی مرتضے کو عثمان سے بہتر سمجہتے تہے محدثین یمن نے جسطرح
سارے مذاہب روے زمین سے مونہہ موڑ کر اتباع دلیل اختیار کیا ہے اسطرح
روافض نواصب زیدیہ اہل راے وغیرہ کا رد بہی لکہا ہے ساری اصول و فروع
انکے سست و بیکار کردئے ہین مگر وہ اصل و فرع انکے جو موافق دلیل کے باقی
رہے سو شرکت بعض مذاہب کی بعض مسائل مذہب دیگر سے کسیکو احد الفریقین
مین سے مضر نہین سیکڑون فروع زیدیہ ہین جنمین حنفیہ اونکے موافق متبعین
کے مخالف ہین سو اس سے کیا ہوتا ہے ع آنچہ مردم میکنند بوزینہ ہم ٭ محل
نزول عیسے علیہ السلام اسکا بیان اوپر گزر چکا کہ دمشق مین دو فرشتون کے
بازوؤن پر ہاتہہ رکہے ہوئے منارۂ شرقی پر سے پہر ہر دن چڑہے اوتر کر منبر مسجد
پر بیٹہین گے اوسوقت مسلمان مسجد مین آوینگے یہود انصاری بہی انکی امید مین
لگے ہونگے آدمیونکی اتنی بہیڑ ہوگی کہ اگر کوئی چیز پہینکی جاوے تو آدمی ہی
کے سر پر گرے زمین پہ نگرے ؎

کیا بہیڑ میکدے کی ہے در پر لگی ہوئی		پیا سو سبیل ہے سر کو نہ لگی ہوئی

محل نزول

مسلمانون کا مؤذن یہود کا بوق والا نصاری کا ناقوس والا آویگا یہہ قرعہ ڈالین گے
قرعہ نہ نکلے گا آخر مؤذن ہی اذان دیگا یہود ونصاری مسجد سے باہر چلے جاوینگے عیسٰے
علیہ السلام مسلمانون کے ساتھہ نماز عصر پڑہین گے پہر اہل دمشق کو ساتھہ لیکر طلب
دجال مین نکلین گے بہت سکینہ ومتانت سے چلین گے زمین انکے لئے سمٹ جاویگی
انکی نظر قلعون کے اندر گاؤن کے اندر تک اثر کرجاویگی جس کافر کو انکی سانس کا
اثر پہونچیگا وہ فی الفور مرجاویگا یہہ بیت المقدس کو بند پاوینگے دجال نے اوسکا
محاصرہ کرلیا ہوگا اوسوقت نماز صبح کا وقت ہوگا جسطرح اوپر گزرچکا مدت وفات
حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا ینزل عیسیٰ بن مریم فیمکث فی
الارض اربعین سنۃ رواہ الطبرانی وابن عساکر یعنی عیسٰے علیہ السلام زمین
مین چالیس برس رہین گے دوسری حدیث مین آیا ہے انہ یمکث اربعین سنۃ
ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون ویدفنونہ عندہ نبینا صلعم اخرجہ ابن
ابی شیبۃ واحمد وابوداؤد وابن جریر وابن حبان عنہ یعنی چالیس برس
ٹھہر کر انتقال کرینگے مسلمان نماز جنازے کی پڑہ کر نزدیک رسول خدا صلعم کے
انکو دفن کرینگے عائشہ نے مرفوعًا روایت کیا ہے ینزل عیسیٰ بن مریم فیقتل
الدجال ثم یمکث فی الارض اربعین سنۃ اماما عدلا وحکما مقسطا اخرجہ
ابن ابی شیبۃ واحمد وابویعلی وابن عساکر ایک روایت مین ابی ہریرہ سے
یون آیا ہے یلبث عیسیٰ بن مریم فی الارض اربعین سنۃ لو یقول للبطحاء
سیلی عسلا لسالت اخرجہ احمد فی الزہد یعنی عیسٰے علیہ السلام زمین مین چالیس
برس قیام کرینگے اگر بطحا سے کہین کہ شہد ہوکر بہ تو وہ بہ چلے بطحا کہتے ہین زمین
سنگریزہ کو دوسری روایت مین پینتالیس برس آئے ہین سو مدت کچھہ قلیل منافی مدت
کثیر کے نہین ہے روایت چالیس سالہ مین کسر کو چھوڑ دیا ہے ایک روایت مین سات

مدت وفات

ہی برس آئے مین تہہ یون ہوسکتا ہے کہ جب آسمان پر گئے تہے تینتیس برس کے تہے
اب سات برس اوتر کر رہین گے یہہ چالیس برس ہوے مگر جبکہ قلیل منافی کثیر نہ ٹھہرا
تو حاجت اس جمع کی بہی نرہی حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک احمد و ابن جریر و ابن عساکر
کے آیا ہے تیہہ روحا رہین آکر وہان سے حج یا عمرہ کرینگے یا دونون نسک بجالاوینگے
مسلم و ابن ابی شیبہ کے نزدیک حدیث ابی ہریرہ مین یون آیا ہے اہلال کرینگے عیسے
بن مریم فج روحا سے حج و عمرہ کا یا دونون کا فج کے معنی راہ ہین روحا ایک جگہہ ہے
درمیان مدینہ و وادی صفرا کے مکے کے رستے مین دوسری روایت مین یہہ ہے کہ
لیسلکن فجاً حاجاً او معتمراً و لیاتین قبری حتی یسلم علی و لارُدّن علیہ یعنی میری
قبر پر آکر سلام کرینگے مین جواب دونگا ابو ہریرہ نے بعد روایت اس حدیث کے
کہا ای بنی اخی ان رأیتموہ فقولوا ابو ھریرۃ یقرئک السلام اخرجہ الحاکم و صححہ
و ابن عساکر اے میرے بہتیجو اگر تم اونکو دیکہو تو کہنا کہ ابو ہریرہ نے تمکو سلام
کہا ہے انتہٰے مین اپنی اولاد سے کہتا ہون تم مین اگر کوئی عیسے علیہ السلام کو پاوے
تو میرا سلام پہونچاوے اور جو وہ کہین اسی صدی مین آگئے اور مین بہی اوس وقت
تک زندہ رہا تو پہر کچہہ حاجت اس وکالت کی نہین ہے ع جلون مین آپ ہی قاصد
جواب کے بدلے ؛ دوسری روایت انس مین نزدیک حاکم کے یہہ لفظ آیا ہے قال
رسول اللہ صلعم من ادرک منکم عیسیٰ بن مریم فلیقرءہ منی السلام تم مین سے جو
کوئی عیسے کو پاوے وہ اون سے میرا سلام کہے تیہہ خطاب ہے ساری امت کو مین
بہی ایک فرد اسی امت کا ہون اگر مین نے اونکو پایا تو سب سے پہلے مین ہی انشاء اللہ
تعالے سلام رسول خدا صلعم کا پہونچاؤنگا ورنہ میری اولاد مین سے جو کوئی انکو
پاوے بڑی حرص سے اس سلام نبوت کو اون تک پہونچاوے تاکہ پہلا لشکر
کتائب محمدیہ سے مین ہی ہون یا میری اولاد ہووے و باللہ التوفیق ۹

زمانہ ابن مریم کا اگر توفیق ہاتھ آئے		تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا

ایک روایت مین یہہ آیا ہے کہ وہ اوتر کر بیاہ کرینگے اونکے اولاد ہوگی پہر مدینے مین مرینگے یہہ مرنا شاید وقت حج وزیارت مسجد کے ہوگا ورنہ وہ تو بیت المقدس مین رہین گے عبد اللہ بن سلام نے کہا توریت مین جہان صفت محمد صلعم کی لکہی ہے وہان یہہ بہی لکہا ہے کہ عیسیٰ بن مریم انکے پاس دفن ہونگے اخرجہ الترمذی و ابن عساکر واخرج البخاری فی تاریخہ والطبرانی وابن عساکر عنہ قال یدفن عیسیٰ بن مریم مع رسول اللہ صلعم وصاحبیہ فیکون قبرہ رابعاً یعنی یہہ پاس رسول خدا و ابوبکر و عمر کے دفن ہونگے یہہ چوتہی قبر ہوگی بقاعی نے کتاب سر الروح مین ذکر کیا ہے کہ ابن المراعی نے تاریخ مدینہ مین اور ابن الجوزی نے منتظم مین ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ عیسیٰ زمین مین اوتر کر بیاہ کرینگے بچے پیدا ہونگے پینتالیس برس رہکر مرینگے میرے ساتہ میری قبر مین دفن ہونگے مین اور عیسیٰ ایک ہی قبر سے بیچ مین ابی بکر و عمر کے اوٹہین گے اس روایت کو قرطبی نے آخر تذکرہ مین ابی جعفر میانسی کیطرف نسبت کیا ہے **فائدہ** ان حدیثون مین رد ہے نصاریٰ و روافض پر نصاریٰ پر اسطرح کہ اگر عیسیٰ خدا کے بیٹے ہوتے تو بیاہ نکرتے اولاد نہوتی مرتے بہی نہین کیونکہ اللہ پاک کی نہ کوئی صاحبہ ہے نہ ولد ہے نہ اوسکو موت آویگی وہ توحی و قیوم ہے روافض پر اسطرح کہ ابوبکر و عمر اگر برے ہوتے تو حشر رسول خدا و عیسیٰ علیہ السلام کا درمیان ان دونون کے نہوتا تذنیب اتحکہہ اشاعہ مین یہہ لکہا ہے بعض جاہل حنفی کہتے ہین کہ عیسیٰ و مہدی دونون مقلد مذہب امام ابو حنیفہ کے ہونگے بعض مشائخ طریقہ نے جو بلاد ہند مین تہے اپنی فارسی تصنیف مین اسکا ذکر کیا ہے وہ تصنیف اوس دیار مین شائع ہے بعض حنفیہ نے جو عالم کہلاتے ہین تدریس کرتے ہین اس بات کو مشہور کر رکہا ہے اسپر فخر کرتے ہین اپنی

درس مین روضہ نبویہ کے اندر اس بات کی تقریر کرتے ہین مجہہ سے بہی کہا مین نے
انکار کیا قائل وناقل ومقرر کو جاہل بتایا اوسنے میرا انکار سنکر مجہکو منسوب طرف
تنقیص امام ابی حنیفہ کے کیا وحاشاہ من ذالک ولوسمعہ الامام ابوحنیفۃ لافتی بتعزیر
ناقلہ اوبتکفیر قائلہ پہر ایک مدت کے بعد مین نے ایک کتاب تالیف ملا علی قاری ہروی
نزیل مکہ مکرمہ دیکہی جسکا نام المشرب الوردی فی مذہب المہدی ہے اوسمین اونہون
نے اس قول کو نقل کر کے رد کیا ہے مین نے وہ کتاب نزدیک اس مدرس کے
بہیجدی مجلس درس مین پڑہی گئی سب شاگردون کے روبرو رسوا ہوا انتہے پہر
کلام علی قاری کو اسجگہہ مختصر کر کے ذکر کیا کہا یہہ نقل کرنا اغون ہے قبول عوام
حنفیہ پر اسلیئے کہ یہہ لوگ اڑے ہوئے ہین اپنی نقول اہل مذہب پر اگرچہ کچہہ تعلق
اوسکا فقہ سے نہو قال رحمہ اللہ تعالے مجہہ سے اس قضیہ یعنی مسئلہ تقلید مین
ایک ایسے شخص نے معارضہ کیا جو فضیلت سے بالکل عاری ہے ایک نقل دکہلائی
جو دفاتر مین لکہی ہے جسکے بطلان پر ہر صاحب عقل قاصر بہی یقین کرتا ہے علاوہ اسکے
یہہ نقل کتاب مجہول سی ہے ابن ہمام نے تصریح کی ہے کہ سوائے کتب متداولہ کے
کسی اور کتاب سے نقل کرنا جائز نہین خواہ علوم اصولیہ مین ہو یا فروعیہ مین اسکے
سوا رکاکت الفاظ ومبانی دلیل ہین بطلان معانی پر اب اوسکے لفظ سنو کہ خدا کے
وبال ملک متعال کے غضب سے نہ ڈر کر یہہ کہا ہے کہ اللہ تعالے نے ابوحنیفہ کو ساتہہ
شریعت وکرامت کے خاص کیا ایک کرامت انکی یہہ ہے کہ خضر علیہ السلام ہر دن وقت
صبح کے انکے پاس آکر احکام شریعت سیکہتے تہے پچاس برس تک سیکہا کیئے جب
ابوحنیفہ مر گئے خضر نے خدا سے مناجات کی کہا اے اللہ اگر میری کچہہ بہی منزلت
تیرے نزدیک ہے تو تو ابوحنیفہ کو اجازت دے کہ وہ مجہکو اپنی قبر مین سے مطابق
اپنی عادت کے علم سکہایا کرین تاکہ مین شرع محمد صلعم کو پورا پورا سیکہہ لون طریقت

حقیقت دونون مجھکو حاصل ہوجاوین ندا آئی قبر پر جاؤ جو چاہو وہ سیکھو خضر انکو چبیس
برس تک سیکھا کئے یہانتک کہ سارے دلائل واقاویل پورے سیکھ لئے پھر
خضر نے مناجات کی الٰہی اب کیا کرون ندا آئی جاؤ عبادت کرو یہانتک کہ میرا حکم آوے
فلانے بقعہ مین جاکر فلان شخص کو شریعت سکھاؤ خضر نے ایسا ہی کیا پھر ایک مدت کے
بعد ماورار النہر مین ایک جوان ظاہر ہوا اوسکا نام ابو القاسم قشیری تہا وہ اپنی
مان کی بہت خدمت وحرمت کرتا تہا ایک بار اوس نے اپنی مان سے کہا مجھکو طلب
علم کی حرص لگی ہے علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے جو طلب علم مین ہوگا جنت اوسکی
طلب مین ہوگی مجھکو اجازت دو کہ مین بخارا مین جاکر علم سیکھون مان نے سوچا کہ
اگر مین اسکو اذن ندونگی تو خیر سے منع کرنے والی ہونگی اگر اذن دیتی ہون تو
اسکی جدائی پر مجھسے صبر نہوسکے گا ناچار اذن ہی دیا قشیری کو وداع کیا تیہ ایک
جوان کو اپنے ہمراہ لیکر نکلے دونون نے طلب علم مین سفر کیا ان دروازے پر
بیٹھکر غم مین رویا کرتین کہتین اے اللہ مین نے اپنی جان پر طعام و گھر کو حرام
کرلیا ہے مین یہان سے نہ اوٹھونگی جبتک کہ اپنے بیٹے کو نہ دیکھہ لون قشیری مع
اپنے رفیق کے رات کو ایک جگہہ اوترے کہ کھانا کھاوین اتنے مین پاخانہ پھرنے کو
باہر نکلے سارے کپڑے موت مین بھر گئے اپنے ہمراہی سے کہا تم توجاؤ مین گھر جاتا ہون
مجھکو ڈر ہے کہ کہین دوسری منزل پر نجاست میرے بدن کو نہ لگ جاوے تیسری
منزل پر روح کو ناپاکی نہ پہونچے ان کے پاس بیٹھنا بہتر ہے تیہ اپنی مان کے پاس
واپس چلے آئے دیکھا جس جگہہ سے انکو رخصت کیا تہا وہین بیٹھی ہوئی ہین وہ انکو
دیکھکر کھڑی ہوگئین مصافحہ کیا الحمد للہ کہا خدا نے خضر کو حکم بہیجا کہ قشیری کے پاس
جاؤ وہ علم سکھاؤ جو تم نے ابو حنیفہ سے سیکھا ہے کیونکہ اوسنے اپنی مان کو راضی رکھا
خضر پاس ابو القاسم کے آئے کہا تو نے ہی ارادہ سفر کا طلب علم کیواسطے کیا تہا پھر

اپنی مان کی رضامندی کے لئے چھوڑ دیا مجھکو خدا نے حکم دیا ہے کہ مین ہر دن علی الدوام
آکر تجھکو علم سکھایا کرون غرضکہ خضر تین برس تک روزانہ آتے سارے علوم جو انہون
نے ابو حنیفہ سے تیس برس مین سیکھے تھے تین برس مین انکو سکھا دیئے علم دقائق و
حقائق و دلائل کا بھی بتا دیا یہ مشہور دہر فرید عصر ہو گئے ہزار کتابین تصنیف
کین صاحب کرامت تھے بہت سے لوگ انکے شاگرد مرید ہوئے ایک مرید جو بڑا دوست
تھا اوسکو کتابین گنکر ایک صندوق مین بھر کر سپرد کردین کہا مجھکو ایک بات پیش آئی ہے
تو اس صندوق کو جیحون مین ڈال آ مرید صندوق لیکر چلا جب انکے پاس سے نکلا
جی مین کہا بھلا مین ان مصنفات شیخ کو کسطرح پانی مین پھینک آؤن اونکو
حفاظت سے رکھونگا شیخ سے کہدونگا پھینک آیا ہون چنانچہ واپس آکر
یہی کہا شیخ نے پوچھا پھینکتے وقت کوئی علامت بھی دیکھی اسنے کہا مین نے تو کچھ
بھی نہین دیکھا فرمایا جاؤ صندوق پھینک آؤ مرید نے چاہا کہ پھینک آوے پھر نہو سکا
پہلی بار کیطرح پھر کر شیخ کے پاس آیا پوچھا پھینک آیا کہا ہان پوچھا کیا دیکھا کہا
کچھ بھی نہین دیکھا شیخ نے فرمایا تو نے صندوق نہین پھینکا اب جا پھینک کر آ اسلئے
کہ اوسمین اللہ کی شریعتین ہین تو میرے حکم کو رد نکر آخر بچار مرید جا کر صندوق
کو پھینک آیا پانی مین سے ایک ہاتھ نکلا اوسنے صندوق کو لے لیا مرید نے کہا
تو کون ہے اوس نے پانی مین سے جواب دیا مین حفظ امانت شیخ پر موکل ہون
مرید پھر آیا شیخ نے پوچھا کہو تم پھینک آئے کہا ہان پوچھا کیا دیکھا کہا پانی ہٹ
گیا ایک ہاتھ نکلا اوسنے صندوق لیلیا مین حیران ہو کر رہگیا اسمین کیا بھید ہے
شیخ نے فرمایا جب قیامت قریب آویگی دجال نکلیگا عیسےٰ بیت المقدس مین اوترینگے
ایک طرف انجیل رکھینگے پھر کہینگے کتب محمدیہ کہان ہین خدا نے مجھکو حکم
دیا ہے کہ مین تمہارے درمیان مین مطابق اونہین کتابون کے حکم کرون

انجیل کے موافق حکم نکرون لوگ دنیا مین ان کتابون کی تلاش کرینگے شہرون شہرون
ڈھونڈھتے پھرینگے کوئی کتاب کتب شرع محمدی کی نہ ملیگی عیسے متحیر ہوکر کہین گے آلہی
مین تیرے بندے مین کسطرح حکم کرون سوا انجیل کے کچھہ نہین ملتا اوسوقت جبرئیل
آکر یہہ کہین گے اللہ تعالے نے حکم دیا ہے کہ نہر جیحون پر جاؤ وہان دو رکعت
نماز پڑہو پہر کہو یا امین صندوق ابی القاسم القشیری مجھکو صندوق دے
مین عیسے ابن مریم ہون مین نے دجال کو قتل کیا ہے عیسے علیہ السلام جیحون پر
جاکر دو رکعت نماز پڑہین گے جسطرح جبرئیل نے اونکو حکم دیا ہے وہی کہین گے
پانی شق ہوکر صندوق نکلے گا یہہ اوسکو لیکر جب کہولین گے اوسمین اونکی چہار ہزار
ہزار کتابین ہونگی ان کتابون سے شریعت محمدی کو زندہ کرینگے پہر عیسی جبرئیل
سے سوال کرینگے کہ ابو القاسم قشیری کو یہہ مرتبہ کسطرح ملا وہ کہین گے مان کے
راضی رکہنے سے نقل من کتاب انیس الجلساء انتہے علی قاری نے بعد حکایت اس
نقل کے یہہ لکہا ہے کہ باوجود اس رکاکت ولحن کے یہہ کلام کسی ملحد کا ہے جو دین کے
بگاڑنے مین کوشش کرتا ہے کیونکہ حاصل اسکا یہہ ہے کہ وہ خضر جنکے حق مین خدا نے
عبداً من عبادنا آتیناہ رحمۃ من عندنا وعلمناہ من لدنا علما فرمایا ہے موسی علیہ السلام
نے اون سے تعلیم پائی ہے وہ منجملہ تلامیذ ابی حنیفہ کے ہین پہر عیسے علیہ السلام بہی
اولو العزم ہوکر عالم احکام اسلام ہوکر شاگرد ابو حنیفہ ٹھہرے شاگرد کی تیز فہمی کو
تو دیکھو کہ اوس نے تین برس مین خضر سے وہ سب کچھہ سیکھہ لیا جو خضر نے تیس برس
مین ابی حنیفہ سے اوقات حیات وممات مین سیکھا تہا انتہے مین کہتا ہون تیس برس
کیسے پچاس برس زندگی مین پچیس برس قبر سے سیکھا یہہ سب پچہتر برس ہوئے اتنی
مدت دراز کا علم قشیری نے تین برس مین خضر سے سیکھہ لیا اوستاد سے تو یہہ
شاگرد ہی اچہے نکلے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پہر علی قاری نے کہا تعجب تو یہہ ہے کہ

ابو القاسم قشیری طبقات حنفیہ مین بہی معدود نہین ہین یعنی پہر اتنی حمایت ابوحنیفہ
کی کیون ہے دوسرا التعجب یہہ ہے کہ حضر رسول خدا صلعم کو تو پاوین اون سے
اونکے علمار صحابہ کرام سے تو کچہہ نہ سیکہین جیسے علی مرتضےٰ جنکو باب مدینۃ العلم
فرمایا ہے اقضی الاصحاب کہا ہے زیدؓ بن ثابت کہ انکو افرض صحابہ بتایا ہے
ابیؓ بن کعب کہ انکو اقرا اصحاب فرمایا ہے معاذؓ بن جبل کو اعلمہم بالحلال والحرام
کہا ہے عطار تابعین سے بہی علم حاصل نکرین جیسے فقہار سبعہ سعیدؓ بن المسیب
مدینے مین عطاؒ مکے مین حسنؒ بصرہ مین مکحولؒ شام مین بلکہ اپنی جہل پر راضی ہوکر مسائل
شریعت کو آخر عمر ابی حنیفہ مین تعلم کرین یہہ بات ایسی ہے جسکا بطلان کسی کم عقل
بیوقوف پر بہی مخفی نہین ہے چہ جاے اہل شعور وعقل کے یہانتک کہ علمار مذاہب
نے اس بات کو ایک سخر اپن سمجہا ہے قلت عقل طائفہ حنفیہ پر دلیل ٹہرایا ہے حنفیہ
نے اتنا بہی نجانا کہ بہلا کوئی بہی اس بات پر رضی ہوگا انتہٰے مین کہتا ہون متاخرین
حنفیہ کا حال بہی اب مثل روافض کے ہوگیا ہے انکی عقل بہی مثل اونکی عقل کے
ماری گئی ہے جسطرح وہ اپنے خیال مین ائمہ اہلبیت کیطرف سے لڑتے سر پہوڑتے
ہین اوسیطرح یہہ بہی امام ابوحنیفہ رح کے لئے اپنی جان ہلاک کئے دیتے ہین یہہ
نسوان امت سفہار ملت اسرا برا ے گرفتار قیاس اتنا بہی نہین سمجہتے کہ شریعت
کو تو رسول خدا صلعم لائے تہے نہ امام صاحب یہہ امام ہون یا کوئی اور امام جب
شریعت ابوحنیفہ کی ہوئی تو ابوحنیفہ رح امام کاہے کو ہوے پیغمبر ٹہرے استغفر اللہ
ع این امامت نشد قیامت شد • خیر یہی سہی کہ امام صاحب شریعت ہین یا ساری
شریعت رسول خدا کی انہین کے مذہب مین منحصر ہے تو پہر اب مقلدین کو یہہ بہی چاہئے
کہ ایسے فتنہ وفساد کے وقت مین جو آجکل دنیا مین موجود ہین یا تو بغداد مین جاکر
تعلیم مذہب کی قبر شریف جناب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالےٰ سے کرلین یا جو حنفیہ قائل

حیات خضر کے ہین وہ بذریعہ اپنے مشائخ طریقت کے خضر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر
ہو کر علم سینہ بسینہ امام ابو حنیفہ رح کا سیکھین بلکہ خضر سے یہہ بہی فرمایش کرین کہ بحکم
عصاے پیر بجاے پیر یہہ وقت آپکی امداد کا ہے آپ شاگرد رشید حضرت امام
کے ہین آپکی ادنی توجہ سے قشیری نے ہزار کتابین تالیف کر کے نہر جیحون مین امانت
رکہی ہین و عیسے علیہ السلام کے کام آوینگی اب ہم مین سے کسی ایک شخص کو اپنا
شاگرد بنا کر سو وسو ہی کتابین تالیف کروا دیجیے کہ یہہ کتب بکار آمد امام مہدی
ہون ورنہ وہ ان حقائق و دقائق شریعت سے جو جناب کو امام اعظم رح سے حاصل
ہوئے ہین بالکل محروم رہ جاوینگے افسوس ہے کہ خضر زندہ بہی ہین امام صاحب
کے شاگرد بہی ہین بعض اکابر حنفیہ سے انکی ملاقات بہی ہوئی ہے مگر ابتک کسیطرح
کا نفع مذہب حنفی کو ان سے نہین ہوا خضر بہی گویا شیعون کے مہدی ٹھہرے
ہین اس قصے سے یہہ بہی باشارۃ النص معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ عیسے و مہدی
علیہما السلام مین خضر موجود نہونگے کیونکہ خضر کے ہوتے ہوئے تصنیفات قشیری کی کیا
حاجت ہے خضر علیہ السلام کو خدا جانے کیا ہوا ہے کہ نہ تو رسول خدا صلعم سے آکر ملے
نہ عیسے علیہ السلام سے ملین گے جب ملتے ہین تو کسی مقلد حنفی مذہب یا صوفی شافعی
مشرب یا کسی اور درویش صاحب کشف ہی کو ملتے ہین یا اول امام ابو حنیفہ رح سے
ملے تہے اب جو امام مہدی آوینگے تو اون سے پہر نہ ملین گے حالانکہ بقول حنفیہ
مذہب امام مہدی کا وہی مذہب امام ابو حنیفہ رح کا ہوگا خضر اگر اونکے شاگرد ہین
تو مہدی اونکے مقلد ہونگے باوجود اس اتحاد مذہب و طریقہ کے پہر بین بین رہنا
خضر کا ہمکو تو کچہہ پسند نہین آتا مقلدون کو پسند اگر آتا ہے تو آیا کرے ٥

ما اہل حدیثیم دغا را نہ شناسیم	صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

پہر علی قاری نے کہا اگر ساری خطایاے مبانی و معانی کے قصۂ مذکورہ سے تعرض

کیا جاوے جس سے صریح نقصان عقل ناقل نقل مذکور معلوم ہوتا ہے تو ایک
مستقل کتاب بنتی ہے مگر مین نے بفحواے قول خدا خذ العفو وأمر بالعرف
واعرض عن الجاهلین اوس سے اعراض کیا یہہ قول اس قائل کا باطل ہے بلکہ
کفر ہے حدیث لا وحی بعد موتی بے اصل ہے ہان لا نبی بعدی آیا ہے اسکے
معنی نزدیک اہل علم کے یہہ ہین کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لاویگا سبکی نے
اپنی تصنیف مین صراحت کی ہے اسبات کی کہ عیسے علیہ السلام ہمارے ہی نبی کی
شریعت کا حکم دینگے قرآن وحدیث کی روسے اس سے یہہ امر راجح سمجہا جاتا ہے
کہ وہ سنت کو جناب نبوت سے بطریق مشافہہ کے بغیر کسی واسطہ کے یا بطریق وحی
والہام کے حاصل کرینگے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب انہون نے
بہت حدیثین روایت کرنا شروع کیا اور لوگون نے اونپر انکار کیا تو انہون نے
کہا اگر عیسے بن مریم میرے مرنے سے پہلے اوترین اور مین اونکو حدیث کی روایت
کرون رسول خدا صلعم سے تو وہ میری تصدیق کرینگے یہہ دلیل ہے اس بات پر
کہ وہ عالم جمیع علوم سنت نبی صلعم کے ہونگے اونکو اسکی حاجت نہو گی کہ وہ سنت کو
کسی امتی سے اخذ کرین یہانتک کہ ابو ہریرہ جنہون نے خود جناب رسالت سے احادیث
کو سنا ہے وہ بہی محتاج اونکی تصدیق کے ہین انتہے مین کہتا ہون اس تکلیف کی
کیا ضرورت ہے کہ وہ بلا واسطہ علم سنت کو مشافہۃً حاصل کرینگے کوئی حدیث صحیح
اس باب مین اگر ملے تو تو یہہ بات ٹہیک ہے ورنہ قرآن وکتب سنت جو آج دنیا
مین موجود ہین اور قیامت تک باقی رہینگی دریافت حکم خدا ورسول کے لئے کافی
ہین انکے ہوتے ہوئے باین سند متصل مرفوع ضرورت اخذ بالمشافہہ کی کیا ہے یہہ
مشافہہ بہی اگر ثابت ہو تو عالم مثال یا ارواح مین ہوسکتا ہے نہ اس عالم مین پہر اسپر
دلیل کیا ہان یہہ بات اور ہے کہ اونکو وحی آویگی جسطرح حدیث نواس بن سمعان مین

نزدیک مسلم وغیرہ کے آیا ہے فیقتل عیسی الدجال عند باب لد الشرقی فبینما ھم
کذلک اذ اوحی اللہ تعالے الی عیسی بن مریم انی قد اخرجت عبادا من عبادی
لا یدان لک بقتالھم فحرز عبادی الی الطور الحدیث ظاہر یہی ہے کہ لانے والے
اس وحی کے جبرئیل علیہ السلام ہونگے بلکہ اسی کا ہمکو یقین ہے اسمین کچھہ تردد نہین
کیونکہ اونکا وظیفہ یہی ہے کہ وہ درمیان خدا و انبیاء کے سفیر ہوتے ہین یہہ بات
کسی دوسرے فرشتے کے لئے معلوم نہین ابو حاتم نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے انہ
وکل جبرئیل بالکتب و بالوحی الی الانبیاء مگر اس سے یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ یہہ
وحی تعلیم شریعت کے لئے ہوگی بلکہ ظاہر یہہ ہے کہ بیان احکام حوادث و انتظام
آفات کے واسطے ہوگی کیونکہ شریعت تو دنیا مین پہلے ہی سے موجود ہے کتاب
وسنت باقی ہے اوسکے لئے ضرورت وحی کی جب سمجھی جاتی کہ قرآن و حدیث کافی
نہوتے حالانکہ قرآن پاک مین صاف فرما دیا ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم
نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا اس اکمال کے بعد اب کیا حاجت وحی کی اس دین مین
باقی رہی ہے جسکے لئے عیسے علیہ السلام محتاج پیغام کے ہونگے وحی اگر آویگی تو
اون کامون کے لئے آویگی جو زمانہ عیسوی مین ملاحم و آفات کی جنس سے پیش
آنے والے ہین جیسے نکلنا یاجوج ماجوج کا یہہ حدیث ان جبریل لا ینزل الی الارض
بعد موت النبی صلعم بے اصل ہے حالانکہ کئی حدیث مین آنا جبرئیل کا آیا ہے جیسے
وقت مرنے کے طہارت پر شب قدر مین دجال کے روکنے کو مکہ مدینے سے الی غیر ذلک
فائدہ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی سے کسی نے پوچھا عیسے علیہ السلام آخر زمانے
مین جب اوترینگے تو حافظ قرآن و سنت ہونگے یا کتاب و سنت کو اوسوقت کے
علماء سے تلقی کرینگے انہون نے جواب لکھا کہ یہہ بات کسی جگہہ نہین آئی لایق مقام
عیسوی تو یہہ ہے کہ رسول خدا صلعم سے تلقی کر کے امت مین مطابق اوس تلقی کے

حکم کرینگے اسلیئے کہ درحقیقت اونکے خلیفہ ہین انتہی اشاعہ مین بعد اوسکے کہا ہی
انتہی ما اردنا نقلہ عن کلام الشیخ العلامۃ علی القاری الحنفی رح وھو فی
غایۃ النفاسۃ مین کہتا ہون یہہ مسئلہ حافظ ابن حجر سے پوچھا گیا تو یہہ جواب
ملا اگر کسی حنفی سے پوچھا جاتا تو وہ یہی جواب دیتا کہ کتب قشیری شاگرد خضر شاگرد
امام اعظم رح سے تلقی کرینگے ان مطاوی فجاوی مین کچھہ زیادت بہی بمقتضاے مقام
گذر چکی ہے وہ اصل کلام علی قاری سے علحدہ ہے پہر علی قاری نے اس قول کا
بہی رد لکہا ہے کہ مہدی مقلد ابو حنیفہ ہونگے اور شافعیہ ذکر کرکے یہہ بات قرار
دی ہے کہ مہدی علیہ السلام مجتہد مطلق ہونگے صاحب اشاعہ نے کہا یہہ تقریر
مخالف تحریر فتوحات کے ہے ان المھدی لا یعلم القیاس لیحکم وانما یعلمہ
لیجتنبہ فما یحکم المھدی الا بما یلقی الیہ الملک من عند اللہ الذی بعثہ
الیہ لیسددہ وذلک ھو الشرع الحنیفی المحمدی الذی لو کان محمد صلعم
حیا ورفعت الیہ تلک النازلۃ لم یحکم فیھا الا بحکم المھدی فیعلم ان ذلک
ھو الشرع المحمدی فیحرم علیہ القیاس مع وجود النصوص التی منحہ اللہ ایاھا
وانہ قال صلعم فی صفتہ یقفو اثری ولا یخطی فعرفنا انہ متبع لما شرع انتھی
اس بنیاد پر مہدی مجتہد نہونگے اسلیئے کہ مجتہد حکم ساتہہ قیاس کے کرتا ہے اون پر
یہہ امر حرام ہوگا مجتہد سے خطا ہوتی ہے انسے کبہی خطا نہوگی یہہ احکام مین معصوم
ہونگے بشہادت نبی صلعم یہہ بات اس بات پر مبنی ہے کہ اجتہاد کرنا حق انبیا رمین
جائز نہین وھو التحقیق وباللہ التوفیق انتھی کلام الاشاعۃ مین کہتا ہون کلام
اشاعہ وکلام فتوحات سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جناب امام علیہ السلام ظاہری الخ
محمدی المذہب ہونگے قرآن وحدیث پر عمل کرینگے نہ آپ کسیطرح کا قیاس کرین نہ
دوسرے کے قیاس پر چلین قیاس کی حاجت کیا ہے ادلہ خاصہ و عامہ کتاب و

سنت سارے حوادثات کے لیئے تا یوم القیامہ کافی ووافی شافی ہین یہہ تو ہمارے علم و شعور وعقل کا فتور وقصور ہے کہ ہم باوجود موجود ہونے کتاب خدا سنن صحیحہ مصطفیٰ صلعم کے تیرے میرے قیاس کو پکڑتے پہرتے ہین عدم مزاولت قرآن وحدیث نے ہمکو اس حال پہ کردیا ہے ورنہ سعہ

عامہ ہین اونکے تو الطاف شہیدی سب پہ	تجہ سے کیا ضد تہی اگر تو کسی قابل ہوتا

قرآن پاک کے بعد صحیحین اصح کتب دین ہین صحیحین کے بعد چارون سنن ہین انکے بعد دیگر کتب صحاح ابن خزیمہ وغیرہ ہین کلیات وعمومات شرع شریف کے سوا ہزارون لاکہون جزئیات مسائل بہی انہین موجود ہین جب پیغمبر نے ہمکو طریق کہنے موتنے سونے جگنے چلنے پہرنے کہانے پینے ملنے جلنے اوٹہنے بیٹہنے مرنے جینے وغیرہ کا ذرا ذرا سی باتون کا بتا دیا ہے ہر چیز کا ادب سکہایا ہے ہر حلال وحرام کو تعلیم کیا ہے متشابہات سے بچنے کا ارشاد فرمایا ہے محکمات پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے بہلا وہ ہمکو کسطرح ہمارے دین مین دوسرونکا محتاج کرکے چہوڑ جاتی علماے امت کی راے وقیاس مختلفہ کا حاجتمند بنا کر رکہتی اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پہر یہہ دین ہنوز ناقص ناتمام غیر کامل ہے مگر اسمین قرآن کی تکذیب ہوتی ہے نقصان کا دہبا پیغمبر پہ لگتا ہے نعوذ باللہ من جمیع ما کرہ اللہ اشاعہ مین اسجگہہ جو ۱۲ وجہ سے قول وقصہ قشیری کا رد لکہا ہے بہت اچہی تقریر کی ہے اس مختصر مین حاجت اوسکے ذکر کی نہین پہر یہہ کہا ثم ان مثل ھولاء الجھلۃ لفرط تعصبھم وعناد ھم لیس مطمح نظرھم الا تفضیل ابی حنیفۃ ولو بالا اصل له ولو بما یؤدی الی الکفر الی قوله ولو سمعھا ابو حنیفۃ لافتی بکفر قائلھا مین کہتا ہون اب بہی ایسے جاہل بہت ہین جنکو سواے اثبات مناقب ابی حنیفہ کے اپنے مسائل ورسائل مین اور کچہہ کام نہین ہے اشاعہ ۱۲۸۶ مین تالیف ہوا ہے جبکہ اوسوقت مین باوجود

کثرت اہل حق اسطرح کے جاہل مطلق موجود تھے تو اب اس زمانہ کا کیا ذکر ہے جب سے
ابتک دو سو چوبیس برس گزر گئے اس مدت مین جہل جہلۂ حنفیہ وغیرہ اور بہی پر رونق
ہو گیا ہے پہر اشاعہ مین کہا عجائب بات یہہ ہے کہ قہستانی نے باین ہمہ فضل و
جلالت کے اسی قسم کی ایک بات شرح خطبۂ نقایہ مین بہی لکہدی ہے ان عیسیٰ اذا
نزل عمل بمذہب ابی حنیفة کما ذکرہ فی الفصول الستة کاش معلوم تو ہوتا
کہ یہہ فصول ستہ کیا چیز ہے اس قول پر کیا دلیل ہے مین کہتا ہون اس بات کا
تعجب قہستانی سے ناحق ہے یہہ بزرگ کچہہ ساتہہ اس قول کے متفرد نہین آخر
دوسرے حنفیہ نے بہی تو اسیطرح کی باتین لکہی ہین درمختار مین رائد قول ابی
حنیفہ پر بقدر ریگ بیابان لعنت کی ہے تارک سنت پر خود حدیث مین لعنت آئی ہے
اوسکا کوئی ذکر تک نہین کرتا اسطرح کے اقوال کا کتب دین مین مدون ہونا ایک
بڑی علامت ہے قرب قیامت کی فانا للہ وانا الیہ راجعون صاحب اشاعہ نے
کہا علیك باتباع السنة الغراء فانها حرز وحصن من الاهواء والاراء جنة
من سهام الشيطان المريد لعنه الله وایاك والاغترار بمثل هذه الترهات
الباطلة ودع التعصب فانه باب عظيم من ابواب الشيطان الرجيم اللهم
انا نعوذ بك من شر الشيطان وفتنته ونفخه ونسألك التوفيق لما تحب
وترضى انتهى اس عبارت مین اتباع سنت کی ترغیب دی ہے رائے وہوا سے
ترہیب کی ہے سنت کو شیطان کی تیر اندازی کا قلعہ سپر بنایا ہے تعصب چہوڑنے
کی ہدایت کی ہے جزاہ اللہ خیرا

یاجوج ماجوج

یاجوج ماجوج انکا نکلنا علامت ہے قرب قیامت
کی انکا فتنہ بہی ایک بہت ہی بڑا فتنہ ہے کئی آیتون قرآن پاک مین اسطرف اشارہ
فرمایا ہے یاذا القرنين ان ياجوج وماجوج مفسدون فی الارض سورۂ انبیاء مین
فرمایا ہے حتى اذا فتحت ياجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون آنحضرت صلعم نے

ارشاد کیا ہے لا تقوم الساعة حتی تکون عشر آیات طلوع الشمس من مغربها
والدخان والدابة ویاجوج وماجوج ونزول عیسی بن مریم وظهور المهدی
وثلاث خسوفات ونار تخرج من عدن ابین الحدیث رواه ابن ماجة عن
حذیفة بن اسید یعنی جب تک یہ دس نشانیان نہونگی قیامت نہ آویگی سورج
مغرب سے نکلے دہوان ہو دابة الارض برآمد ہو یاجوج ماجوج نکلین عیسیٰ اوترین
مہدی ظاہر ہون تین بار خسف ہو عدن سے آگ نکلے تا آخر حدیث انکے احوال مین
بہت حدیثین آئی ہین **بیان نسب** انکے نسب مین کئی قول ہین کسی نے کہا بنی آدم
مین نسل یافث بن نوح سے وہب وغیرہ نے اسی پر جزم کیا ہے اکثر متاخرین کا اعتماد
بہی اسی قول پر ہے کسی نے کہا یہ ترک ہین ضحاک کا یہی قول ہے کسی نے کہا یاجوج
تو ترک ہین ماجوج دیلم ہین کعب نے کہا ولد آدم ہین مگر حوا سے پیدا نہین ہوے
بلکہ آدم سو گئے تہے اونکو احتلام ہوگیا نطفہ مٹی مین ملگیا اوس سے یہ پیدا ہوے
اسکا رد یہہ ہے کہ انبیاء کو احتلام نہین ہوتا اسکا جواب یہہ ہے کہ خواب مین جماع
دیکہنا منع ہے محتمل ہے کہ منی کود کر نکل گئی ہو تو یہہ بات جائز ٹہریگی جسطرح پیشاب
کرنا انبیاء کا جائز ہے فتح الباری مین کہا ہے والاول هو المعتمد والا فاین کانوا
حین الطوفان یعنی بہروسے کی بات اول قول ہے ورنہ طوفان کے وقت یہہ کدہر
گئے تہے نووی نے فتاوی مین لکہا ہے یہہ اولاد آدم ہین غیر حوا سے نزدیک جماہیر
علماء کے یہہ ہمارے بہائی ہین طرف سے ہمارے باپ کے حافظ ابن حجر نے فرمایا یہہ
قول سوا کعب کے کسی سلف سے نہین آیا حدیث مرفوع اسکو رد کرتی ہے انهم
من ذریة نوح سو نوح بالیقین حوا کی ذریت ہین دوسری حدیث ابی ہریرہ مین
مرفوعا یون آیا ہے نوح کے تین بچے ہوے سام حام یافث سام کی اولاد
عرب ہین یافث کی اولاد یاجوج ماجوج ترک صقالبہ ہین اسکی سند ضعیف ہے ۵

نسب یاجوج وماجوج

بیان حلیہ

کعب نے کہا یہہ تین طرح پر ہین ایک تو بڑے درخت کے برابر لفظ روایت کا اُرز ہے
مراد درخت ارزن کا ہے یا درخت صنوبر کا دوسری قسم جو کھونٹی ہین چار گز اندر
چار گز کے تیسرے وہ جو ایک کان بچھاتے دوسرا کان اوڑہتے ہین حدیث حذیفہ
مین بہی مثل اسکے آیا ہے حاکم نے طریق ابن الجوزی سے روایت کیا ہے ابن عباس
نے کہا یاجوج ماجوج ایک ایک دو دو بالشت کے ہین بہت لنبا انمین وہ ہے
جو تین بالشت کا ہو قتادہ نے کہا یہہ بائیس قبیلے ہین ذو القرنین نے اکیس
قبایل پر تو سد بنایا ایک قبیلہ انہین سے اوسوقت غایب تہا لڑنے کو گیا تہا
وہ سد کے اودہر رہگیا یہہ قبیلہ یہی اتراک و مغل ہین سدی نے کہا اتراک ایک
لشکر ہین لشکرہا سے یاجوج ماجوج سے یہہ غائب تہے کہ ذو القرنین نے آکر سد بنایا
یہہ باہر رہگئے اخرجہ ابن مردویہ خالد بن عبد اللہ بن حرملہ نے اپنی خالہ سے
مرفوعاً روایت کیا ہے تم کہتی ہو اب دشمن نہین ہے حالانکہ تم ہمیشہ دشمنون سے
لڑا کروگی یہانتک کہ یاجوج ماجوج سے لڑوگے انکے مونہہ چوڑے آنکہین چہوٹی
بال بہورے ہین یعنی سرخی سیاہی کے بیچ مین ہین یہہ ہر طرف سے باہر نکل پڑینگے
گویا مونہہ انکے ڈہال ہین اخرجہ احمد والطبرانی اشاعہ مین کہا اسمین تائید ہے
اس بات کی کہ ترک ایک انہین مین کا قبیلہ ہے ؛

بیان سیرت

ابن حبان نے اپنی صحیح مین ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کیا ہے یاجوج ماجوج مین
ایسے بہت کم ہین کہ اپنی پشت سے ہزار بچے چہوڑ کر نہ جاوین نسائی مین بروایت

عمرو بن اوس عن ابیہ مرفوعاً یون آیا ہے کہ یہہ جتنا چاہتے ہین جماع کرتے ہین انمین کوئی
آدمی نہین مرتا مگر ایک ہزار ذریت چھوڑ جاتا ہے یا اس سے بہی زیادہ دوسری روایت مین
یون آیا ہے ان یاجوج وماجوج لہم نساء یجامعون ماشاؤا وشجر یلقحون ماشاء وا
الحدیث اخرجہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ وعن عبد اللہ بن عمر ان یاجوج
وماجوج من ذریۃ ادم وورائہم ثلث امم ولن یموت منہم رجل الا ترک
من ذریتہ الفا فصاعدا اخرجہ الحاکم وابن مردویہ یعنی انکے بعد تین امتین
اور بہی ہین طبرانی کی روایت مین ابن عمر سے اتنا اور بہی زیادہ آیا ہے کہ ان تینونکے
نام بتائے تاویل تاریس منسک واخرجہ ایضا عنہ ابن مردویہ والبیہقی وعبد
بن حمید واخرج ابن حمید بسند صحیح عن عبد اللہ بن سلام مثلہ ابن عمر نے کہا
جن وانس دس حصے ہین اونمین نو حصے تو یہی یاجوج ماجوج ہین باقی آدمی ایک حصے مین
ہین اخرجہ ابن ابی حاتم ایک حدیث مرفوع مین یہہ آیا ہے کہ یہہ ہر دن سد کو کہودتے
ہین جب لگ بہگ اسکے ہوتے ہین کہ اوسمین چہید کر دین تو وہ آدمی جو انپر داروغہ ہوتا
ہے کہتا ہے پہر چلو کل اسکو کہودنا پہاڑنا اللہ تعالے اوسکو پہلے سی بہی زیادہ تر سخت کر دیتا
ہے یعنی رات بہر مین وہ چہید پہر جون کا تون ہوجاتا ہے بلکہ پہلے سے بہی زیادہ یہانتک
کہ جب انکی مدت پوری ہوجاویگی اور اللہ انکا بہیجنا لوگون پر چاہیگا وہ شخص جو انپر
داروغہ ہے کہیگا پہر جاؤ کل انشاء اللہ تعالے تم اسکو چہید کر لوگے یہہ شخص استثناء
کریگا یہہ پہر کر جب آوینگے دیکہین گے جتنا چہید کیا تہا ویسا ہی ہے یعنی بند نہین ہوا
اوسکو بڑا کرکے پہاڑ کر باہر لوگون پر نکل آوینگے الحدیث اخرجہ الترمذی وحسنہ
وابن حبان والحاکم وصححاہ عن ابی ہریرۃ رفعہ ابن حجر نے کہا اخرجہ الترمذی
وابن ماجۃ والحاکم وعبد بن حمید وابن حبان کلہم عن قتادۃ ورجال بعضہم
رجال الصحیح ابن العربی نے کہا اس حدیث مین تین نشانیان ہین ایک یہہ کہ اللہ نے انکو

رات دن کے کہودنے سے روکدیا ہے دوسرے سد پر سیڑہی لگاکر یا کسی اور آلہ سے
چڑہنے کو منع کردیا ہے اس بات کا علم انکو نہین دیا نہ یہہ الہام انکو کیا یعنی باوجود
اسکے کہ انمین درخت کیت وغیرہ آلات موجود ہین مگر سیڑہی بناکر بلندی پر چڑہنا
نہین آتا تیسرے انشاء اللہ تعالے کہنے سے باز رکہا ہے یہانتک کہ وقت محدود
مقرر آجاوے حافظ ابن حجر نے کہا اس حدیث مین یہہ بہی ہے کہ یہہ لوگ اہل صناعت
اہل ولایت صاحب سلطنت و رعیت ہین انمین سے جو فائق ہے یہہ سب اوسکی اطاعت
کرتے ہین انمین ایسے بہی ہین جو خدا کو پہچانتے ہین اوسکی قدرت و مشیت کا اقرار
کرتے ہین یہہ بہی احتمال ہے کہ یہہ کلمہ اوس کہنے والے کی زبان پر بدون پہچاننے معنی
کے جاری ہوجاویگا اسکی برکت سے مقصود اونکا حاصل ہوگا پہر ان دونون احتمال
کے لئے ایک حدیث روایت کی ہے جسکو عبد بن حمید نے کعب سے مانند حدیث ابی ہریرہ
نقل کیا ہے اوسمین یون ہے جب خدا کا امر آویگا تو بعض کی زبان پر یون القا ہوگا
نأتی غدا ان شاء اللہ تعالے فنفرغ منہ ابن مردویہ کے پاس بہی ایک حدیث مثل اسی
حدیث ابی ہریرہ کے ہے اوسمین یون آیا ہے فیصبحون وھو اقوی منہ بالامس حتی
یسلم رجل منھم حین یرید اللہ ان یبلغ امرہ فیقول المؤمن غدا نفتحہ ان شاء اللہ
تعالے فیصبحون ثم یغدون علیہ فیفتح الحدیث مگر اسکی سند ضعیف ہے انتہے کلام
الحافظ حاصل یہہ ہوا کہ لفظ انشاء اللہ تعالے کو انمین سے کسی ایک کی زبان پر ڈالدیا
جاویگا یہی احتمال قوی تر ہے یا کوئی ایک انمین سے مسلمان ہوجاویگا وہ اس کلمہ کو کہیگا
حدیث ابن عباس جو نزدیک نعیم بن حماد کے مرفوعاً آئی ہے قال بعثنی اللہ حین اسری
بی والی یأجوج ومأجوج فدعوتھم الی دین اللہ وعبادتہ فابوا ان یجیبونی فھم
فی النار مع من عصی من ولد آدم وولد ابلیس کچہہ خلاف حدیث مذکور کے نہین ہے
کما ھو واضح ـ

فصل بیان مین خروج و فساد یاجوج ماجوج کے

مسلم نے صحیح مین نواس بن سمعان سے مرفوعاً بعد ذکر ہلاک ہونے دجال کے ہاتھہ سے عیسے
علیہ السلام کے یون روایت کیا ہے پہر آئیگی یعنی پاس عیسے علیہ السلام کے ایک قوم جسکو
خدا نے دجال سے بچا لیا ہوگا یہہ اونکے منہہ پر ہاتھہ پھیرینگے اونکو اونکے درجات کی جنت
مین خبر دینگے اتنے مین عیسے علیہ السلام کو وحی آویگی مین نے کچھہ بندے اپنے نکالے
ہین جنپر کسیکو قابو لڑائی کا نہین ہے تو میرے بندونکو طور پر لیجا ادہر اللہ تعالے
یاجوج ماجوج کو اوٹھاویگا یہہ لوگون پر نکل پڑینگے سارا پانی پی جاوینگے لوگ اپنے مویشی
لیکر قلعہ بند ہونگے یہہ زمین کا پانی اتنا پی لینگے کہ زمین خشک ہوکر رہجاویگی انکے پیچھے
جو اوس جگہہ پر گزریگا وہ کہیگا کبھی یہان پانی تہا کوئی آدمی باقی نرہیگا مگر کسی قلعے یا
شہر مین جا چھپے گا یہہ بحیرۂ طبریہ پر آکر یہانکا سارا پانی پیجاوینگے پچھلے آکر کہینگے
یہان کبھی پانی ہوگا عیسے علیہ السلام مع اپنے اصحاب کے محصور رہینگے بیل کا سر
سو دینار سے زیادہ بہتر ہوگا دوسری روایت مسلم مین یون آیا ہے یہہ کہینگے
ہم نے زمین والونکو تو مار لیا اب آسمان والون کو بہی قتل کرنا چاہیئے اپنے تیر آسمان
پر لگائینگے وہ خون مین بہرے ہوئے رنگے ہوئے انکی طرف پہرینگے ایک روایت
مین اسطرح ہے کہ ایک انمین کا اپنے حربہ کو ہلاویگا پہر اوسکو آسمان کیطرف پھینکیگا وہ
خون مین رنگا ہوا پہر آویگا یہہ بات آزمایش و امتحان کے لئے ہوگی اوسوقت نبی اللہ
یعنی عیسی علیہ السلام اور سارے اونکے ہمراہی اللہ کیطرف رغبت کرینگے اللہ اونپر اونکی
گردنون مین نغف بہیجیگا ایک روایت مین یون آیا ہے کہ ایک کیڑا مانند نغف کے
اونکی گردنون مین پیدا ہوگا نغف ایک کیڑا ہے اونٹ بکریون کی ناک مین ہوتا ہے
یہہ سب مرجاوینگے مثل مرنے ایک جان کے انکی آہٹ بہی مسموع نہوگی مسلمان کہینگے کوئی

جو اپنی جان ہمارے لئے نیچے دیکھے ان دشمنون نے کیا کیا ایک آدمی انمین نکلیگا اپنی
جان کو مقتول ٹھہرا کر وہ سبکو مردہ پاویگا پکاریگا اے گروہ مسلمانون کے خوش ہوجاؤ
اللہ عزوجل نے دشمن سے تمکو بچایا یہہ اپنے شہرون قلعون سے باہر نکلین گے مویشی
کو چرنے کے لئے چھوڑ دینگے انکا چارا سواے اونکے گوشت کے کچہہ نہوگا جانور انکا
گوشت کہا کر خون پیکر خوب ہی موٹے تازے ہوجاوینگے عیسے علیہ السلام مع اصحاب
زمین پر اوترینگے بالشت بہر بھی زمین نہ پاوینگے جو انکی چربی و بدبو سے پر نہوگی
لوگون کو اونکی بدبو اونکی جیتے سے بھی زیادہ ستاویگی اللہ تعالے سے فریاد کرینگے
اللہ تعالے ایکاریح یا پانی بہیجیگا جس سے ایک دہوان سا لوگون پر چہا جاویگا وہ ہوا
اونکے ڈہیرونکو اوٹہا لیجاویگی تین دن کے اندر ساری لاشین اونکی دریا مین
پھینک دیگی ایک روایت مین یون ہے کہ نبی اللہ عیسے علیہ السلام اور ساون کے
اصحاب خدا سے التجا کرینگے اللہ تعالے کچہہ پرندے بہیجیگا جیسے بختی اونٹونکی گردن
وہ اونکو اوٹہا کر جہان خدا چاہیگا ڈالدینگے دریا مین یا آگ مین اِن دونون
روایت مین کچہہ خلاف و منافات نہین ہے اسلئے کہ دریا دن قیامت کے سلگ کر
آگ ہوجاویگا پہر اللہ تعالے پانی برساویگا جس سے کوئی گہر دُر ہٹی بالونکا چھپ
نہ سکیگا وہ زمین کو دہوکر صاف ستہرا کردیگا زمین کو حکم ہوگا اپنے پہل پیدا کر اپنی
برکت پھیر لا اوسدن ایک جماعت ایک انار مین سیر ہوجاویگی اوسکے پتون مین سایہ
پکڑیگی سات برس تک مسلمان انکے تیر و کمان و ڈہال کو ایندہن کرینگے **فائدہ**
عیسے علیہ السلام کے قصے مین کئی نشانیان ہین ا لڑنا یہود سے اخرج مسلم عن ابی
ھریرۃ برفعہ قال لا تقوم الساعۃ حتی یقاتل المسلمون الیھود فیقتلھم المسلمون
حتی یختبئ الیھودی من وراء الحجر والشجر فیقول الحجر والشجر یا عبد اللہ ھذا یھودی
خلفی فتعال اقتلہ الا الغرقد فانہ من شجر الیھود اس حدیث کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہی

۳ قتال یاجوج ماجوج کا اخرج احمد والطبرانی عن خالد بن عبد اللہ بن حرملة انکم
لا تزالون تقاتلون عدوا للہ حتی تقاتلوا یاجوج وماجوج عراض الوجوہ صغار
العیون اصهب الشعر من کل حدب ینسلون اسکا ترجمہ بھی ہو چکا ۳ مینہ کا برسنا
جس سے کوئی گھر ورنہ بچے گا اخرج احمد عن ابی ھریرة یرفعه قال لا تقوم الساعة
حتی یمطر الناس مطرا لا یکن منه بیوت المدر ولا بیوت الوبر ۴ بند ہوجانا جہاد
کا کھیتی کرنا لوگون کا جہاد چھوڑ کر اخرج الطبرانی عن ابی امامة رفعه لا تقوم الساعة
حتی ترجعوا حراثین ۵ خلافت کا ارض مقدسہ مین نزول کرنا اخرج احمد وابوداؤد
والحاکم عن ابن حوالة مرفوعا یا ابن حوالة اذا رایت الخلافة نزلت الارض
المقدسة فقد دنت الزلازل والبلابل والامور العظام والساعة یومئذ
اقرب من الناس من یدی ھذہ من راسك وکان وضع یدہ علی راسه مراد اس سے
اگر مطلق خلافت ہے تو یہہ نشانی ہو چکی زمانۂ بنی امیہ مین ارض مقدس محل خلافت تھی اس
صورت مین یہہ نشانی قسم اول ٹھہریگی جو پہلے مذکور ہو چکی ہے اور اگر خلافت کاملہ مراد
ہے تو یہہ زمانۂ مہدی وعیسے مین ہوگی امور عظام دابہ وطلوع شمس ونار وریح وغیرہ ہین
آخر حدیث اسی پر دلیل ہے کہ الساعة یومئذ اقرب الخ ۶ کثرت مال کی اخرج الشیخان
عن ابی ھریرة مرفوعا لا تقوم الساعة حتی یکثر المال ویفیض حتی یخرج الرجل
زکاة ماله فلا یجد احدا یقبلها منه وحتی تعود ارض العرب مروجا وانهارا
وفی روایة یکثر المال فیکم اس نشانی کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے کوئی مانع اس سے نہین
ہے کہ روایت ثانی اشارہ ہو طرف واقعۂ عہد عثمان وعمر بن عبد العزیز کے بقرینۂ لفظ
فیکم یعنی الصحابة روایت اول اشارہ ہو طرف اوس نشانی کے جو زمانۂ مہدی وعیسے
علیہما السلام مین ہونے والی ہے اسلیئے دونون جگہہ اسکا ذکر کیا ہے قسم اول وثانی
مین سے بکنا بیل کے سر کا ایک اوقیہ کو اخرج ابن ابی شیبة عن قیس لا تقوم الساعة

حتی یقوم راس البقر بالاوقیة یہ حال وقت حصار یاجوج ماجوج کے ہوگا جب وہ عیسٰی
و اصحاب عیسٰی کو محاصرہ کر لینگے ۸ سوکھہ جانا بحیرۂ طبریہ کا اسکو یاجوج ماجوج پی جاوینگے
۹ گہوڑونکا سستا بیلون کا مہنگا ہونا اخرج ابن ماجة وابن خزیمة وغیرہما عن
ابی امامة ان من اشراطہا ان یکون الفرس بالدریہمات ویکون الثور بکذا وکذا
مائة دینار قیل وما یرخص الخیل یا رسول اللہ قال عدم الجہاد قیل وما یغلی
الثور قال ان الارض تحرث کلہا ۱۰ انزول برکات کا نزع ہونا ستم ہر صاحب ستم کا

خراب مدینہ اشراط قریبۂ قیامت سے ایک یہ ہے کہ شہر رسول خدا صلعم ویران ہو جاویگا
چالیس برس تک خراب رہیگا وہان کے لوگ نکلکر چلے جاوینگے اخرج ابو داؤد عن معاذ
مرفوعا عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمة وخروج
الملحمة فتح القسطنطینیة وفتح القسطنطینیة خروج الدجال طبرانی کی روایت مین ہے
بنا یعنی آبادی سلع تک پہنچ گئے پھر مدینے پر ایک ایسا وقت آویگا کہ مسافر اوسکے بعض
اقطار پر گزریگا کہیگا یہ شہر کبہی پہلے کسی زمانے مین آباد تہا اب نشان تک بہی
نہین رہا اسکو احمد نے بہی بسند حسن روایت کیا ہے دوسری روایت مین رجال
ثقات سے یون آیا ہے مدینے کو اوسکے لوگ چہوڑ دینگے یہ پہلا بہولا ہوگا پوچہا کون
اوسکو کہاویگا کہا درندے پرندے صحیحین مین ہے لتترکن المدینة علی خیر ما
کانت مذللة ثمارہا لا یغشاہا الا العوافی یرید عوافی الطیر والسباع فاخر من یحشر
منہا راعیان من مزینة الحدیث وروی ابن زبالة وتبعہ ابن النجار لا تقوم
الساعة حتی یغلب علی مسجدی ہذا الکلاب والذیاب والضباع فیمر الرجل
ببابہ فیرید ان یصلی فیہ فما یقدر علیہ یعنی اس میری مسجد پر کتے بہیڑیے بجو آ
وغیرہ درندے غالب آجاوینگے کوئی آدمی دروازۂ مسجد پر آکر نماز پڑہنا چاہیگا
نہ پڑہ سکیگا وروی ابن ابی شیبة بسند صحیح حدیث اما واللہ لتدعنہا مذللة

اربعین عاما للعوافی اتدرون ما العوافی الطیر والسباع وروی ابن زبالة بنحوه
وروی الدیلمی فی مسند الفردوس عن عوف بن مالک قال تخرب المدینة قبل
یوم القیامة باربعین سنتا وروی عن ابی ہریرة لاتقوم الساعة حتی یجیٔ
الثعلب فیربض علی منبر النبی صلعم فلا ینهضه احد یعنی ایک لوکڑی منبر نبوی پر
آکر بسیرا کریگی کوئی اوسکو اوٹھا نہ سکیگا وروی ابن ابی شیبة حدیث یخرجن
اهل المدینة منها ثم لیعودن الیها ثم یخرجن منها ثم لایعودون الیها ابدا
ولیدعنها خیر ما تکون مونعة وروی ایضا عن عمر بنحوه مرفوعا پہلی قسم مین ترک
اوّل مدینے کا گزر چکا یہہ دوسرا ترک ہوگا جو سبب ویرانی مدینہ ہے خدا جانے یہہ لوگ
مہدی کے ساتھہ جہاد کو جاوینگے یا مدینے مین لرزہ آویگا منافق نکلکر پاس دجال کے
پہونچین گے پھر جو مومنین مخلص رہ جاوینگے وہ بیت المقدس کی ہجرت کرجاوینگے یہہ
ہی آیا ہے ستکون هجرة بعد هجرة وخیار الناس یومئذ الزمهم مهاجر ابراهیم الحدیث
بچے کھچون کی جان ہواے طیب لیلیگی اس ہوا کا ذکر آویگا مدینہ لوگون سے خالی ہوجاویگا
ویغذ اسی خرابها قبل غیرها **تنبیه** مرجانی نے اخبار مدینے مین جابر سے مرفوعا روایت
کیا ہے لیعودن هذا الامر ای الدین الی المدینة کما بدأ منها حتی لایکون ایمان
الا بها الحدیث وروی النسائی عن ابی هریرة مرفوعا اخر قریة من قری الاسلام
خرابا المدینة ورواه الترمذی بنحوه وقال حسن غریب ورواه ابن حبان بلفظ
اخر قریة فی الاسلام خرابا المدینة روایت صحیح مین آیا ہے ان الدین لیارز الی
المدینة کما تارز الحیة الی جحرها یہہ روایات بظاہر منافی روایات سابقہ ہین جمع
یون ہوسکتی ہے کہ فتنے سارے دنیا کو گھیر لینگے فقط مدینہ پاس مہدی کے رہ جاویگا
اوسوقت دین اسی جگہہ ہوگا کیونکہ مومنین کاملین تابع خلیفہ حق ہونگے جب امام برحق
موجود ہو جو کوئی اوسکو نہ پہچانے اوسکی بیعت نکرے تو اوسکی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی

ہے یہہ ہے محط اس حدیث کا ان الدین لیارز الی المدینۃ پہر زمانۂ دجال مین
مدینہ اپنے میل کچیل سے صاف ہوجاویگا منافق شہر سے نکل جاوینگے خالص ایمان والے
باقی رہجاوینگے بخلاف بیت المقدس وغیرہ بلاد کے کہ اونمین اہل ذمہ و منافقین دونو
باقی رہین گے کیونکہ اونکا ایمان لانا بعد نزول عیسےٰ علیہ السلام کے ہوگا یہہ ہے
محط حدیث جابر کا حتی لا یکون ایمان الا بہا یعنی ایمان خالص جسمین لگاؤ نفاق
کا نہین ہے پہر ایک سرد ہوا چلیگی جو ہر مومن و مومنہ کی روح قبض کریگی یہہ ہوا طرف
سے شام کے یا یمن کے یا دونون طرف سے آویگی کما جمع بین الروایتین اسمین
شک نہین کہ جو ہوا شام کیطرف سے آویگی وہ پہلے اہل شام سے شروع ہوگی جو یمن
کیطرف سے آویگی وہ اہل یمن سے ابتدا کریگی مدینے تک یہہ ہوائین نہ پہونچین گی
مگر بعد ہلاک کرنے مومنین دونون اقلیم مذکور کے سب پیچھے یہہ ہوا مومنین اہل
مدینے کو قبض کریگی یہہ ہے محط حدیث ابی ہریرہ کا جو نزدیک نسائی و ترمذی و ابن
حبان کے مروی ہے اوسوقت مدینے مین سوائے اہل ایمان کے کوئی دوسرا
نہوگا اسلئے کہ زمانۂ دجال مین پہلے سے مدینہ اہل نفاق سے خالی ہوچکا ہوگا
اب انکے مرتے ہی ویران ہوجاویگا باقی دنیا بد لوگون سے خوب آباد رہیگی
انہین پر قیامت آویگی هذا ما ظهر لي عند كتابتي لهذا المحل ولعله ليس بعيدا
عن الصواب ولم اقف في كلام احد عليه فان كان خطأ فهو مني لا من احد و
نسأل الله السداد وانما ذكرناه هنا وان كان يصلح ان يذكر بعد طلوع الشمس
والدابة ايضا لان ابتداء خرابها بالخروج عنها لما دلت عليه الاحاديث
والخروج يكون في زمن عيسى فلهذا ذكرناه هنا والله اعلم انتهى اس سے
معلوم ہوا کہ وہ وقت جسمین ایمان فقط مدینے ہی مین جا رہیگا اور کہین نہوگا
وہ وقت ابہی تک نہین آیا ہے جملۂ فقہا رجو بعض مسائل مین حجت اہل مدینے کی یا

اہل مکہ کی اسوقت مین کسی بدعت کی تحسین کے لئے یا کسی ناجائز امر کے جائز کرنے کیواسطے پکڑتے ہین اس خیال پر کہ یہان کے لوگ گویا سب سے زیادہ ایماندار ہین یہین ایمان کا گھر ہے یعنی ہر زمانے مین یہہ انکی غلط فہمی ہے عمل حرمین کو بموجب قاعدۂ علم اصول فقہ بھی کچھ دخل کسی شے کی حلت حرمت تحسین بدعت بتجویز شرک اباحت مکروہ مین کہین ہے

خروج قحطانی وجہجاہ وشیم وسقعد وغیرہم

اخرج ابو الشیخ عن ابی هریرة رضی الله عنه مرفوعا ینزل عیسیٰ بن مریم فیقتل الدجال ویمکث اربعین عاما یعمل فیهم بکتاب الله وسنتی ویموت فیستخلفون بامر عیسیٰ رجلا من بنی تمیم یقال له المقعد فاذا مات المقعد لم یأت علی الناس ثلاث سنین حتی یرفع القرآن من صدور الرجال اشاعه مین کہا ای من صدور بعضهم ویبدأ النقص فیهم لیوافق ما یاتی من بقاء الدین مدة مدیدة بعد عیسیٰ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے اشارے سے بعد انکے مرنے کے ایک آدمی مقعد نام خلیفہ ہوگا اوسکے مرنے کے بعد تین برس نہ گزرینگے کہ قرآن لوگون کے سینہ ست اوٹھا لیا جاویگا اخرج الطبرانی عن علی السلمی قال لا تقوم الساعة حتی یملك الناس رجل من الموالی یقال له جهجاه یعنی قیامت سے پہلے ایک غلام جہجاہ نام بادشاہ ہوگا یعنی بعد عیسیٰ علیہ السلام کے روی مسلم عن ابی هریرة قال لا تذهب الایام واللیالی حتی یملك رجل یقال له الجهجاه واخرج الشیخان عنه لا تقوم الساعة حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاه قیامت نہوگی یہانتک کہ ایک آدمی قحطان سے نکلکر لوگونکو لاٹھی سے ہانکیگا طبرانی نے کبیر مین ابن مندہ وابو نعیم وابن عساکر نے قیس بن جابر عن ابیه عن جده سے روایت کیا ہے ان النبی صلعم قال ستکون من بعدی خلفاء ومن بعد الخلفاء الامراء ومن بعد الامراء ملوك جبابرون ثم

يخرج رجل من اهل بيتي يملأ الارض عدلا كما ملئت جورا ثم يؤمر القحطاني
فو الذي بعثني بالحق ما هو دونه يعني ميرے بعد خليفه هونگے جيسے ابو بكر و عمر و
عثمان و علي خلفاء راشدين هوئے پهر امرا هونگے جيسے امير معاويه اور سارے بني
اميه و بني عباس هوئے پهر جابر بادشاه هونگے جيسے مغل ترک وغيره ملوک طوائف
جواب تک حکمران دنيا هين پهر ايک آدمي ميرے گهروالون مين سے نکليگا وه زمين کو
انصاف سے ويسا هي بهر ديگا جيسے وه جور سے بهر گئي هوگي مراد مهدي عليه السلام هين
پهر قحطاني کو امير بناوينگے يه بهي اون سے کچه کم نهوگا يعني عدل و انصاف و رفع ظلم
و اعتساف مين نعيم بن حماد نے سليمان بن عيسے سے روايت کيا هے کها مجهکو يه بات پهنچي
هے که مهدي چوده برس تک بيت المقدس مين مالک رهين گے پهر مرجاوينگے پهر ايک
آدمي قوم تبع کا جسکو منصور کهين گے يعني قحطاني اکيس برس بيت المقدس مين حکمراني
کريگا پهر وه مقتول هوگا اوسکے بعد ايک مولے يعني غلام مالک ملک هوجاويگا وه تين
برس تک حاکم رهيگا پهر وه بهي مارا جاويگا اوسکے بعد هشيم مهدي تين سال چار مهينے دس
دن تک مالک رهيگا کعب نے کها جب مهدي مرجاوينگے ايک آدمي اونکے گهروالون مين
سے والي مردم هوگا اوس شخص مين خير و شر دونون هونگي شر خير سے زياده هوگا لوگون
پر غصه کريگا بعد جماعت کے لوگون کو طرف فرقت کے بلاويگا اسکا بقا کم هوگا ايک مرد
اوسکے گهرانے مين سے جوش مين آکر اوسکو قتل کر ڈاليگا اخرجه نعيم بن حماد
زهري نے کها مهدي اپني موت سے مرينگے لوگ انکے بعد فتنے مين پڑينگے انکے پاس
ايک آدمي بني مخزوم کا آويگا اوس سے بيعت کرلينگے وه ايک زمانه تک ٹهريگا اتنے
مين آسمان سے ايک آواز آويگي جو نه آدمي کي آواز هے نه جن کي بايعوا فلانا و
لا ترجعوا على اعقابكم بعد الهجرة فلانے سے بيعت کرو هجرت کے بعد نه پهرو لوگ
ادهر ادهر ديکهين گے کسيکو نپاوينگے پهر يه ندا تين بار هوگي پهر منصور سے بيعت

کرینگے یہہ مخزومی پر چڑہائی کریگا اللہ تعالے اسکو اوسپر فتح دیگا یہہ مخزومی کو
مع اوسکے ہمراہیون کے قتل کریگا اخرجہ نعیم ایضا کعب نے کہا ایک مرد بنی مخزوم
کا متولی ہوگا پہر ایک شخص موالی مین سے والی بنے گا پہر ایک آدمی عرب کا جسیم طویل
عریض الصدر نکلے گا جسکو پاویگا قتل کریگا بیت المقدس مین پہونچکر مر جاویگا پہر تو
دنیا پہلے حال سے بہی بدتر ہو جاویگی پہر ایک آدمی مصر کا والی ملک ہوگا وہ اہل صلاح
کو قتل کریگا خود ظلوم غشوم ہوگا مصری کے بعد یمانی قحطانی آویگا وہ مہدی علیہ السلام
کی چال پر چلیگا اوسکے ہاتہہ پر مدینہ روم فتح ہوگا اخرجہ نعیم ایضا ولید بن
معمر نے کہا رسول خدا نے فرمایا ہے صلعم قحطانی مہدی سے کچہہ کم نہین یعنی انصاف
مین اخرجہ نعیم ایضا ابن عمرو نے کہا جبابرہ کے بعد جابر ہوگا پہر مہدی پہر منصور
پہر سلام پہر امیر الغضب جابر اس روایت مین اگر کسی شخص خاص کا نام نہین ہے اور
جابر بمعنی ظالم ہے تو حکومت حال مصداق اسکی ہوسکتی ہے اس حکومت کا ہونا دلیل
ہے آنے مہدی علیہ السلام پر یا مراد جابر سے کوئی صالح آدمی ہے جو مہدی سے پہلے
ظاہر ہوکر اصلاح ملک و اسلام کریگا ظاہر حدیث اسی کا مقتضی ہے واللہ اعلم اخرجہ
نعیم ایضا دوسری روایت مین ان سے یون آیا ہے تین امیر متولی ہونگے اللہ تعالے
ساری زمین کو انپر مفتوح کردیگا صالح جابر پہر مفرج پہر ذو الغضب یہہ چالیس برس
رہین گے پہر انکے بعد دنیا مین کچہہ خیر نہین اخرجہ نعیم ایضا اس سے معلوم ہوا کہ
یہہ جابر جو مہدی سے پہلے ہوگا کوئی نیک آدمی ہوگا جبر نقصان اسلام کریگا ظالم نہوگا
کعب نے کہا مہدی کے بعد ایک خلیفہ اہل یمن مین سے ہوگا قبیلۂ قحطان سے وہ
دین مین مہدی کا بہائی ہوگا اونہین کا سا کام کریگا مدینۂ روم کو بہی وہی فتح کریگا
وہان کے غنائم اوسکے ہاتہہ آوینگے اخرجہ نعیم ایضا ارطاۃ نے کہا مجہکو یہہ بات
پہونچی ہے کہ مہدی چالیس برس زندہ رہین گے پہر اپنے فراش پر وفات پاوین گے

پہر ایک آدمی قحطان سے نکلیگا اوسکے دونون کان چہدے ہونگے وہ مہدی کی
چال پر چلیگا بیس برس رہکر مرجا دیگا ہتہیار سے قتل ہوگا پہر ایک مہدی گہرانے رسول
خدا صلعم سے نکلیگا وہ اچہی خصلت کا ہوگا وہ مدینۂ قیصر پر جہاد کریگا یہہ پچہلا امیر ہے
امت محمد صلعم مین سے پہر اوسکے زمانے مین دجال برآمد ہوگا **فائدہ** ان حدیثون
مین تعارض ہے ابن حجر نے قول مختصر مین لکہا ہے جس بات کا ہمکو اعتقاد چاہیئے وہ
بات وہ ہے جسپر صحیح احادیث دال ہین یعنی وجود مہدی منتظر کا جنکے زمانے مین دجال
آویگا عیسےٰ اوترینگے عیسےٰ اونکے پیچہے نماز پڑہین گے لفظ مہدی کا جس جگہہ مطلق
آیا ہے مراد اوس سے یہی ہین ان سے پہلے جنکا ذکر ہوا اونکے حق مین کوئی بات
صحت کو نہین پہونچی جو انکے بعد ہونگے وہ اگرچہ امرا صالحین ہین لکن انکے برابر نہونگے
اخیر حقیقت مین یہی ہین انتہےٰ صاحب اشاعہ نے کہا غایت امکان جمع ان روایات
مین یہہ ہے کہ مہدی کبیر تو وہ ہونگے جو روم کو فتح کرینگے دجال اونکے زمانے
مین برآمد ہوگا عیسےٰ اونکے پیچہے نماز پڑہین گے خلافت بہی انہین کی ہوگی انکے بعد
قریش کے عیسےٰ انکا ملک نہ لینگے بلکہ مشورہ دیوینگے حکم انہین کا ہوگا یہی لوگون کو دین
سکہا دینگے چنانچہ اسکی طرف اشارہ ہوچکا ہے پہر بعد مہدی کے ایک آدمی اونہین کے
گہرانے کا سیرت وخصلت مین ہوگا نہ کا قحطانی سو ہمراہ مہدی ہوگا اوسکا روم کو فتح
کرنا یون ہے کہ وہ سردار لشکر مہدی کا ہوگا انکی تبعیت مین فتح کریگا نہ اپنی خلافت
وبتوعیت کے حال مین پہر عیسےٰ علیہ السلام مرجا دینگے مقعد کو اپنے بعد خلیفہ کرجاوینگے
یہہ بہی ایک قریشی مرد ہوگا اسکے بعد جو قریش مین سے متولی ہوگا اوسکی چال اچہی
نہوگی اوسپر مخزومی چڑہائی کریگا شاید جہجاہ یہی ہو یہہ طرف جدائی کے بلاویگا اسپر
قحطانی خروج کریگا اسی کا لقب منصور ہے مرد قوم تبع سے بہی یہی مراد ہے مردین سے
بہی یہی مقصود ہے یہہ اکیس برس رہیگا جسنے بیس برس کہین ہین اوس نے کسر کو چہوڑدیا

پہر دنیا گہٹ چلیگی موالی یعنی غلام لوگ والی ملک ہونگے شر غالب آجاویگا یہانتک
کہ سورج مغرب سے نکلے واللہ اعلم انتہے مین کہتا ہون حکومت غلامونکی جو پہلے مصر
وغیرہ مین ہوچکی ہے وہ اَور تہی جیسے چراکسہ مصر مین ہوئی قطب الدین ایبک ہند
مین ہوا یہ حکومت ثانی انکے قریب قیامت ہوگی یہ اور ہے وہ اَور ہے واللہ اعلم

ہدم کعبہ مکرمہ زاد اللہ شرفہا بڑی نشانیون قرب قیامت سے ایک ہدم کعبہ

سلب حلیۂ کعبہ اخراج کنز کعبہ ہے اخرج الشیخان والنسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ
عنہ قال یخرب الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ یعنی کعبہ کو ایک حبشی پتلی پنڈلیون
والا ویران کردیگا واخرج احمد عن ابن عمر نحوہ وزاد ویسلبہا حلیہا ویجردہا
عن کسوتہا فلکانی انظر الیہ اصیلع افیدع یضرب علیہا بمسحاتہ او معولہ یعنی کعبے
کا زیور اوتار لیگا کعبے کو لباس سے ننگا کردیگا گویا مین اوسکی طرف دیکہہ رہا ہون
اوسکی چاند پر بال نہین اوسکے ہاتہ مین کجی ہے وہ اپنی کدالیان کعبے پر مار رہا ہے
واخرج الازرقی عنہ یجیش البحر بمن فیہ من السودان ثم سیکون سیل النحل
حتی ینتہوا الی الکعبۃ فیخربونہا والذی نفسی بیدہ انی لانظر الی صفتہ فی کتاب
اللہ تعالی افیحر اصیلع افیدع قائما یہدمہا بمسحاتہ حارث بن سوید نے کہا مین نے
علی رضی اللہ عنہ کو سنا کہتے تہے حجوا قبل ان لا تحجوا فکانی انظر الی حبشی اصلع افدع
بیدہ معول یہدمہا حجرا حجرا فقلت لہ شیء تقولہ برایک او سمعتہ من النبی صلعم
فقال لا والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ لکنی سمعتہ من نبیکم اخرجہ الحاکم
صحیحین مین یون ہے کانی بہ اسود افحج یہدمہا حجرا حجرا حدیث علی مین نزدیک
ابی عبید کے کتاب غریب الحدیث مین آیا ہے طریق ابی العالیہ سے کہا استکثروا من
الطواف بہذا البیت قبل ان یحال بینکم وبینہ فکانی برجل من الحبشۃ اصلع
او اصعل او قال اصمع احمش الساقین قاعد علیہا وہی تہدم او قال قائما

علیہا بمسحاتہ ورواہ یحیی الحمانی فی مسندہ من وجہ اخر عن علی مرفوعا
والازرقی عنہ بنحوہ حاصل ان روایات کا یہہ ہے کہ ہدم کعبہ کا ہاتہہ پر ایک
حبشی کے ہوگا حبشیون کی پنڈلی اکثر پتلی ہوتی ہے وہ ایک ایک پتہر اوکہیڑ ڈالیگا
اصلع وہ ہے جسکی چاند پر بال نہون افدع وہ ہے جسکے ہاتہہ مین ٹیڑہ ہو اصعل
وہ ہے جسکا سر چہوٹا ہو اصمع وہ ہے جسکے کان چہوٹے ہون یا بڑے اسود وہ
جو کالا بہرا ہوا فحج وہ جسکے رانون مین بُعد ہو فتح الباری مین کہا ہے اس حدیث
مین نزدیک احمد کے ابی ہریرہ سے یون آیا ہے یبایع لرجل بین الرکن والمقام
ولن یستحل ہذا البیت الا اہلہ فاذا استحلوہ فلا تسأل عن ہلکۃ العرب
ثم تجیٔ الحبشۃ فیخربونہ خرابا لا یعمر بعدہ ابدا وہم الذین یستخرجون
کنزہ ورواہ بہذا اللفظ الازرقی فی تاریخ مکۃ والحاکم وصححہ وفی
روایۃ عنہ مرفوعا لا یستخرج کنز الکعبۃ الا ذو السویقتین من الحبشۃ فائدہ
کہا ہے کہ یہہ قصہ مخالف اس آیت کے ہے اولم یروا انا جعلنا حرما امنا اللہ
نے فیل کو مکے سے روکدیا فیل والے اوسکو ویران نکرسکے اوسوقت وہ قبلہ
بہی نہ تہا پہر حبشہ کو کسطرح اوسپر مسلط کریگا جبکہ وہ قبلہ مسلمانون کا ہوچکا اسکا
جواب یہہ ہے کہ یہہ محمول ہے زمان آخر پر نزدیک قیام ساعت کے جبکہ زمین پر
کوئی اللہ اللہ کہنے والا باقی نرہیگا لکن یہہ جواب خلاف ہے روایت کعب کی جسمین یہہ
آیا ہے کہ انہ یقع فی زمن عیسی اس سے بہتر وہ جواب ہے جسکی طرف فتح الباری مین
اشارہ کیا ہے وہ یہہ ہے کہ خود آنحضرت صلعم نے اس حدیث مین یون فرمایا ہی
لن یستحل ہذا البیت الا اہلہ مباح نکرینگے اس گہر کو مگر گہر والے اوسکے زمانہ اصحاب
فیل مین گہر والون نے اوسکو حلال نہین کیا اسلئے اللہ نے اونکو اس گہر سے روکدیا
حبشی جو اس گہر کو ڈہا دینگے یہہ جب ہوگا کہ گہر والے بار بار اوسکو حلال کرچکے ہونگے

کیونکہ اہل شام نے زمانۂ یزید مین بامر یزید اوسکو حلال کر دیا تہا پہر حجاج نے زمانۂ
عبد الملک مین اوسکے حکم سے مباح کیا پہر تین سو برس بعد قرامطہ آئے انہون نے
بے گنتی مسلمانون کو مطاف کے اندر قتل کیا حجر اسود کو اوکہاڑ کر لیگئے اپنے شہرون
مین پہنچا دیا سو جب کہ خود ہاتھہ سے اس گہر والون کے یہہ حلال ہو چکا ہے بار بار
وہان استحلال ہوا ہے تو اب خدا انکے غیر کو بہی قدرت دیگا کہ وہ اوسکو حلال کرڈالین
آیت شریفہ مین ذکر استمرار امن کا نہین ہے انتہی مین کہتا ہون اس آیت کریمہ کے
معنی یہہ بہی ہو سکتے ہین کہ ہم نے اس گہر کو حرم امن کیا ہے کسیکو اسکا حلال کرنا نچاہیے
مگر جسنے نافرمانی خدا کر کے اوسکو حلال کیا وہ عاصی ہے آیت ومن دخله كان آمنا
بہی اسیطرف اشارا کرتی ہے کیونکہ جو کوئی اوسمین داخل ہوا وہ امن مین آیا یعنی کسیکو
اوسکا ستانا جائز نہین نہ یہہ کہ کسیکا دنیا مین اوسپر قابو نہین چل سکتا ہے اسلیے
کہ فرضاً اگر کوئی اوسکو پکڑنا چاہے تو وہ بچ نہین سکتا خود کیا کر سکتا ہے مگر دوسرونکو
چاہیے کہ جب وہ حرم سے پناہ گیر ہو تو اوسکو امن دین پہر اگر انہون نے اوسکو امن
ندیا حرم کے اندر سے پکڑ لیا یا وہین کچہہ سزا جزا اوسپر جاری کی تو یہہ عصیان خدا کا
ہوا حرم کا اسمین کچہہ قصور نہین ہے اوسکا امن فی نفسہ بجاے خود باقی ہے اوسکو
تو یہہ لیاقت ہر وقت حاصل ہے کہ جو کوئی اوسکے اندر جا چہپے گہس جاوے اہل اسلام
اوس سے تعرض نکرین جب تک کہ وہ باہر نہ نکلے اوسوقت اوسکی گرفتار کرنے
کا اختیار حاصل ہے واللہ اعلم **فائدہ** اسمین اختلاف ہے کہ ہدم کعبہ کا زمانہ عیسے
علیہ السلام مین ہوگا یا وقت قیام ساعت کے جب کوئی اللہ گو کلمہ گو باقی نرہیگا کعب
نے کہا یہہ قصہ زمانۂ عیسوی مین ہوگا اسیطرح حلیمی نے کہا عیسے کو ڈہائی آویگی اوسپر
وہ ایک گروہ کو آٹہہ سے نو تک اوسطرف روانہ کرینگے بعض نے کہا ہدم تو انہین کے
زمانے مین ہوگا لکن بعد ہلاک یاجوج ماجوج لوگ حج وعمرہ بجالاوینگے جسطرح ثابت ہوا ہے

که عیسیٰ حج یا عمرہ یا دونون کرینگے حدیث لاتقوم الساعة حتی لایحج البیت کچھ اسکے
خلاف نہین ہے ایک لفظ مین یون آیا ہے استکثروا من الطواف بهذا البیت قبل
ان یرفع فقد هدم مرتین و یرفع فی الثالثة حافظ نے کہا کتاب التیجان ابن ہشام
مین مینے دیکھا ہے کہ عمر بن عامر ایک بادشاہ تاجدار کاہن معمر تھا اوسنے اپنے بھائی
عمرو بن عامر سے جو معروف بمزیقیا تھا مرتے وقت یہہ کہا کہ یہہ تمہارے شہر جلد ویران
ہوجاوینگے اللہ کے لئے اہل یمن مین دو غصے دو رحمتین ہین پہلا غصہ ہدم سدّ مارب
اور ویرانی بلاد کی بسبب ہدم مذکور کے ہے دوسرا غصہ غلبہ ہے حبشہ کا یمن پر
پہلی رحمت بعثت ہے ایک نبی کی تہامہ مین سے اوسکا نام محمد ہے صلعم وہ رحمت کے
ساتھہ بہیجا جاویگا اہل شرک پر غالب ہوگا دوسری رحمت یہہ ہے کہ جب بیت المقدس
ویران ہوگا تو اللہ تعالےٰ ایک شخص شعیب بن صالح نام کو اوٹھا کھڑا کریگا وہ اونکو
ہلاک کریگا جنہون نے قدس کو ویران کیا ہوگا اونکو نکالدیگا دنیا مین کہین ایمان باقی
نرہیگا مگر زمین یمن مین حافظ ابن حجر نے کہا یہہ قول اگر ثابت ہوجاوے تو اس سے نام
و سیرت و زمانہ قحطانی کا معلوم ہوتا ہے انتہیٰ اشاعہ مین کہا ہے قول مذکور مین یہہ ذکر
نہین ہے کہ وہ شخص قحطانی ہوگا کیون نہین جائز ہے کہ یہہ شعیب بن صالح تمیمی ہو جو
کالے نشان لیکر طرف سے خراسان کے پاس مہدی کے آویگا علیہ السلام اوسکو انکے پاس
بہیجین گے جب ڈہائی سنین گے اوسکا لقب منصور ہونا بہی اسی کی تائید کرتا ہے
اور اس تقدیر پر کہ یہہ قحطانی ہو ہوسکتا ہے کہ انہین کے زمانہ خلافت مین ہو جنکو
عیسیٰ بہیجین گے اور نیز یہہ امیر ہوگا اسکا اہل یمن کے لئے رحمت ہونا اس بات کو
لازم نہین ہے کہ یہہ یمنی بہی ہو اثبات رحمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اہل
یمن سے حبشہ کو دور کردے آیا ان سوا یمن کے دوسری جگہہ باقی نرہے اسکے سوا
یہہ بات ہے کہ حجاز خود سرزمین یمن سے ہے اسیلئے کعبہ کو یمانی کہتے ہین اس قول

مین اس بات پر بہی دلیل نہین ہے کہ یمن ہی مین بعد اہل مدینے کے ایمان باقی رہجاویگا
دگر ہیچ کہ ان دونون حدیثون مین تعارض ہو بہتر ہے حجاز کا مراد ہونا اسیکا موید
ہے کیونکہ اوسدم خلافت ارض مقدسہ مین ہوگی نہ یمن مین واللہ اعلم کچہہ ہی ہو مگر اس
روایت کو دلالت ہے اس بات پر کہ ہدم کعبہ کا مقدم ہوگا موت مومنین پر ہان یہہ
احتمال باقی رہتا ہے کہ بعد دابہ کے ہونے کیونکہ دابہ شب مزدلفہ کو نکلے گا لوگون
پر منی مین طواف کریگا مگر یون کہین کہ بعد ویرانی وہدم کعبے کے بہی حج ہوا کرے گا
مکہ آباد رہیگا یہہ بہی کہا گیا ہے کہ یہہ ہدم بعد سب آیات کے ہوگا متصل قیام ساعت
کے یہانتک کہ حج بند ہوجاوے زمین مین کوئی نام لینے والا اللہ کا باقی نرہے زمانہ
عیسے علیہ السلام کا سلامت وخیر وبرکت وامن والا ہوگا کعبہ مسلمانون کا قبلہ ہے حج
کرنا اوسکا ایک رکن ہے ارکان دین سے اسلئے یون مناسب ہے کہ جب تک مسلمان
رہین یہہ بہی باقی رہے جب قرآن اوٹہہ جاوے یہہ بہی ہدم ہوجاوے **فائدہ** اہل
علم نے کہا ہے جب کعبہ منہدم ہوجاویگا والعیاذ باللہ تو عرصۂ کعبہ بجاے کعبہ ٹھہریگا
جو کوئی اوس سے باہر ہے اوسکو چاہیئے کہ استقبال اوسکا کرے یعنی علی الاطلاق گو اوپر
سے اونچی جگہہ پر کیون نہو جیسے کوئی کوہ ابی قبیس پر نماز پڑہے اور جو کوئی اوس جگہہ نماز
پڑہیگا ضرور ہے کہ وقت استقبال کرنے کے بقدر دو ثلث ذراع کے بنار کعبے سے نکلا ہوا
ہوگا اسیطرح جو ملحق اسکے ہے جیسے عصی یا شجر گو خشک ہو یا ڈہیر مٹی کا یا پتہر کا یا گڑہا ہمین
بقدر مذکور اوتیرے والا اسکی نماز صحیح نہین اسیطرح یہہ بہی واجب ہے کہ طواف بہی اوسکے
باہر کرین **فائدہ** بسند رویانی مین ابی ذرسے روایت ہے کہ اوس نے رسول خدا
صلعم سے سنا فرماتے تہے سیکون رجل من قریش اخنس یلی سلطانا ثم یغلب علیہ
او ینزع منہ فیفر الی الروم فیاتی بہم الی الاسکندریۃ فیقاتل اہل الاسلام بہا
فذلک اول الملاحم دوسری روایت مین یون ہے سیکون بمصر رجل من بنی امیۃ

اخنس بنحوہ نعیم بن حماد نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے قال تقاتلکم
الاندلس بو سیلو فیاتیکو مدد کم من الشام فیھزمھم اللہ ثم تاتیکو الحبشۃ
فی ثلثمأئۃ الف فتقاتلونھم انتم واھل الشام فیھزمھم اللہ یعنی اندلس والے
تم سے وسیم مین لڑینگے تمہاری مدد طرف سے شام کے آویگی اللہ اونکو شکست دیگا پھر حبشہ
تین لاکھہ نفر لیکر چڑہائی کرینگے تم اور شام والے اون سے لڑوگے اللہ اونکو
ہرا دیگا وعن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال الرجل من اھل مصر لیاتینکم اھل الاندلس
فیقاتلونکم بو سیلو حتی ترکض الخیل فی الدم یھزمھم اللہ ثم یاتیکم الحبشۃ
فی العام الثانی اخرجہ نعیم بن حماد وسیم شاید کسی جگہہ کا نام ہے ابی قبیل نے
کہا ایک دن وردان پاس سے مسلمہ بن مخلد کے نکلا وہ مصر پر امیر تہا اوسکا گزر
ابن عمرو پر ہوا وہ تیز چلا جاتا تہا انہون نے اوسکو پکارا کہان جاتے ہو اوس نے
کہا مجھکو امیر نے بہیجا ہے کہ منف سے کنز فرعون کو کہود کر نکالون تین نے کہا جاؤ امیر کو
میرا سلام کہو یہہ گزارش کرو کہ یہہ خزانہ فرعون کا تمہارے لئے نہین ہے نہ تمہارے صحاب
کے لئے ہے یہہ تو حبشہ کے لئے ہے وہ کشتیون مین بیٹھکر ارادہ فسطاط کا کرینگے اپنی جگہہ
سے چلکر منف مین اوترینگے انکے لئے خدا کنز فرعون کو ظاہر کر دیگا اوسمین سے جتنا
چاہین گے لینگے کہین گے اس سے بہتر کوئی غنیمت ہمین نہین چاہئے ہے پھر وہان سے
پھر کہڑے ہونگے اوہر سے مسلمان اونکے پیچھے نکلین گے اونکو جا ملا دینگے اللہ تعالے
حبشہ کو شکست دیگا مسلمان اونکو قتل کرینگے قید کرلین گے اخرجہ نعیم ایضا والحافظ
السیوطی فی جزء لہ وقال فی ازھار العروس فی اخبار الحبوش اخرج الحاکم فی
المستدرک من طریق عبد اللہ بن صالح حدثنی اللیث حدثنی ابو قبیل عن
ابن عمرو ان رجلا من اعداء المسلمین بالاندلس یقال لہ ذو العرف یجمع من
قبائل الشرک جمعا عظیما یعرف من بالاندلس ان لا طاقۃ لھم فیھرب اھل القریۃ

من المسلمين فی السفن فيتحيّزون الی طنجة ويبقی ضعفة الناس وجماعتهم
ليس لهم سفن يجيزون عليها فيبعث الله اوعلا ويبنشر لهم فی البحر فيجيز
الوعل لا يغطی الماء اظلافه فيراه الناس فيقولون الوعل الوعل اتبعوه فيجيز
الناس علی اثره كلهم ثم يصير البحر علی ما كان عليه ويجيز العدو فی
المراكب فاذا احستهم اهل افريقية هربوا كلهم من افريقية ومعهم من
كان بالاندلس من المسلمين حتی يدخلوا الفسطاط ويقبل ذلك العدو حتی
ينزلوا فيما بين ترنوط الی الاهرام مسيرة خمس برد فيملؤن ما هنالك شرا
فتخرج اليهم راية المسلمين علی الجسر فينصرهم الله عليهم فيهزمونهم ويقتلونهم
الی لوبة مسيرة عشر ليال ويستوقد اهل الفسطاط بعجلهم واوانيهم سبع
سنين وينفلت ذو العرف من القتل ومعه كتاب لا ينظر فيه الا وهو منهزم
فيجد فيه ذكر الاسلام وانه يؤمر فيه بالدخول فی السلم فيسأل الامان علی نفسه
وعلی من اجاب الی الاسلام من قومه فيسلم ثم يأتی فی العام الثانی رجل من الحبشة
يقال له اسيس وقد جمع جمعا عظيما فيهرب المسلمون منهم من اسوان حتی
لا يبقی بها ولا فيما دونها احد من المسلمين الا دخل الفسطاط فينزل اسيس
بجيشه منف فيخرج اليهم راية المسلمين علی الجسر فينصرهم الله عليهم
فيقاتلونهم ويأسرونهم حتی يباع الاسود بعباءة قال الحاكم موقوف صحيح الاسناد
انتهی حاکم نے اس حدیث کو موقوف کہا ہے یہہ موقوف حکم مرفوع مین ہے اسلیئے کہ اجتہاد
کو اسمین کچھہ دخل نہین یہہ لڑائی جو ذو العرف کی مسلمانون سے ہو گی بہت ضبط و ربط
و شرح و بسط سے اس اثر مین ذکر کی گئی ہے مگر اشاعہ مین یہہ کہا ہے کہ اس حدیث مین
اشکال ہے وہ یہہ ہے کہ واقعہ ذو العرف مذکور کا ابتک واقع نہین ہوا اگر واقع ہوتا تو
ضرور کتب تواریخ مین لکھا ہوتا اگر یون کہین کہ ہونے والا ہے تو یہہ مشکل ہے کہ اندلس

مین اسوقت نہ کوئی شہر اسلام ہے نہ وہان آج کوئی مسلمان ہے پھر مسلمان کشتیون مین بیٹھکر کسطرح بہاگین گے ہان یون کہہ سکتے ہین کہ وہان مسلمان ہون جو جزیہ دیکر رہتے ہون جب اس لڑائی کا وقت آویگا وہ وہان سے بہاگ کہڑے ہونگے یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ یہہ واقعہ بعد موت مہدی کے ہو لوگ دین سے پھر کر مشرک ہو جاوینگے مصر اوسوقت بسبب ہونے خلفاء کے بیت المقدس مین اسلام سے آباد ہوگا ہدم بیت سے پہلے یہہ واقعہ ہو یا بعد اوسکے مگر تذکرۂ قرطبی مین یہہ لکہا ہے ان اولئك المهدی واتباعه وان المحل الذی یمشی فیه الوحل جسر بناه ذو القرنین لهذا الامر وانه اذا جاء اوانه مروا علیه والله اعلم بحقیقة الحال انتهی ؛

طلوع شمس و خروج دابة الارض

بڑی نشانیون مین ایک یہہ ہے کہ سورج مغرب سے نکلے دابة الارض ظاہر ہو ان دونون مین جو پہلے ہوگا دوسرا اوسکے پیچہے ہی آویگا اگر سورج پہلے نکلا تو دابہ اوسی دن وقت چاشت یا قریب چاشت برآمد ہوگا اگر دابہ پہلے نکلا تو اوسکے دوسرے ہی دن سورج مغرب سے طالع ہوگا ابن ابی شیبہ احمد عبد بن حمید ابوداؤد ابن ماجہ ابن منذر ابن مردویہ بیہقی نے ابن عمرو سے روایت کیا ہے قال حفظت من رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اول الآیات خروجا طلوع الشمس من مغربها وخروج الدابة ضحی فایهما کانت قبل صاحبتها فالاخری علی اثرها عبد الله کتابین پڑہتے تہے انہون نے کہا مجھکو یہہ گمان ہے کہ پہلے سورج ہی مغرب سے نکلے گا حاکم نے کہا والذی یظهر ان طلوع الشمس من مغربها قبل خروج الدابة حافظ ابن حجر نے بہی اسی بات کو معتمد سمجھکر یہہ کہا ہے کہ شاید حکمت اسمین یہہ ہے کہ سورج کے نکلنے سے دروازہ توبہ کا بند ہوجاویگا اوسپر دابہ آکر کافر و مومن مین امتیاز کردیگا

تا کہ مقصود اغلاق باب توبہ کا کمل ہو جاوے انتھے مین کہتا ہون قرآن مین فرمایا ہے
یوم یاتی بعض آیات ربک لاینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل او کسبت
فی ایمانہا خیرا جمہور علما ریا سارے مفسرین کا اجماع ہے کہ مراد بعض آیات سے
اس آیت شریفہ مین نکلنا آفتاب کا ہے طرف سے مغرب کے وقال تعالے وجمع الشمس
والقمر ابن مسعود نے پہلی آیت کو پڑہ کر کہا یہہ طلوع ہے سورج وچاند کا مغرب سے
ساتھہ ساتھہ جیسے دو اونٹ قرین یکدیگر ہون تپہر دوسری آیت پڑہی اخرجہ
الفریابی وعبد بن حمید وابن ابی حاتم والطبرانی وابو الشیخ ابو ہریرہ نے
کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے لاتقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا
فاذا طلعت ورآھا الناس آمنوا اجمعیا حین لاینفع نفسا ایمانہا الآیۃ اخرجہ
عبد الرزاق واحمد وعبد بن حمید والسنۃ غیر الترمذی وابن المنذر
وابو الشیخ وابن مردویہ والبیہقی یعنی جب سورج کا نکلنا مغرب سے دیکہہ لیا
اب ایمان لائے تو کچہہ فائدہ نہین توبہ کا وقت تو ہاتہہ سے نکل گیا ہ

توبہ ہارا نفس باز پسین دست رست		بیخبر دیر رسیدی درمحمل بستند

ابن مردویہ نے حذیفہ سے روایت کیا ہے قال سالت رسول اللہ صلعم ما آیۃ
طلوع الشمس من مغربہا فقال تطول تلک اللیلۃ حتی تکون قدر لیلتین وروی
ہو وابن ابی حاتم عن ابن عباس انہ صلعم قال آیۃ تلکم اللیلۃ ان تطول
قدر لیلتین او ثلاث فیستیقظ الذین یخشون ربہم فیصلون ویعملون کما
کانوا ولا یری الا قد قامت النجوم مکانہا ثم یرقدون ثم یقومون ثم یقضون
صلاتہم واللیل کانہ لم ینقص فیضطجعون حتی اذا استیقظوا واللیل مکانہ حتی
یتطاول علیہم اللیل فاذا رأوا ذلک خافوا ان یکون ذلک بین یدی امر
عظیم ففزع الناس وھاج بعضہم فی بعض فقالوا ما ھذا فیفزعون الی المساجد

فاذا اصبحوا طال علیهم طلوع الشمس فبینما هم ینتظرون طلوعها من المشرق
اذ هی طلعت علیهم من مغربها فیضج الناس ضجّة واحدة حتی اذا صارت
فی وسط السماء رجعت وطلعت من مطلعها یعنی وہ رات جسکی صبح کو سورج
مغرب سے نکلیگا دو یا تین رات کی برابر ہوگی خدا سے ڈرنے والے اوٹھکر
نماز پڑہین گے دیکھین گے کہ تارے اپنی جگہہ پر ہین سو رہین گے پہر اوٹھین گے
نماز پڑہین گے رات کچھہ بہی کم نہوئی ہوگی پہر لیٹ رہین گے پہر جگکر دیکھین گے کہ
رات باقی ہے شب دراز ہوگئی ہے ڈر جاوینگے کہ کسی امر عظیم کا یہہ مقدمہ ہے
گہبراکر مسجدون مین آوینگے صبح کو سورج نکلنے مین دیر ہوگی یہہ راہ دیکھتے ہونگے کہ
مشرق سے سورج کب نکلیگا اتنے مین آفتاب مغرب کیطرف سے نمودار ہوگا سب لوگ
چلا اوٹھین گے آدہے آسمان تک آکر پہر جاویگا پہر جہان سے نکلتا تہا نکلا کریگا ابو الشیخ
و ابن مردویہ کی روایت مین انس سے مرفوعاً یون آیا ہے کہ جس صبح کو سورج مغرب
سے نکلیگا امت مین کچھہ لوگ سور بندر ہوجاوینگے دواوین یعنی دفتر لپیٹ رکھے
جاوینگے اقلام سوکھہ جاوینگے نہ کوئی نیکی بڑہے نہ کوئی بدی گہٹے نہ کسی جی کو اوسکا
ایمان کام آوے جو پہلے سے ایمان نہ لایا تہا یا اپنے زمانے ایمان مین اوس نے
کچھہ بہلائی نہ کی تہی بیہقی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے لوگ نکلکر سونا صدقہ کرینگے
قبول نہوگا ان سے یہہ بات کہی جاویگی کہ اگر یہہ صدقہ کل دیا ہوتا یعنی تو قبول
ہوتا ابن عباس نے کہا سورج ہمیشہ مشرق سے مغرب کو جاتا ہے جب وہ وقت آجاویگا
جو خدا نے اپنے بندون کی توبہ کے لئے مقرر کر رکہا ہے تو سورج اذن لیگا کہ اب کہان
سے نکلون چاند اجازت چاہیگا کہ کدہر سے برآمد ہون دونون کو اذن نہوگا
سورج تین رات چاند دو رات روکے جاوینگے اس مقدار حبس کو تہوڑے ہی سے
آدمی پہچانین گے یہہ لوگ بقیۂ اہل ارض حاملان قرآن ہونگے ہر آدمی اوس رات اپنا

وظیفہ پڑہیگا فارغ ہوکر دیکھیگا رات اپنے حال پر ہے اس رات کا طول کوئی نہ پہچانیگا مگر حاملان قرآن بعض انمین کے بعض کو پکارینگے لوگ سب مسجدون مین جمع ہوکر تضرع وبکا کرینگے چلاوینگے باقی رات تک یہی گریہ وزاری رہیگی یہہ رات تین رات کی برابر ہوگی پہر اللہ تعالےٰ جبرئیل علیہ السلام کو پاس سورج چاند کے بھیجیگا یہہ کہین گے اللہ نے تمکو حکم دیا ہے کہ تم دونون اپنے مغرب کو پہر جاؤ وہین سے نکلو ہمارے پاس تمہارے لئے نہ ضیا ہے نہ نور یہہ دونون خوف قیامت خوف موت سے روئین گے پہر پھر کر اپنے اپنے مغرب سے نکلین گے اس اثنا مین کہ کچہہ لوگ خدا سے زاری کرتے ہونگے غافل اپنی غفلتون مین پڑے ہونگے ایک منادی ندا کریگا الا ان باب التوبۃ قد غلق والشمس والقمر قد طلعا من مغاربھما لوگ دیکھین گے کہ دونون سیاہ بے نور نکلے ہین جیسے دو اونٹ ساتہہ ساتہہ ہون ہر ایک دوسرے سے سبقت لیجانا چاہیگا دنیا والون مین چیخم چاخ پڑجاویگی مائین بچون سے بے خبر ہوجاوینگی حمل والیون کا پیٹ گرجاویگا صلحا وابرار کو رونا اونکا نفع کریگا عبادت اونکی لکھہ لیجاویگی فساق فجار کو رونا اونکا اوسدن کچہہ کام نہ آویگا انپر یہی حسرت لکھی جاویگی جب سورج چاند ناف آسمان تک پہونچین گے جبریل آکر انکے سینگ پکڑ کر مغرب کیطرف پہیر دینگے اوس دن مشرق مین غروب نکرینگے مغرب مین جہان باب التوبہ ہے غروب کرینگے عمر بن خطاب نے پوچھا باب توبہ کیا ہی فرمایا اللہ نے ایک دروازہ توبہ کیلئے مغرب کے پیچھے پیدا کیا ہے یہہ دروازہ منجملہ دروازہ ہاے جنت کے ہے اسکے در کے دو کواڑ ہین سونے کے موتی جواہر سے جڑے ہوئے ایک کواڑ سے دوسرے کواڑ تک چالیس برس کی راہ ہے تیز سوار کے لئے جب سے خدا نے خلق کو پیدا کیا ہے یہہ دروازہ اس رات کی صبح تک کہلا رہیگا سورج چاند کے مغرب سے نکلنے تک آدم سے اسدم تک جس کسی بندے نے بندون مین سے توبہ نصوح کی اوسکی توبہ اس دروازے مین گہسکر

اللہ کیطرف جاتی ہے معاذ بن جبل نے پوچھا توبہ نصوح کیا ہے فرمایا بندہ اپنے گناہ
پر شرمندہ ہو کر خدا کیطرف بہاگتا ہے پہر اوس گناہ کو دوبارہ نہین کرتا یہانتک کہ
دودہ تھن مین پہر آوے جبرئیل ان دونون کو اوسی دروازے مین غرد ب
کرکے دونون کواڑ بند کر دینگے یہہ کواڑ ایسے ملجاوینگے کہ گویا انکے بیچ مین کوئی دراڑ
نہ تہی نہ کوئی شگاف تہا سو جب یہہ دروازہ توبہ کا بند کر دیا گیا تو پہر کسی بندے
کی توبہ قبول نہوگی نہ کوئی نیکی جو اوس نے کی ہے اوسکے کام آویگی مگر جو کچہہ اسوقت
سے پہلے کیا ہوگا کہ اوسکی سزا جزا انکو ملیگی یہہ مطلب ہے اس آیت کا یوم یاتی
بعض ایات ربک الخ ابی بن کعب نے کہا اے رسول خدا میرے مان باپ تمپر فدا
ہون اسکے بعد چاند سورج کی کیا گت ہوگی لوگون کا دنیا کا حال کیا ہوگا فرمایا
سورج چاند کو بعد اسکی روشنی پہنا دیجاویگی اوسیطرح نکلین گے ڈوبین گے جسطرح
پہلے اس سے نکلتے ڈوبتے تہے لوگ اس نشانی کو دیکھکر دنیا پر جہک پڑینگے آبادی
مین مشغول ہونگے نہرین جاری کرینگے درخت لگاوینگے گہر بار بناوین گے رہی دنیا
سو اگر کسی آدمی کے گہر گہوڑے کا بچہ پیدا ہوگا تو وہ اوسپر سواری نکریگا یہانتک
کہ قیامت قایم ہوجاویگی طلوع شمس سے نفخ صور کے دن تک یہی حال رہیگا اخرجہ
ابن مردویہ **فائدہ** نفتار نے کہا ہے یہہ رات جو برابر دو رات ایک دن کی
ہوگی اسمین پانچون نمازین پڑہنا چاہئے پہلی رات مین تو کوئی نماز نہوگی اسلیے کہ
اوس رات کی مغرب و عشا پڑہکر سوئے ہونگے رہی دوسری رات مع دن کے سو اوسمین
پانچ نمازین ہین اوسی قیاس پر جو زمانہ دجال مین ہوگا بوجہ طول ایام کے جسطرح
تین پہلے دن زمانہ دجال کو پہلے دنون پر قیاس کیا گیا ہے اس صورت مین جو کوئی
نماز سے سو گیا ہوگا اوسپر پانچون نماز کے ساتہہ قضا اوس نماز کی بہی واجب
ہے جس نماز سے وہ سو گیا ہے یہہ مسئلہ ظاہر ہے جسدن سورج مغرب سے نکلیگا اوسدن

وقت نماز صبح کا طلوع فجر پر ہوگا وقت ظہر کا اوسوقت ہوگا جسوقت سورج آدہے آسمان تک آکر مغرب کو پہریگا یہہ پہرنا گویا بجاے زوال ہے رہی عصر مغرب عشا سو معمول کے موافق ہوگی **تنبیہ** ابن ابی شیبہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اشرار بعد اخیار کے ایک سو بیس برس تک رہین گے ابن عمر نے کہا لوگ بعد نکلنے سورج کے مغرب سے ایک سو بیس سال ٹھہرینگے ایک لفظ مین نزدیک عبد بن حمید کے یون آیا ہے یبقی شرار الناس بعد طلوع الشمس من مغربہا عشرین ومائۃ سنۃ نعیم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے قیامت کہڑی نہوگی یہانتک کہ عرب رہی پوجین جو انکے آبا پوجتے تہے ایکسو بیس برس تک بعد نزول عیسےٰ وبعد دجال کے عبد بن حمید نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ دو بڑے بوڑہے آپسمین ملاقات کرینگے ایک دوسرے سے پوچہیگا تم کب پیدا ہوئے ہو وہ کہیگا جس زمانے مین سورج مغرب سے نکلا تہا دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ یہہ سب نشانیان آٹہ مہینے کے اندر ہونگی اخرجہ عبد بن حمید وابن ابی شیبۃ وابن المنذر عنہ ابو العالیہ نے کہا چہہ مہینے کے اندر ہونگی اخرجوا غیر ابن ابی شیبۃ پہلے یہہ بات گزر چکی ہے کہ مرد کو بچہ اسپ پر نوبت سواری کرنے کی نہ آویگی کہ صور پہونکا جاویگا فتح الباری مین کہا ہے طریق جمع یون ہے کہ مدت تو وہی ایک سو بیس برس کی ہوگی جسطرح اگلی روایتون مین آیا ہے لیکن بہت جلد گزریگی جیسے ایک سو بیس مہینے کما فی صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رفعہ لا تقوم الساعۃ حتی تکون السنۃ کالشہر الحدیث وفیہ والیوم کالساعۃ والساعۃ کالاحتراق السعفۃ اس صورت مین تقارب زمان تقاصر ایام گویا دو بار ہوگا ایکبار زمانۂ دجال مین پہر برکت زمین کے طول ایام کا اپنی حالت اولے پر آجاویگا پہر بعد موت عیسےٰ علیہ السلام کے کم ہوتے ہوتے آخر دنیا مین اوتنا ہو جاویگا

جو ذکر کیا گیا وهذا تنبیه حسن لو اطمن تنبه علیه انتهی اشاعه مین کها ہے صاحب
تناعه نے بهی یون ہی کها ہے جسطرح فتح الباری مین لکها ہے لکن قول ان دونون
کا مقتضی اس بات کا ہے کہ یہه ساری مدت ہمارے برسون کے حساب سے برابر
دس برس کے ہو تو اشکال مذکور پهر بحال رہا اسلیئے کہ گهوڑے کے بچّے پر کبهی بعد
دو سال کے بهی سوار ہوتے ہین اگر یہه بات بهی مان لیجاوے کہ مراد سواری سے
سوار ہونا ہے حرب مین کر و فر کے لیئے اور اسطرح کی سواری اصیل گهوڑے وغیرہ مین دس
بارہ برس کی عمر مین ہوتی ہے تو بهی جمع ان دونون مین اور آٹهه یا چهه ماہ مین نہین
ہو سکتی اسکے سوا حدیث ابی ہریرہ لاتقوم الساعة حتی یلتقی الشیخان الکبیران
الخ منافی ہے اس جمع کے مگر یون کہین کہ بڑهاپا اوس زمانے کے لوگون کا موافق اونکے
برسون کے ہوگا اسی پر اندازہ پیدائش بچہ اسپ اور اوسپر سوار ہونیکا سنین
معتادہ سے کر لیا جاوے ہان یہه جمع اولے ہے کہ مدت قلیل نظر بقار مومنین ہو مدت
ایک سو بیس برس کی نظر ببقار کفار و اشرار ہو جسطرح روایات سابقہ مین اسکی
صراحت آچکی ہے الاشرار بعد الاخیار بہذا تقارب زمان کا بهی قائل ہونا ضرور
ہے تاکہ چالیس سال جو حدیث ابن مسعود مین گزر چکے ہین بقار مومنین مین بقدر آ
چهل ماہ ٹهیرین اس بنا پر انتاج سرور کو بهی اوسکا واضح ہے اور یہه بات کہ اوس
گهڑی پهر قیامت کهڑی ہو جاویگی اسکے یہه معنی ہونگے کہ مومنین پر قیام اوسکا
انکے مرنے پر ہو جاویگا جسطرح بخاری مین آیا ہے ایک آدمی نے رسول خدا صلعم سے
حال ساعت یعنی قیامت کا پوچها قوم مین سے ایک کم سن کیطرف دیکهکر فرمایا یہه اگر
اپنی عمر پوری کریگا تو نہ مریگا یہانتک کہ ساعت آجاویگی اہل علم نے کہا مراد اس سے
ساعت حاضرین ہے نہ ساعت عامہ خلق لکن اگر روایت آٹهه ماہ چهه ماہ کی صحیح ہو جاوے
تو تاویل اوسکی قطعاً واجب ہے **فائدہ** قبول نہونا توبہ کا کچهه خاص ساتهه اوس دن

کے نہین ہے جسدن سورج مغرب سے نکلیگا بلکہ قیامت تک قبول اوسکا ممنوع ہے
فتح الباری مین بعد ذکر ادلۂ اس مسئلہ کے لکہا ہے فہذہ آثار یشد بعضها
بعضا متفقة علی ان الشمس اذا طلعت من المغرب اغلق باب التوبة ولم
یفتح بعد ذلك ولا یختص ذلك بیوم طلوعها بل یمتد الی یوم القیامة انتهی اشاعہ
مین کہا ہے ویؤید هذا ان ابلیس یخر عند طلوعها ساجدا وان الدابة تقتله
فانه لا یموت الا وقد فرغ من العمل انتهی **فائدہ** کونسی نشانی پہلے کونسی
پیچہے ہے اسمین روایات مختلف آئی ہین کسی مین اول آیات خروج دجال ہے کسی مین
طلوع شمس مغرب سے ہے کسی مین دابہ کسی مین نار حاشر حافظ ابن حجر نے کہا طریق
جمع کا انمین یہہ ہے کہ وہ نشانی جو تغییر احوال عامہ سے زمین مین خبر دیتی ہے انمین
سے پہلے نشانی یہی دجال ہے اسکی انتہار موت عیسے وقحطانی وغیرہ تک ہے اور
جو نشانی تغییر احوال عالم علوی سے خبر دیتے ہین اونمین سب سے پہلی نشانی نکلنا سورج
کا ہے مغرب سے اسکی انتہار قیام ساعت تک ہے یعنی دابہ بہی اسی کے ساتہہ ہوگا
یہہ دونون گویا ایک ہی چیز ہین اور جو نشانی قیام ساعت سے خبر دیتی ہے اونمین
سب سے اول نار حاشر ہے انتہے اشاعہ مین کہا هذا جمع حسن ویدل علی ذلك ما
فی بعض الروایات واخر ذلك یعنی الآیات نار تحشر الناس الی محشرهم **فائدہ**
عن ابن مسعود قال لا یلبثون یعنی الناس بعد یاجوج وماجوج حتی تطلع الشمس من
مغربها الحدیث وفیه ویخر ابلیس ساجدا ینادی الٰهی مرنی ان اسجد لمن شئت و
تجتمع الیه الشیاطین فتقول یا سیدنا الی من تفزع فیقول انما سألت ربی ان ینظرنی
الی یوم یبعثون فانظرنی الی یوم الوقت المعلوم وقد طلعت الشمس من مغربها وهذا
یوم الوقت المعلوم وتصیر الشیاطین ظاهرة فی الارض حتی یقول الرجل هذا قرینی
کان یغوینی فالحمد لله الذی اخزاه ولا یزال ابلیس ساجدا باکیا حتی تخرج الدابة

فقتلہ وھو ساجد یعنی جبدم سورج مغرب سے نکلیگا ابلیس سجدہ مین گر کر خدا کو
پکاریگا کہیگا اے اللہ جسکو تو چاہے مجہہ سے سجدہ کرالے سب شیطان اوسکے پاس
آکر کہین گے تم کس سے زاری کرتے ہو کہیگا مین نے خدا سے دن قیامت تک
کی مہلت مانگی تہی اوس نے مجھکو مہلت بخشی اب سورج مغرب سے نکلا وہ دن آگیا
یہہ شیطان زمین مین کہلم کہلا پہرینگے یہانتک کہ آدمی کہیگا کہ یہہ میرا ساتھی ہے جو
مجھکو بہکایا کرتا تہا الحمد للہ کہ خدا نے اسکو رسوا کیا ابلیس یہانتک سجدے مین پڑا ہوا
رویا کریگا کہ دابۃ الارض نکلکر اوسکو قتل کر ڈالیگا وہ سجدے ہی مین ہوگا اس سے
معلوم ہوا کہ دابہ پیچھے ہے سورج کا نکلنا پہلے ہے ایمان والے بعد اسکے چالیس سال
تک رہین گے کسی چیز کی تمنا نکرینگے مگر وہ چیز اونکو ملیگی یہانتک کہ چالیس برس
پورے ہوجاوین یعنی بعد دابہ کے پہر انہین موت جلدی کریگی کوئی ایماندار باقی
نرہیگا کافر ہی کافر رہ جاوینگے رستون مین جانورون کیطرح جفتی کرینگے آدمی
اپنی مان سے بیچ رستے مین زنا کریگا ایک اوپر سے اوتریگا دوسرا سوار ہوگا بہت
افضل آدمی انہین وہ ہے جو یہہ بات کہیگا کہ ذرا راہ سے الگ ہوکر یہہ کام کیا ہوتا
تو مناسب تہا اسی حال پر رہین گے نکاح سے کوئی بچہ پیدا نہوگا تیس برس اللہ
عورتون کو بانجہہ کردیگا جسکے سب حرامی ولدالزنا بدترین مردم ہونگے انہین پر
قیامت قائم ہوگی اخرج الطبرانی وابن مردویہ عن عمرو بن العاص قال اذا طلعت
الشمس من مغربہا خر ابلیس ساجدا ینادی ویجہر الہی مرنی اسجد لمن شئت فیجتمع
الیہ زبانیتہ فیقولون یا سیدی ما ھذا التضرع فیقول انما سألت ربی ان ینظرنی
الی یوم الوقت المعلوم وھذا ھو الوقت المعلوم قال وتخرج دابۃ الارض من صدع
فی الصفا واول خطوۃ تضعہا بانطاکیۃ فتاتی ابلیس فتلطمہ اس روایت مین
پہلی روایت سے اتنا زیادہ ہے کہ کوہ صفا پہٹ کر دابہ نکلیگا پہلا قدم انطاکیہ

مین رکھیگا پھر اکر ابلیس کو تباہ کریگا فائدہ لا سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے مین
اہل ہیئت پر رد ہے اسلیئے کہ یون کہتے ہین کہ سارے فلکیات بسیط ہین انکے مقتضیات
مختلف نہین ہوتے انکین تغیر اثر نہین کرتا ہے یہہ جون کے تون ہی رہتے ہین تفتازانی
نے کہا قواعد ہم منقوضۃ ومقدماتہم ممنوعۃ وعلی تقدیر تسلیمہا فلا امتناع
من انطباق منطقۃ البروج علی المعدل بحیث یصیر المشرق مغربا والمغرب
مشرقا انتہیٰ ✦

دابۃ الارض کا ذکر اللہ تعالےٰ نے فرمایا

واذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم اہل تفسیر نے کہا
وقوع قول سے یہہ مراد ہے کہ امر بمعروف نہی عن المنکر موقوف ہوجاوے بیضاوی
نے کہا وقوع قریب آلگی یعنی بعث وعذاب جسکا وعدہ دیا گیا تھا ابن مسعود نے
کہا جب علما مرجاوینگے علم جاتا رہیگا قرآن اوٹھ جاویگا تب ہم ایک دابہ زمین سے
نکالینگے جو اون سے باتین کریگا ایک قرأت مین تنبئہم ہے دوسری قرأت
مین تحدثہم ہے یہہ قرأت محمول ہے تفسیر پر غرضکہ وہ کلام کریگا سائر ادیان
کو باطل اسلام کو حق بتاویگا کسی نے لفظ تکلمہم کو کلم سے بھی پڑھا ہے یعنی وہ اونکو
زخمی کریگا تفعیل کا صیغہ تکثیر کے لئے ہے قرأت تکلمہم بفتح وسکون اسی کے موئید ہے
تجرحہم بھی پڑھا ہے ابوالحواری نے ابن عباس سے پوچھا یہہ لفظ تکلمہم ہے یا
تکلم کہا یہہ تفعل ہے مومن وکافر دونون سے وہ کلام کریگا پہلے یہہ بات گزرچکی
ہے کہ یہہ دابہ وہی جساسہ ہوگا بیضاوی وغیرہ نے اسی پر جزم کیا ہے اہل کوفہ
ویعقوب نے ان الناس بفتح ہمزہ پڑھا ہے باقی لوگون نے بکسر ہمزہ اس بنا پر کہ
یہہ حکایت ہے معنی قول دابہ کی یا خود اوسکا حکایت کرنا ہی قول خدا کو یہہ جو آگے

آویگا کہ وہ باواز بلند پکاریگا ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون موید انہین دونون تاویل کی ہے اسکے سوا اور بہی تاویلات کئے ہین ابی العالیہ نے کہا وقوع قول سے مراد بند ہوجانا دروازے ایمان وتوبہ کا ہے اس بنا پر گویا قرآن مین بہی اشارہ ہے طرف تاخر خروج دابہ کے طلوع شمس سے ٭

حلیۂ دابہ

ابن عباس نے کہا دابہ کی گردن لنبی اونچی ہوگی مغرب والے اوسکو ویساہی دیکہین گے جیسے مغرب والے دیکہین گے منہہ اوسکا آدمی کا سا ہوگا چونچ جیسے پرندون کی بدن پہ بال رؤین ہونگے ابو ہریرہ نے کہا بال وپر ہونگے ابن عباس نے کہا ہر رنگ کا صوف وریش ہوگا چار ہاتہہ پاؤن ہونگے ابن عمر نے کہا زغب وبریش والا ہوگا خذیفہ نے کہا انہا سلمعۃ ذات وبر وریش لن یدرکہا طالب ولا یفوتہا ہارب یعنی جستجو کرنے والا اوسکو نہ پاویگا بہاگنے والا اوس سے نہ بچیگا علی مرتضےٰ سے کسی نے کہا لوگ گمان کرتے ہین کہ دابۃ الارض تمہین ہوگے کہا واللہ دابہ کے بال وپر ہونگے میرے تو بال پر کچہہ بہی نہین اوسکے لئے کہر ہونگے میرے کوئی کہر نہین وہ اسطرح تیز تر نکلیگا جیسے گہوڑا تیز رو دوڑتا ہوا ابہی دو تہائی بہی نہ نکل چکا ہوگا انتہےٰ مین کہتا ہون شاید روافض نے اونکو دابہ مقرر کیا ہوگا جسطرح آیہ ان یسلبہم الذباب مین مکہی ٹہیرایا ہے سبحان اللہ افراط وہ تو تفریط یہہ کیا خوب انکی قدر کی خوب سمجہا کہ آدمی سے حیوان بنا یا کبہی گہٹا کر ذباب ٹہیرایا کبہی بڑہا کر دابۃ الارض بتایا عمرو بن عاص نے کہا اسکا سر آسمان سے لگا ہوگا ابہی پاؤن بہی زمین سے نہین نکلے ابن عمر نے کہا تیز گہوڑے کیطرح پر نکلیگا تین دن تک ایک ثلث بہی نہ نکل چکا ہوگا یہہ روایت قریب روایت علی رضی اللہ عنہ ہے ابی ہریرہ نے کہا اوسمین ہر ایک رنگ ہوگا دونون

سینگ کے بیچ مین ایک فرسخ کا فاصلہ سوار تیز رو کے لیے ہوگا ابن عباس نے کہا
وہ مؤلفہ ہوگا یعنی اوسمین زغب ریش سب جانورونکے رنگ جمع ہوینگے ہر امت کا ایک
نشان ہوگا اس امت کا نشان یہہ ہے کہ لوگون سے زبان عربی بیچ مین اونہین
کا سا کلام کریگا **فائدہ** زغب کہتے ہین روؤن کو یعنی چھوٹے بال ابن الزبیر نے
کہا سر بیل کا سا آنکھہ سور کی سی کان ہاتھی کے سے سینگ جیسے جنگلی بکرا گردن
شل گردن لغامہ کے سینہ شیر کا سا رنگ چیتے کا سا کمر بلی کی سی دم بکری کیطرح پاؤن
اونٹ کے سے ابن عباس نے کہا ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ تک بارہ گز کا فاصلہ ہوگا
علی مرتضے سے مروی ہے کہ دابہ منہہ سے کہا ویگا مگر بات دبہ سے کریگا حسن نے کہا
موسے علیہ السلام نے خدا سے سوال کیا کہ دابہ کو دکھا دے وہ تین رات دن تک
نکلتا رہا آسمان پر چلا جاتا کوئی جانب اوسکی نظر نہ آتی آنہون نے ایک ڈراونی
صورت دیکھکر کہا اے رب اسکو پہیر دے یعنی اب نہ نکلے اللہ تعالے نے اوسکو پہیر دیا

سیرت دابہ

اسکے پاس موسے علیہ السلام کا عصا سلیمان بن داؤد کی مہر ہوگی یہہ بلند آواز سے
پکاریگا ان الناس کانوا بآیاتنا لایوقنون سب مومن کافر لوگون پر نشان
لگا دیگا مومن اپنا منہہ چمکتے تارے کیطرح دیکھیگا دونون آنکھون کے بیچ مین مومن
لکھا ہوگا کافر کی دونون آنکھون کے درمیان ایک کالا نکتہ لکھا ہوگا یعنی لفظ کافر
ایک روایت مین یون ہے کہ ملاقات کریگا ایماندار سے اوسکے منہہ پہ داغ دیگا منہہ
سفید ہو جا دیگا کافر کے منہہ پر داغ دیگا وہ سیاہ ہو جاویگا دوسری روایت
مین آیا ہے لوگ اوس سے الگ الگ ہوونگے ایک گروہ مومنین کا ثابت رہیگا
وہ جانتے ہین کہ اللہ کو عاجز نہین کر سکتے یہہ اونہین سے شروع کریگا اونکے منہہ

مثل کوکب دری کے چمکنے لگین گے پہر جلد یگا نہ کوئی طالب اوسکو پاسکیگا نہ کوئی
ہارب اوس سے نجات پاویگا یہانتک کہ اگر کوئی اوس سے پناہ پکڑنے کو نماز
پڑہنے لگیگا تو وہ پیچہے سے آکر کہیگا اے فلان تو اب نماز پڑہتا ہے یہہ جب اوسکی
طرف منہہ کریگا وہ داغ دیکر چلدیگا لوگ مال مین شریک شہر مین ایک دوسرے کے
ہمنشین ہونگے مومن کافر کو کافر مومن کو پہچانیگا مومن کہیگا اے کافر میرا حق ادا کر کافر کہیگا ای مومن میرا حق
دے ایک روایت مین یون ہے کہ وہ نکل کر تین بار چلاویگا جو کوئی درمیان مشرق و
مغرب کے ہے وہ اوسکو سنیگا ایک لفظ مین آیا ہے مشرق کیطرف منہہ کرکے ایک
چیخ ماریگا پہر شام کیطرف منہہ کرکے چلاویگا پہر مغرب کیطرف پہر یمن کیطرف یہہ چیخنا
چلانا اوسکا سب جگہہ پہنچ جاویگا ایک روایت مین اسطرح آیا ہے کہ باقی نرہیگا
کوئی مومن مگر اوسکی پیشانی مین عصاے موسیٰ علیہ السلام سے ایک نکتہ سفید کردیگا
اوس نکتہ سے مونہہ اوسکا سفید ہوجاویگا نہ کوئی کافر مگر اوسکے مونہہ پہ مہر
سلیمان علیہ السلام لگادیگا اوس مہر سے اوسکا منہہ کالا ہوجاویگا یہانتک کہ
بازارون مین لوگ لین دین کرینگے کہین گے اے مومن یہہ چیز کتنے کو ہے اے
کافر اس چیز کی کیا قیمت ہے وہ کہیگا اے مومن تو اسکو لے یہہ کہیگا اے کافر
تو اسکو لے ؛

خروج دابہ

خروج دابہ

یہہ تین بار نکلیگا ایک بار تو اقصاے بادیہ سے برآمد ہوگا دوسری ایک روایت
مین یون ہے کہ اقصاے یمن سے نکلیگا اسکا ذکر گھر مین نہوگا پہر ایک زمانہ
دراز تک چہپا رہیگا پہر نکلیگا مگر پہلے نکلنے سے کم اہل بادیہ مین اوسکا چرچا ہوگا
مکے مین بہی ذکر اوسکا پہنچیگا آنحضرت صلعم نے فرمایا اس درمیان مین کہ لوگ مسجد الحرام
مین ہونگے اس مسجد کے نزدیک اللہ تعالےٰ کی بڑی حرمت و بزرگی ہے کہ ناگہان

وہ آوازدیگا رکن ومقام کے بیچ مین اپنے سرپہ مٹی ڈالیگا لوگ ڈر کر پریشان
ہوجاوینگے الگ الگ چلدینگے ابن عباس وحذیفہ سے اسیطرح آیا ہے بعض طرق
اس حدیث حذیفہ کے صحیح ہین ابن عباس نے کہا یہہ بعض وادی تہامہ سے نکلیگا
ابو ہریرہ وابن عمر وعایشہ نے کہا اجیاد سے نکلیگا ابن عمر نے کہا مجھکو رسول خدا
صلعم نے جگہہ اوسکے نکلنے کی دکہائی یہہ جگہہ آگے اوس شگاف کے ہے جو صفا مین
ہے پہر ابن عمر نے کہا یہہ صفا سے شب منی کو برآمد ہوگا لوگ اسکے سر ودم کے درمیان
مین صبح کرینگے نہ کوئی پہسلنے والا پہسلیگا نہ کوئی نکلنے والا نکلیگا جب وہ اوس کام
سے فارغ ہوجاویگا جسکا حکم خدا نے اوسکو دیا ہے تو ہلاک ہونیوالا ہلاک ہوجاویگا
نجات پانے والا نجات پاویگا پہلے قدم انطاکیہ مین رکہیگا کسی روایت مین یون
بہی آیا ہے کہ مروی سے نکلیگا کسی روایت مین یون ہے کہ شہر قوم لوط سے نکلیگا
بعض روایات مین یون آیا ہے کہ درار کے سے نکلیگا **تنبیہ** جمع ان روایات
مین یون ہے کہ وہ تین بار نکلیگا کبہی شہر قوم لوط سے ظاہر ہوگا اس نکلنے پر
یہہ صادق آتا ہے کہ اقصاے بادیہ سے نکلا کبہی بعض اودیۂ تہامہ سے نکلیگا
اسپر یہہ صادق ہے کہ درار کے سے یا یمن سے نکلا کیونکہ حجاز ملک یمانی ہے پہرا
آخر کو خود مکے ہی سے نکلیگا بسبب عظم جثہ کے ممکن ہے کہ صفا ومروہ واجیاد کے
بیچ مین سے نکلے کیونکہ یہہ تین دن ٹہہریگا یا زیادہ اس صورت مین یہہ بات ٹہیک
ہوگی کہ مروہ سے یا صفا سے یا اجیاد سے یا مسجد سے نکلا دوسری وجہ جمع کی یہہ ہی
کہ سب جگہون سے ایک ہی آن مین بطور خرق عادت صور مثالیہ مین برآمد ہوگا
اسکی بنیاد تحقیق مثال محسوس پر ہے ابن علان نے اپنی تفسیر ضیاء السبیل مین لکہا ہے
قد قیل یخرج فی کل بلد دابة مما ھو مثبوت لتنوعھا فی الارض ولیست واحدة فلعل
علی ھذا القول اسم جنس انتھیٰ مگر جب صور مثالیہ کے قائل ہونگے تو قول بجنسیت

حاجت نہی دو آدمیون نے طلاق کی قسم کہائی کہ شیخ عبد القادر طحطوحی ایکہی
رات معین مین دونون کے نزدیک تہے سیوطی نے فتوی دیا کہ کسی ایک کی طلاق
بہی واقع نہین ہوئی واللہ اعلم دخان حذیفہ بن اسید نے کہا اطلع علینا
رسول اللہ صلعم ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا الساعۃ یا رسول اللہ
قال انہا لن تقوم حتی تروا قبلہا عشر آیات فذکر الدخان والدجال الحدیث
رواہ مسلم والترمذی وابن ماجۃ ورواہ حذیفۃ عن النبی صلعم وانہ
یمکث فی الارض اربعین یوما وفی روایۃ انہ یاخذ بانفاس الکفار ویاخذ
المؤمنین منہ کہیئۃ الزکام یعنی دخان کا نکلنا اشراط ساعت مین سے ہے چالیس
دن تک زمین پر رہیگا کافرون کی توجان لیگا مسلمانون کو زکام ہوجاوے گا
پہلے گزرچکا ہے کہ وقت ہلاک یاجوج ماجوج کے دہوان آویگا تین دن تک رہیگا
محتمل ہے کہ یہہ وہی دخان ہو یا اوسکے سوا ہو لکن یہہ ضرور ہے کہ ریح سے پہلے ہوگا
اسلئے کہ ریح کے بعد کوئی مومن باقی نہ رہیگا اور دخان کے وقت مومن موجود ہونگے
لما ہو صریح العبارۃ ریح طیبہ یہہ ہر مومن کی جان قبض کریگی لوگ بت پوجنے لگین
گے باپ دادون کے دین پر ہوجاوینگے اخرج مسلم وغیرہ عن عائشۃ رضی اللہ
عنہا لا تذہب الایام واللیالی حتی تعبد اللات والعزی من دون اللہ الحدیث
مراد لات وعزی سے مطلق بت پرستی ہے یا خاص انہین کی پرستش اوسوقت شاید
یہہ پہر ظاہر ہوجاوین آگی حدیث مین یہہ بہی ہے فیبعث اللہ ریحا طیبۃ فیتوفی
بہا کل مؤمن فی قلبہ مثقال حبۃ من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین
آبائہم یعنی اللہ تعالے ایک پاکیزہ ہوا بہیجیگا جس سے ہر مومن جسکے دلمین برابر
دانہ رائی کے ایمان ہوگا مرجاویگا وہ لوگ باقی رہجاوینگے جنہین کسیطرح کی بہلائی
خوبی نہین ہے یہہ اپنے آبا کے دین کیطرف پہرجاوینگے ولہ شاہد من حدیث

دخان

ریح طیبہ

حذیفة بن اسید حدیث ابن عمر مین ہے ثم یرسل اللہ یعنی بعد موت عیسے ریحا
بارد ة من قبل الشام فلا یبقی علی وجه الارض احد فی قلبه مثقال ذرة من
ایمان الا قبضته حتی لوان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلت علیه حتی تقبضه
فیبقی شرار الناس فی خفة الطیر واحلام السباع لا یعرفون معروفا ولا ینکرون
منکرا فیتمثل لهم الشیطان فیقول الا تستجیبون فیقولون ماذا تامرنا فیامرهم
بعبادة الاوثان فیعبدونها وهم فی ذلك دار رزقهم حسن عیشهم ثم ینفخ
فی الصور اخرجه احمد ومسلم یعنی یہہ ٹھنڈی ہوا شام کیطرف سے چلیگی پھر ایمان دار
مرجاویگا اگر کوئی پہاڑ کی کھوہ مین جاچھپے گا تو یہہ ہوا وہان بھی جا پہونچے گی بدلوگ
رہ جاوینگے جیسے پرندے درندے بے عقل نہ اچھا جانین نہ برا شیطان آکر کہیگا
تم بولتے نہین یہہ کہین گے کیا حکم کرتے ہو وہ کہیگا تم بت پوجو یہہ بت پوجنے لگین گے
انکا رزق جاری رہیگا عیش اچھا ہوگا پھر صور پہونکا جاویگا **فائدہ** یہہ کچھہ
اوسکے خلاف نہین جو پہلے گزرچکا کہ دابہ ابلیس کو قتل کرڈالیگا ہوسکتا ہے کہ یہہ
شیطان کوئی اور ہو سوا ابلیس کے اگرچہ اسمین بعد ہے هکذا فی الاشاعه مین
کہتا ہون شاید شیاطین الانس مراد ہون یا نفس امارہ بالسوء اگرچہ اسمین بھی
ایکطرح کا بعد ہے واللہ اعلم وروی احمد ومسلم والترمذی عن النواس بن
سمعان فبینما هم کذلك اذ بعث اللہ ریحا طیبة فتاخذهم تحت اباطهم فتقبض
روح کل مومن ومسلم ویبقی شرار الناس یتهارجون فیها ای یتسافدون تهارج
الحمر فعلیهم تقوم الساعة اسمین یہہ ہے کہ یہہ ہوا مومنون کی بغلون مین گھس کر
روح قبض کریگی بدلوگ گدہون کی طرح باہم جفتی کرینگے انہین پر قیامت قائم ہوگی
پہلے گزرچکا ہے کہ ابن مسعود نے کہا اہل ایمان بعد دابہ کے چالیس برس تک تمتع
کرینگے پھر انہین موت جلدی کریگی کوئی مومن نہ رہیگا کافر ہونگے وہ رستون مین مثل

بہائم کے جماع کرینگے الخ واخرج الحاکم عن ابی ھریرۃ ان اللہ یبعث ریحا من الیمن الین
من الحریر فلا تدع احدا فی قلبہ مثقال حبۃ من ایمان الا قبضتہ یعنی یہہ ہوا
طرف سے یمن کے چلیگی مناوی نے تخریج احادیث مصابیح مین اس اختلاف ترون
کا یہہ جواب دیا ہے کہ یہہ دو ہوائین ہونگی ایک شامی ایک یمانی ابن ماجہ نے
حذیفہ بن الیمان سے روایت کیا ہے کہ اسلام پُرانا ہوجاویگا جسطرح کپڑے کا
بیل بوٹہ پرانا ہوجاتا ہے کوئی نہ جانیگا روزہ نماز حج صدقہ کیا ہے کچہہ گروہ
لوگون کے باقی رہجاوینگے بوڑہا مرد بوڑہی عورت یہہ کہین گے ہم نے اپنے
باپون کو اسی کلمہ پہ پایا ہے سو ہم بہی اوسیکو کہتے ہین ایک شخص نے حذیفہ سے
کہا کیا یہہ کلمہ کچہہ اونکے کام نہ آویگا حذیفہ نے مونہہ پہیر لیا اوس نے پہر دوبارہ
سہ بارہ پوچہا تیسری دفعہ یہہ جواب دیا کہ انکو آگ سے نجات دیگی اس حدیث کو حاکم
و بیہقی وضیا نے بہی حذیفہ سے روایت کیا ہے ابن ماجہ کی سند قوی ہے امام
احمد نے بسند قوی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لا تقوم الساعۃ حتی
لا یقال فی الارض لا الہ الا اللہ یہہ حدیث نزدیک مسلم کے بہی ہے مگر بلفظ اللہ
اللہ معلوم ہوا مراد شرار سے ان حدیثون مین وہ لوگ ہین جو لا الہ الا اللہ
یا اللہ اللہ نہ کہین گے اللہ اللہ سے بہی مراد وہی پورا کلمہ ہے ورنہ تنہا اسم
شریف کے کہنے مین کوئی معنی پیدا نہین ہوتے اشاعہ مین کہا ہے جب تک نوع
انسانی مین کوئی کلمہ گو رہیگا قیامت قائم نہوگی قیامت تو اون کفار پر آویگی جو نہ نکاح
پہچانتے ہین نہ اونکی نکاحی اولاد ہوگی بہائم کیطرح آدمی کی صورت مین ہونگے
حقیقت مین یہہ آدمی نہین ہین بلکہ انعام یا انعام سے بہی زیادہ گمراہ تر ہونگے

نیستند آدم غلاف آدم اند		اینکہ مے بینی غلاف آدم اند

فائدہ اشاعہ مین اس مقام پر ایک تکملہ فصوص ابن عربی سے متعلق نفس شیثی

مع شرح جامی نقل کیا ہے حاصل اس بحث کا فقط اتنا ہے کہ آخر مولود نوع انسانی
قدم بلکہ قلب شیث علیہ السلام پر ہوگا اوسمین استعداد وتیقیور تجلیات ذاتیہ و
عطایاے وہبیہ کی ہوگی اوس مولود کے بعد پھر کوئی نوع انسان مین پیدا
نہوگا وہ خاتم الاولاد ہوگا یہ مولود واقعے بلاد چین مین پیدا ہوگا اپنے شہر کی بولی
بولیگا بعد اسکی ولادت کے مرد عورت سبکے سب بانجھ ہوجاوینگے باوجود کثرت
نکاح کے اولاد نہوگی خدا سے دعا کرینگے قبول نہوگی اسکے مرنے کے بعد جو لوگ
رہجاوینگے وہ جانورونکی طرح ہونگے آدمی کی صورتون مین نہ حلال جانین
نہ حرام پہچانین طبیعت کے موافق خواہش کے مطابق سب کام کرینگے فعلیهم تقوم
الساعة وتخرب الدنیا وانتقل الامر الی الآخرة انتہی مراد شیخ کی یہہ ہے کہ وہ
خاتم اولاد مومنین ہوگا یا خاتم اولاد نکاح اس صورت مین گویا عقم دو بار واقع
ہوگا ایک بار منکوحات مین دوسری بار مطلق مستورات مین یہہ کچھ منافی اسکے نہین
کہ بہائم بصورت انسان پیدا ہون یا اولاد زنا ہو جسطرح حدیث ابن مسعود مین
گزر چکا اس حدیث کو اگرچہ حاکم نے ضعیف کہا ہے لکن کشف صحیح اوسکی صحت پر
دال ہے انتہی اگر کشف ہر چند صحیح ہو لکن حجت مستقل نہین ہوسکتا ہے ہان لائق
شہادت ومتابعت کے ہے **تنبیہ** شاید حکمت عقم نسا مین تیس برس تک یہہ
ہو کہ اگر اولاد پیدا ہو تو تعذیب صبیان کی لازم آتی ہے حالانکہ صبی سے قلم
تکلیف مرفوع ہے جب تک کہ وہ بالغ نہو بلوغ اگرچہ پندرہ برس مین ہوجاتا ہے
لکن اللہ تعالے اونکو الہام کریگا کہ وہ اپنی پوری جوانی کو پہنچ جاوین تب اولاد
مانگین یہہ الہام واسطے الزام حجت کے ہوگا یہہ نہین کہہ سکتے کہ یہہ حکم مین اہل فترت
کے ہین انکو عذاب نہونا چاہئے کیونکہ شرح فصوص مین ہے کہ مولود خدا سے دعا
کریگا قبول نہوگی کوئی اس سے مانع نہین کہ یہہ مولود بعد ہلاک جملہ مومنین کے باقی

رہے واسطے الزام حجت کے لکن یہہ قول موافق اوس قول کے ہے کہ دابۃ شیطان
کو قتل نکریگا اعمال بعد طلوع شمس کے مغرب سے بہی لکہے جاوینگے **فائدہ** ظاہر
مین قول آنحضرت صلعم کا لاتزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین
حتی یاتی امر اللہ مخالف قول گزشتہ کے ہے کیونکہ ظاہر روایات سابقہ یہہ ہی
کہ کوئی مومن باقی نرہیگا چہ جاے اسکے کہ کوئی قائم بالحق ہو اور اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ ایک گروہ حق باقی رہیگا فتح الباری مین کہا ہے ہوسکتا ہے کہ
مراد امر اللہ سے چلنا اوس ہوائے سرد کا ہو پس ظہور اس گروہ کا قبل ہبوب ریح
ہو وبہذا الجمع یزول الاشکال بتوفیق اللہ تعالے انتہے بعض روایات مین
بجاے امر اللہ یوم القیامہ جو آیا ہے وہ کچہ اسکے خلاف نہین اسلیے کہ جو کوئی
چیز کسی چیز کے قریب ہوتی ہے اوسکو حکم اوسی چیز کا ہے جو کہ یہہ وقت قیامت سے
نہایت قریب ہوگا اسلیے لفظ قیامت کا اطلاق اوسپر کیا گیا یہہ جمع حافظ ابن حجر
کی اور اون کی جمع سے بہتر ہے جسمین بعض کی تکفیر اور بعض کا باقی رہنا کہا گیا
ہے کیونکہ یہہ قول مخالف کلیات وارده ہے کما لایخفی اسکی ایضاح اوس روایت
مین ہے جسکو حاکم نے صحیح کہا ہے عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے قال سمعت رسول
اللہ صلعم یقول لاتزال عصابۃ من امتی یقاتلون علی امر اللہ قاہرین علی
العدو لایضرہم من خالفہم حتی تاتیہم الساعۃ فقال عبد اللہ بن عمرو
اجل و یبعث اللہ ریحا ریحہا المسک ومسہا مس الحریر فلا تترک نفسا فی قلبہ
مثقال حبۃ من الایمان الا قبضتہ ثم یبقے شرار الناس علیہم تقوم الساعۃ
یہہ قول ابن عمر کا مقابلہ روایت عقبہ مین صریح موافق ہمارے قول کے ہی واللہ اعلم
رفع قرآن مجید مصاحف وصدور دونون سے قرآن اوٹہالیا جاویگا
دیلمی نے حذیفہ وابوہریرہ سے معا روایت کیا ہے قال یسری علی کتاب اللہ

رفع قرآن مجید

لیلاً فیصبح الناس ولیس منہ ایۃ ولا حرف فی جوف الا نسخت یعنی راتون رات
خدا کی کتاب اوٹھہ جاویگی صبح کو نہ کوئی آیت نہ کوئی حرف تک کسی کے اندر باقی رہیگا
ابن عمر نے کہا لا تقوم الساعۃ حتی یرفع القرآن من حیث جاء فیکون لہ دوی
حول العرش کدوی النحل فیقول الرب عز وجل مالک فیقول منک خرجت و
الیک عدت اتلی فلا یعمل بی فعند ذلک یرفع القرآن واخرج السجزی عن ابن
عمر قال لا تقوم الساعۃ حتی یرفع الرکن والقرآن یعنی جب حجر اسود و قرآن مرفوع
ہوجاویگا تب قیامت آویگی اس سے پہلے نہ آویگی ازرقی نے تاریخ مکہ مین لکھا ہے
اول ما یرفع الرکن والقرآن ورؤیا النبی صلعم فی المنام یعنی سب سے پہلے یہی دونو
اوٹھہ جاوینگے اسیطرح رسول خدا کا خواب مین دیکھنا بھی موقوف ہوجاویگا ہدم کعبہ
اس مقدمے کی احادیث اوپر گزرچکی بیان ذکر اسکا اسلئے کیا گیا کہ بعض نے کہا ہے
یہہ ہدم بعد موت مومنین قریب قیامت وقت انقطاع حج کے ہوگا *

ہدم کعبہ

بت پرستی کا ہونا

اسکی احادیث بھی گزرچکی بعض لوگ دجال پر ایمان لاوینگے یہی بات محط حدیث تلحق
قبائل من امتی بالمشرکین فیکفرون جمیعا قبل یوم القیامۃ ہے جن حدیثون مین
عموم کی صراحت ہے وہ بھی اسیکی محط ہین پس یہہ دونون امر منجملہ اشراط ٹھہرے
وہ ریح جو لوگون کو دریا مین ڈالدیگی اخرج الستۃ الا البخاری عن حذیفۃ بن
اسید مرفوعا لن تقوم الساعۃ حتی تروا قبلہا عشر ایات وقال فی العاشرۃ و
ریح تلقی الناس فی البحر وفی لفظ الترمذی والعاشرۃ اما ریح تطرحہم فی
البحر واما نزول عیسی بن مریم بالشک من الراوی مراد یہہ ہے کہ عیسے علیہ السلام
گنتی مین دسوین علامت ہین نہ وقوع مین ظاہر حدیث یہہ ہے کہ یہہ ہوا سوا اور

ہوا کے ہوگی جو یاجوج ماجوج کو دریا مین پہینکدیگی وقت نکلنے آگ کے چلیگی یا وہی ہوا
ہو واللہ اعلم **تقارب زمان قصر ایام** یعنی رات دن چہوٹے چہوٹے قریب قریب
ہونگے عن انس لاتقوم الساعة حتی یتقارب الزمان فتکون السنة کالشہر و
یکون الشہر کالجمعة وتکون الجمعة کالیوم ویکون الیوم کالساعة وتکون
الساعة کالضرمة بالنار اخرجه الترمذی واللفظ له واخرجه مسلم عن
ابی ھریرة یہہ بحث حال مین دجال کی گزر چکی ہے کہ یہہ ماجرا اوسکے زمانے مین ہوگا
مگر اس سے بہی کوئی مانع نہین ہے کہ یہہ بات دو بار ہو ایک بار زمانۂ دجال مین
دوسری بار آخر زمانے مین فالقدرة صالحة لکل شیٔ **نار حاشر** اشراط عظام
مین یہہ پہلی علامت ہے یہہ آگ قعر عدن سے نکلکر لوگون کو طرف محشر کے لیجا ویگی
حدیث انس مین آیا ہے اما اول اشراط الساعة فنار تخرج من المشرق فیحشر الناس
الی المغرب واما اول ما یاکل اهل الجنة فزیادة کبد الحوت الحدیث اخرجه
احمد والبخاری واخرج الستة الا البخاری عن حذیفة بن اسید مرفوعا لن
تقوم الساعة حتی ترو اقبلها عشر ایات الحدیث وفیه واخر ذلک نار تخرج
من الیمن تطرد الناس الی محشرھم ایک روایت مین یہہ ہے کہ نار تخرج من قعر
عدن تسوق الناس الی المحشر وفی لفظ من قعر عدن ابین آبین بروزن احمر
نام ہے اوس بادشاہ کا جسنے عدن کو بسایا تہا شرق یمن سے مراد یہی زمین عدن
ہے کسی جگہہ نار کو اول کسی جگہہ آخر علامت فرمایا ہے وجہ جمع پہلے گزر چکی عن ابن عمر
قال ستکون ہجرة بعد ہجرة فخیار اهل الارض الزمهم مهاجر ابراهیم ویبقی
فی الارض شرار اهلها تلفظهم ارضوهم وتقذرهم نفس الله ویحشرهم
النار مع القردة والخنازیر تبیت معهم اذا باتوا وتقیل معهم اذا قالوا و
تاکل من تخلف اخرجه احمد وابوداود والحاکم وابونعیم یعنی قریب ہے کہ

تقارب زمان قصر ایام

نار حاشر

بعد ایک ہجرت کے دوسری ہجرت ہو بہتر زمین والون مین وہ ہوگا جو مہاجر ابراہیم علیہ السلام یعنی شام کو پکڑے رہیگا زمین اپنے بد ون کو پھینک دیگی اللہ کا جی اون سے گہن کریگا آگ آکر انکو بندر سور کے ساتھ ہنکا دیگی رات کو ہمراہ انکے ٹھہریگی دن کو جب قیلولہ کرینگے وہ بھی تھم جاویگی جو پیچھے رہیگا اوسکو کہا جاویگی فائدہ لا اشاعرہ مین کہا لفظ نفس اللہ کا متشابہات سے ہے حسب مراد خدا ورسول اوسپر ایمان لانا واجب ہے تاویل کی حاجت نہین حدیث بھی مثل قرآن کے ہے سوا خدا کے کوئی اسکی تاویل نہین جانتا جو علم مین راسخ ہین وہ کہتے ہین ہم اوسپر ایمان لائے یہہ سب پاس سے ہمارے رب کے ہے یہہ ایمان انکا موجب علم بتاویل ہوتا ہے انتہے اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صاحب اشاعرہ بھی مسئلہ صفات مین موافق مذہب سلف ہین تفویض کے قائل ہین تاویل کے منکر ہین یہی حق ہے کیونکہ تاویل ایک قسم ہے تکذیب کی ہمکو تو یہہ چاہیئے کہ جو کچہہ خدا کیطرف سے ہمارے پاس آیا ہے اوسپر جون کا تون ایمان لاوین اوسکو اوسیطرح لکہین پڑہین بولین کہین سنین سناوین اپنی طرف سے کوئی بات نہ بناوین بات کو تو ہر شخص الگ الگ بنا سکتا ہے پھر کسیکی بات مانین کسیکی نہ مانین کوئی وجہ ترجیح کی نہین سب سے یہہ بہتر ہے کہ ایمان لاوین تاویل نکرین یہی ہمارا بڑا رسوخ ہے علم مین ورنہ پھر ہم مین جاہلون مین کیا فرق ہوا عن ابن عمر ستخرج نار من حضرموت او من بحر حضرموت قبل یوم القیامة تحشر الناس قالوا یا رسول اللہ فما تامرنا قال علیکم بالشام یعنی ایک آگ حضرموت سے نکلیگی لوگونکو گھیر کر لیجاویگی اوسوقت شام مین رہنا چاہیئے مہاجر ابراہیم سے یہی شام مراد ہے حضرموت سے وہی قعر عدن مقصود ہے دوسری روایت مین حذیفہ بن الیمان سے یون آیا ہے آگ تمہارا قصد کریگی آج وہ وادی برہوت مین خاموش دبی ہوئی ہے اوس دن لوگون کو ایک عذاب الیم گھیر لیگا یہہ آگ جان مال گہرون کو

آٹھہ دن مین کھاجاویگی مثل ہوا و بادل کے اوڑیگی رات کو دن سے بھی زیادہ
تر گرم ہوگی آسمان زمین کے درمیان مین رعد کیطرح کڑکے گی یہہ لوگون کے
سر سے چھت سے بھی زیادہ قریب ہوگی کسی نے کہا اے رسول خدا ایماندار مرد
وعورتون پر سلامتی رہیگی فرمایا اوسدن مومنین ومومنات کہان ہونگے وہ تو
گدہون سے بھی بدتر ہونگے جفتی کرینگے مثل بہائم کے انمین کوئی بھی ایسا نہوگا جو
مَہ مَہ کہے یعنی منع کرے روکے باز رکھے اخرجہ الطبرانی وابن عساکر رافع
بن بشر سلمی سے روایت ہے کہا قریب ہے نکلے گی ایک آگ حبس سیل سے آہستہ اونٹ
کی طرح چلیگی دن کو روانہ ہوگی رات کو ٹھہریگی صبح شام کریگی کہیگی اے لوگو آگ
نے صبح کی تم بھی صبح کرو آگ نے قیلولہ کیا تم بھی قیلولہ کرو آگ نے شام کی تم بھی شام
کرو جسکو پاویگی کھاجاویگی **تنبیہ** یہہ آگ جو قعر عدن سے نکلیگی اور ہے وہ آگ
جو مدینۂ منورہ مین ظاہر ہوئی تھی وہ اور تھی حبس سیل سے نکلنا اسکا کچھہ منافی نہین
کیونکہ اصل خروج تو برہوت سے ہوگا اوسکو وادی النار کہتے ہین یعنی دشت آتش
تاکہ یہہ وادی قعر عدن مین ہے عدن ناحیہ حضرموت مین ہے ساحل بحر پر پس انجام
ان سب عبارتون کا ایک ہی ہے اسکا گزر حبس سیل پر بھی ہوگا حدیث مین خطاب
اہل مدینہ کو ہے حبس سیل جانب شرق مدینہ ہے مدینے سے پہلے یہہ آگ وہین پہنچیگی
اسلیئے یہہ کہنا کہ حبس سیل سے نکلے گی ٹھیک ہے **فائدہ** حافظ ابن حجر نے قرطبی سے
نقل کیا ہے کہ حشر چار ہین دو دنیا مین دو آخرت مین جو دنیا مین ہین اوسکا ذکر
سورۂ حشر مین ہے وہ حشر ہے یہود کا طرف شام کے دوسرا حشر وہ ہے جو اشراط ساعت
مین داخل ہے حدیث انس مین بذیل سوال عبد اللہ بن سلام آیا ہے اما اول
اشراط الساعة فنار تحشر الناس من المشرق الى المغرب حدیث ابن عمر مین ہے تبعث
على اهل المشرق نار فتحشرهم الى المغرب تبيت معهم حيث باتوا وتقيل معهم

حیث قالوا ویکون لهاما سقط وتخلف وتسوقهم سوق الجمل الکبیر اخرجه
الحاکم مرفوعا حافظ ابن حجر نے کہا قعر عدن سے نکلنا کچھ منافی اسکے نہین ہے
کہ یہہ آگ لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کے لیجاویگی کیونکہ ابتدا خروج کا عدن
ہی سے ہوگا جب نکل چکے گی سارے روے زمین مین پہیل جاویگی جسطرح روایت
طبرانی وابن عساکر مین حذیفہ سے آیا ہے انها تدور الدنیا کلها فی ثمانیة ایام
یعنی آٹھہ دن کے اندر سارے جہان کی سیر کریگی یا مراد اوس سے مطلق حشر ہے
نہ خاص مشرق ومغرب یعنی جو لوگ درمیان مشرق ومغرب کے ہین اونکو گہیر لیجاویگی
یا ابتداء انتشار کے سبب سے پہلے اہل مشرق کا حشر کریگی انتہی مین کہتا ہون ہوسکتا ہے کہ
مراد مشرق سے عدن ہو اسلیئے کہ عدن مکے سے جانب شرق مین واقع ہے مغرب سے
مراد شام ہو کیونکہ شام مکے سے جانب غرب مین ہے واللہ اعلم **فائدہ** اس قول
مین کہ آٹھہ دن کے اندر دورہ ساری دنیا کا کریگی اور اس قول مین کہ شل
بوڑہے اونٹ کے چلیگی رات کو رہیگی دن کو تہمے گی جمع اسطرح پر ہے کہ پہیلاؤ تو
آٹھہ ہی دن کے اندر ہوگا پہر لوگون کے چلنے کے موافق چلا کریگی تیسرا حشر وہ ہے
کہ سارے مردے قبرون سے نکل پڑین قال تعالی وحشرناهم فلم نغادر منهم
احدا چوتہا حشر وہ ہوگا کہ لوگ جنت یا دوزخ کیطرف ہانکے جاوینگے انتہی حافظ
ابن حجر نے کہا پہلا حشر تو کچھ مستقل طور پر نہین ہے اسلیئے کہ مراد وہ لوگ ہین جو اوس
دن موجود ہونگے یہہ ایک فرقۂ خاص کے لئے واقع ہوگا سو اسطرح کا حشر کئی بار
ہو چکا ہے ابن الزبیر نے بنی امیہ کو مدینے سے طرف شام کے نکال دیا تہا انتہی صاحب
اشاعہ نے کہا مراد وہ ہے جسکا نام شارع نے حشر رکہا ہے سو اللہ نے اسکو حشر
فرمایا ہے بخلاف اور حشر ون کے اس سے فرق ظاہر ہوگیا **فائدہ** یہہ حشر قیامت
سے پہلے یا قیامت کے دن ہوگا اسمین اختلاف ہے اگر پہلے ہوگا تو پہر یہہ آگ حقیقۃ

یا مجازاً یعنی مراد آگ سے فتنے ہین نہ خود آگ حلیمی کا میل طرف مجاز کے ہے غزالی نے
بہی اسیکا جزم کیا ہے بدلیل حدیث ابی ہریرہ کے جو صحیحین مین ہے یحشر الناس
علی ثلث طرائق راغبین وراھبین واثنان علی بعیر وعشرۃ علی بعیر ویحشر
بقیتھم النار تقیل معھم حیث قالوا وتبیت معھم حیث باتوا وتصبح بھم حیث
اصبحوا وتمسی معھم حیث امسوا یعنی یہہ حدیث مثل تفسیر کے ہے واسطے اس آیت
کے وکنتم ازواجا ثلاثۃ الآیۃ حافظ ابن حجر نے کہا حدیث ابی ذر بہی اسی کی
موید ہے اخرجہ احمد والنسائی والبیہقی بلفظ حدثنی الصادق المصدوق
ان الناس یحشرون یوم القیامۃ علی ثلثۃ انواع فوج طاعمین کاسین وفوج
یمشون وفوج تسحبھم الملائکۃ علی وجوھھم الحدیث پہر جب یہہ قول ٹہرا تو
اسمین اختلاف ہوا کہ طریقہ جمع کا اس حدیث ابی ہریرہ وحدیث ابن عباس مین کیا
ہے فی الصحیحین وغیرھما عنہ مرفوعا تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا الحدیث یعنی تم
محشور ہوگے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ آسمعیلی نے کہا کبہی حشر کو بہی نشر کہتے ہین
بسبب اتصال یکدیگر کے حشر یہہ ہے کہ خلق کو قبور مین سے باہر نکالین سو یہہ لوگ
قبرون سے ننگے پاؤن ننگے بدن نکلین گے وہان سے انکو ہانکین گے موقف مین
لاکر جمع کرینگے حساب کتاب کے لیئے پہر جو پرہیزگار لوگ ہونگے وہ اونٹون پر سوار
چلین گے گنہگار قصور وار اپنے منہہ کے بل روانہ ہونگے کسی نے کہا قبور سے توموافق
حدیث ابن عباس کے نکلین گے پہر حشر انکا طرف موقف کے موافق حدیث ابی ہریرہ کے
ہوگا تورپشتی شارح مصابیح نے کہا حمل حشر کا اس معنی پر قوی تر ہے کئی وجہ سے ایک
یہہ کہ لفظ حشر کا جب مطلق ہوتا ہے تو مراد اوس سے یہی نکلنا قبور سے ہوتا ہے جب
تک کہ کوئی دلیل اوسکی تخصیص نکرے دوسری وجہ یہہ ہے کہ تقسیم مذکور اوس حشر
مین جو طرف زمین شام کے ہوگا ٹہیک نہین ہے اسلیئے کہ ہجرت کرنے والے کو راغب

راہب ہونا چاہیئے یا جامع ان دونون صفت کا سو جو کوئی نرا راغب راہب ہے اوسکا
ایک ہی رستہ ہے کوئی دوسرا رستہ اوسکو اوسکے جنس کا نہین ہے تیسری وجہ حشر
بقیہ ہے موافق روایت مذکور سو آگ انکو اوسطرف خواہی نخواہی لیجاویگی انکے ساتھ
لگی رہیگی کسیوقت پیچھا انکا نچھوڑیگی یہہ قول کسی حدیث مین نہین آیا ہمکو نہین پہنچا کہ
ہم تسلط اس آگ کا دنیا مین اہل شقاوت پر بدون توقیف کے بیان کرین چوتھی وجہ
یہہ ہے کہ بعض حدیث مفسر بعض کی ہوتی ہے سو حدیث ابی ہریرہ مین بلفظ ثلاثا
علی الدواب وثلثا ینسلون علی اقدامهم وثلثا علی وجوههم آیا ہے یہہ تقسیم
گویا موافق اوس تقسیم کے ہے جو سورۂ واقعہ مین آئی ہے وکنتم ازواجا ثلاثة
الآیات فائدہ مراد لفظ راغبین راہبین سے عام مومنین مخلصین ہین جنہون نے
کوئی عمل اچھا کوئی برا کیا ہے وهم اصحاب الميمنة ایک اونٹ پر دو ہونگے مراد
اس سے سابقین ہین وهم افاضل المومنين ركبانا باقی کا حشر طرف نار کے ہوگا
اس سے مراد اصحاب المشأمة ہین محتمل ہے کہ ایک اونٹ ایکہی دفعہ مین ان دسونکو
لادیلچلے اللہ کی قدرت بدیع ہے جسکو دنیا مین دس اونٹ نہ اوٹھا سکتے ہون
اوسکو وہان ایکہی اونٹ اپنے اوپر لادلے یا آگے پیچھے اوسپر سوار ہون انتہی
ملخصاً خطابی و قرطبی نے کہا یہہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا لوگ زندہ طرف شام کے
جاوینگے رہا حشر قبور سے سو موافق حدیث ابن عباس کے ہوگا اسکو عیاض نے
بہی پسند کیا ہے پہر خطابی نے کہا دو کا ایک اونٹ پہ دس نفر تک ہونا اسکے یہہ معنی
کہ آگے پیچھے سوار ہونگے کوئی سوار ہوگا کوئی پیادہ اونرتے چڑہتے چلے جاوینگے
یہہ اسلیئے کہ سواری کم ہوگی جسطرح بعض احادیث مین آیا ہے عیاض نے کہا آخر
حدیث ابی ہریرہ اسیکو قوت دیتی ہے تقيل معهم وتبيت وتصبح وتمسی یہہ اوصاف
مختص ہین ساتھہ دنیا کے وصححه الطيبي وتعقب على الشارح المذكور اور پہلے حشر

کا یہہ جواب دیا ہے کہ وجہ ترجیح کی یہہ ہے کہ دلیل مخصص ثابت ہے کہی حدیثون مین
واقع ہونا حشر کا دنیا مین طرف شام کے آیا ہے پہر حدیث حذیفہ بن اسید مذکور کو
ذکر کیا پہر حدیث مرفوع معاویہ بن حیدہ کو لکہا انکم تحشرون ونحی بیدہ نحو
الشام رجالا ورکبانا وتجرون علی وجوھکم اخرجہ الترمذی والنسائی وسندہ
قوی دوسری حدیث مین یون ہے ستکون ھجرۃ بعد ھجرۃ وتنحاز الناس الی مہاجر
ابراھیم ولا یبقی فی الارض الا شرارھا تلفظھم ارضوھم تحشرھم مع القردۃ
والخنازیر تبیت معھم اذا باتوا وتقیل معھم اذا قالوا اخرجہ احمد بسند لا باس بہ
تیسری حدیث یہہ ہے ستخرج نار من حضرموت تحشر الناس قالوا فما تامرنا یا رسول
اللہ قال علیکم بالشام ان حدیثون مین مراد آگ سے آخرت کی آگ نہین ہے جیسا کہ
معترض نے خیال کیا ورنہ یون ارشاد ہوتا تحشر بقیتھم الی النار حالانکہ تحشر
بقیتھم النار فرمایا ہے حشر کرنے کو طرف آگ کے اضافت کیا ہے پہر کہا دوسرا جواب
یہہ ہے کہ جو تقسیم سورۂ واقعہ مین آئی ہے اوس سے یہہ لازم نہین آتا کہ حدیث
مین بہی وہی تقسیم مراد ہو اسلیے کہ جو تقسیم حدیث مین آئی ہے مراد اوس سے قصہ
خلاص کا ہے فتنے سے سو جس کسیکو فرصت ہاتہہ لگیگی وہ اپنی سواری پر چین سے سوار
ہو کر چلیگا جو حال آگے آنے والا ہے اوسکی طرف راغب ہوگا جو کچہہ پیچہے چہوڑا ہے
اوس سے اندیشناک ہوگا یہہ پہلی قسم ہے جسکا ذکر حدیث مین ہوا اور جس کسی نے
دیر کی یہانتک کہ سواری نہ ملی سواریون نے تنگی کی تو وہ سواری مین شریک کیا گیا
ہو جاوینگے یا پیچہے سوار ہونگے اسطرح پر ایک اونٹ مین دو آدمی یا تین آدمی شریک
ہو سکتے ہین یہہ دونون امر ممکن ہین رہے چار ظاہر یہہ ہے کہ اوترتے چڑہتے جاوینگے
یا ہلکے پتلے یا اطفال ہونگے کہ اس صورت مین بہی اشتراک ہو سکتا ہے دس کی صورت
سوائے تعاقب کے اور کچہہ نہین ہے دس سے فوق کا ذکر نہین کیا گویا اشارہ ہے کہ

ننتے اسیقدر رہے دس وچار کے درمیان کا ذکر جو چہوڑ دیا وہ ایجاز واختصار کے
لئے چہوڑ دیا ہے یہہ دوسری قسم حدیث کی ٹہری رہی تیسری قسم اوس سے تعبیر یون
کی ہے کہ تحشر بقیتھم النار اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ اس قسم والون کو بالکل
سواری میسر نہ آویگی اس حدیث مین کچہہ حال انکا بیان نہین کیا محتمل ہے کہ پیادہ چلین
یا ڈر سے آگ کے سیاحت کرین آخر حدیث ابی ذر اسیکی موئید ہے اس حدیث مین یہہ
بہی آیا ہے پوچہا سبب انکے چلنے کا کیا ہوگا فرمایا سواریون پر آفت آجاویگی کوئی
جانور باقی نرہیگا یہانتک کہ آدمی اپنا عمدہ باغ ایک بوڑہے اونٹ کے بدلے دینا
چاہیگا مگر سواری ہاتہہ نہ آویگی کہ منزل مقصود تک اوسکو پہونچاوے یہہ حال
لائق دنیا کے ہے نہ لائق آخرت کے مذہب خطابی وغیرہ کی تاکید کرتا ہے حدیث
مصابیح کے موافق پڑتا ہے یعنی فوج طاعمین کاسین راکبین موافق راغبین راہبین
ہے فوج یمشون موافق یتعاقبون علی البعیر ہے کیونکہ آگے پیچہے اوترنے چڑہنے
کو پاؤن چلنا لازم ہے رہی وہ قسم جنکو آگ گہیر کر لیجاویگی یہہ وہ لوگ ہین
جنکو فرشتے گہسیٹین گے تیسری بات کا جواب یہہ ہے کہ شواہد حدیث سے ظاہر ہوتا ہے
کہ مراد اس آگ سے آخرت کی آگ نہین ہے بلکہ یہہ آگ اسی دنیا کی آگ ہے جسکے نکلنے
سے رسول خدا صلعم نے ڈرایا ہے یہہ آگ جو کچہہ کریگی اوسکی کیفیت احادیث مذکورہ
مین گزر چکی چوتہی بات کا جواب یہہ ہے کہ حدیث ابی ہریرہ جسکو معترض نے دلیل ٹہرایا
ہے وہ روایت علی بن زید ہے مگر باوجود ضعف کے کچہہ خلاف حدیث باب کے نہین
ہے بلکہ موافق حدیث ابی ذر کے ہے سو حدیث ابی ذر سے ظاہر ہوچکا کہ یہہ دنیا ہی
کی آگ ہوگی نہ وہ آگ جو بعد بعث کے وقت حشر کے طرف موقف کے ہوگی اسلیئے کہ
وہان نہ کوئی باغ ہے نہ سواریون پر کچہہ آفت ہے حدیث علی بن زید مین نزدیک
احمد کے یہہ بہی آیا ہے کہ انہم یتقون بوجوہہم کل حدب وشوک سوموقف کی

زمین برابر ہوگی اوسمین ٹیڑہ نہوگا نہ اونچا نیچا نہ کانٹا نہ کچہہ قال ہذا ما سنح لی علی سبیل الاجتہاد انتہی اسکے بعد جو مین نے صحیح بخاری کے باب الحشر مین دیکہا تو معلوم ہوا کہ یون بہی آیا ہے یحشر الناس یوم القیامۃ علی ثلث طرائق اس سے معلوم ہوا کہ جو امام تورپشتی نے کہا ہے حق وہی ہے اوس سے کچہہ چارہ نہین انتہی کلام الطیبی مع تلخیص فتح الباری مین بعد نقل اس کلام کے لکہا ہے لم اقف فی شئی من طرق الحدیث الذی اخرجہ البخاری علی لفظ یوم القیامۃ لا فی صحیحہ ولا فی غیرہ وکذا ہو عند مسلم والاسمعیلی وغیرہما لیس فیہ یوم القیامۃ نعم ثبت بلفظ یوم القیامۃ فی حدیث ابی ذر المنبہ علیہ قبل وہو مأول بان المراد بذلک ان یوم القیامۃ یعقب ذلک فیکون من مجاز المجاورۃ ویتعین ذلک لما وقع فیہ ان الظہر یقل لما یلقی علیہ من الآفۃ وان الرجل یشتری الشارف الواحد بالحدیقۃ المعجبۃ فان ذلک ظاہر جدا فی انہ من احوال الدنیا لا بعد البعث انتہی کلام الحافظ یعنی اس حدیث کے کسی طریق مین لفظ یوم القیامہ کا نہین آیا ہے حدیث ابی ذر مین جو آیا ہے سو اوسکی تاویل کی گئی ہے پس یہہ آگ دنیا ہی کی ٹھہری نہ بعد البعث کے یہہ حاصل ترجمہ ہوا حل کرنا کسی لفظ حدیث کا مجاز پر آسان تر ہے اس سے کہ بعض الفاظ حدیث لغو کردیئے جاوین یا معنی حدیث کے باطل ٹھہرائے جاوین اسی بنیاد پر اگر لفظ یوم القیامہ کا بخاری مین بہی ثابت ہو تو تاویل اوسکی واجب ہوگی کذلک لذلک مین کہتا ہون حدیث عمر مین گذر چکا ہے کہ آگ حضرموت یا بحر حضرموت سے پہلے قیامت کے نکلیگی وہ لوگونکو گہیر کر لیجاویگی اور یہہ حدیث حسن صحیح ہے ترمذی واحمد نے اوسکو روایت کیا ہے اس حدیث مین قبل یوم القیامہ کے تصریح ہے اسیطرح حدیث حذیفہ بن اسید مین جو نزدیک بخاری ہے لن تقوم الساعۃ حتی تروا قبلہا الحدیث اب یہہ دونون حدیثین بخاری کی معارض ٹھہرین یعنی بر تقدیر ثبوت

لفظ یوم القیامہ کے پس خلاف اسکے کوئی تاویل نہین ہوسکتی اس صورت مین اسیطرف
جانا واسطے دفع تعارض کے واجب ہے فثبت ان الحق ان النار قبل یوم القیامۃ
فائدہ یہہ نہ کہنا کہ جب یہہ آگ آخر آیات قیامت ٹھہری تو لازم آیا کہ زمین پہ
کوئی نیک آدمی نہو جسطرح حدیث حذیفہ مین گزر چکا این المؤمنون والمؤمنات
یومئذ الحدیث یا حدیث ابن عمر مین آچکا فخیار اہل الارض الزمہم مہاجر ابراہیم
یا بعض احادیث مین وارد ہوا ہے راغبین راہبین طاعمین کاسین پس اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ خیار اوس دن ہی ہونگے حالانکہ یہہ تناقض ہے یا شل تناقض کے
ہے کیونکہ حدیث مین فقط اتنا ہی آیا ہے کہ خیار مردم اپنے اختیار سے طرف شام کے
ہجرت کرجاوینگے اس سے کچھہ یہہ لازم نہین آتا کہ آگ نکلنے تک بھی وہ باقی رہین گے
بلکہ ثابت تو یہہ بات ہے کہ ریح طیبہ اونکو قبض کریگی یہی شرار باقی رہجاوینگے خیار سے
مراد وہ لوگ ہین جو حالت حیات دنیا مین کھاتے پہنتے سواری شکاری کرتے تھے خوشی
خوشی اپنی جان لیکر چلے جاوینگے اس سے کچھہ یہہ لازم نہین آتا کہ وہ اللہ کے نزدیک
بھی خیار ہون اونکو سلامتی مین رغبت ہو نار سے رہبت ہو جسطرح طیبی نے تفسیر کی نیہہ
بھی لازم نہین آتا ہے کہ وہ مومن ہون وھذا واضح **فائدہ** صحیحین مین آیا ہے
ابو ہریرہ نے کہا سب سے پیچھے جو محشور ہونگے دو چرواہے ہین قوم مزینہ کے یہہ مدینے
کا ارادہ کرینگے اپنی بکریون کو طرف مدینے کے ہانکین گے شہر کو وحشی پاوینگے جب
ثنیۃ الوداع پہ پہونچین گے منہہ کے بل گر پڑینگے ثنیۃ الوداع قریب ہے مدینے کے شام
کیطرف علی الاصح روایت ابن ابی شیبہ مین یون آیا ہے کہ انین ایک آدمی جہینہ کا
ہوگا دوسرا مزینہ کا یہہ کہین گے لوگ کہان ہین پہر مدینے کو آوینگے یہان سوا لومڑی
کے کچھہ نپاوینگے دو فرشتے آکر انکو منہہ کے بل گھسیٹین گے یہانتک کہ لوگون سے ملاوینگے
دوسری روایت مین حذیفہ بن اسید سے نزدیک ابن ابی شیبہ کے یون آیا ہے کہ سب

لوگون مین پیچھے حشر کی راہ سے دو آدمی مزینہ کے ہونگے جب یہہ لوگون کو نہ پاوینگے
تو ایک انمین کا دوسرے سے کہیگا لوگ مدت سے گم ہو گئے ہین چلو فلان شخص بنی فلان
کے پاس چلین دونون روانہ ہونگے کسیکو نہ پاوینگے پھر کہین گے چلو مدینے چلین وہان
بھی کسیکو نپاوینگے کہین گے قریش کے گھرون مین جو بقیع غرقد مین ہین چلو وہان سے
چلکر سوا درندون لوکھڑیون کے کچھہ نہ دیکھین گے ناچار طرف بیت الحرام کے متوجہ
ہونگے سمہودی نے کہا جمع ان روایات مین یون ہے کہ جب یہہ دونون طرف بیت الحرام
کے منہہ کرینگے تو دو فرشتے انکے جانے سے پہلے اوترینگے پس یہہ خلاف ما تقدم کے
نہوا انتہے اشاعہ مین لکھا ہے دونون کا مزینہ مین سے ہونا بطور تغلیب کے ہے
کیونکہ ایک جہینہ مین سے ہوگا جسطرح روایت ابن ابی شیبہ مین گزر چکا انکو بعد
نفخ صور کے تاخیر دی گئی ہوگی اسلیئے کہ نفخ صور بعد نا مذکور کے ہوگا جب صور
مین پھونکین گے تو قیامت قائم ہوجاویگی شیخین نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت
کیا ہے کہ قیامت یکایک قائم ہوگی دو آدمی اپنا کپڑا کھولے ہوئے باہم لین دین کرتے
ہونگے یہہ اوسکو لپیٹ نہ سکین گے کوئی اپنے حوض کی چھپائی کرتا ہوگا وہ نکرپاویگا
کہ اتنے مین قیامت آجاویگی کسی نے لقمہ کھانے کو منہہ کیطرف اوٹھایا ہوگا ابھی منہہ
تک نہین پہنچا ہوگا کہ قیامت آجاویگی حدیث ابن عمرو مین نزدیک مسلم و نسائی کے ہے
کہ دجال نکلکر ایک چلہ رہیگا چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال مجھے نہین معلوم
کہ مراد کیا ہے الحدیث اسمین یہہ بھی آیا ہے کہ پھر شرار لوگ باقی رہجاوینگے پرندون
کی طرح ہلکے پھلکے ہونگے درندون کیطرح کم عقل ہونگے تا آنکہ صور پھونکا جاوے گا
کوئی اوسکی آواز نہ سنیگا مگر اپنے کان طرف آسمان کے اوٹھاویگا جسطرح کوئی اوپر
کی ندا کو سنتا ہے پہلے جو اس آواز کو سنے گا وہ شخص ہوگا جو اپنے حوض اونٹون کے
لئے درست کر رہا ہوگا وہ بیہوش ہوکر گر پڑیگا پھر سارے لوگ بیہوش ہونے لگین گے فائدہ

صحیحین مین ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ ما بین النفختین اربعون عاما دونون نفخون کے بیچ مین چالیس برس کا فاصلہ ہے ونحوہ عند ابی داؤد وابن مردویہ عنہ وروی ابن المبارک عن الحسن مثلہ مسلم ونسائی مین آیا ہے پہر اللہ تعالے ایک مینہہ بہیجیگا مثل شبنم کے اوس سے گوشت پوست بنی آدم کے اوگین گے پہر صور دوسری بار پہونکا جاویگا سب کے سب اوٹہہ کہڑے ہونگے پہر کہا جاویگا یا ایہا الناس ہلموا الی ربکم وقفوہم انہم مسؤلون اے لوگو آؤ طرف اپنے رب کے انکو کہڑا کرو ان سے سوال ہوگا الحدیث ۰

خاتمۃ الرسالۃ

سیوطی رح نے رسالہ الکشف فی مجاوزۃ ہذہ الامۃ الالف مین لکہا ہے کہ جس بات پر آثار نے دلالت کی ہے وہ بات یہہ ہے کہ مدت اس امت کی ایک ہزار برس سے زیادہ ہوگی لکن یہہ زیادتی پانسو برس سے آگے نہ بڑہیگی اسلئے کہ یون آیا ہے کہ مدت دنیا کی آدم سے لیکر قیام ساعت تک سات ہزار برس ہین آنحضرت صلعم چہٹے ہزار کے آخر مین مبعوث ہوئے دجال سو برس کے سرے پر نکلیگا عیسے علیہ السلام اوتر کر اوسکو قتل کرینگے چالیس برس رہین گے لوگ بعد نکلنے آفتاب کے طرف سے مغرب کے ایک سو بیس برس تک ٹہہرینگے دونون نفخ مین فاصلہ چالیس برس کا ہوگا یہہ سب دو سو برس ہوئے جنکا ہونا ضرور ہے پہر اپنی سند سے کچہہ حدیثین لکہین جنکو اس مدعا پر دلالت ہے صاحب اشاعہ نے کہا اون حدیثون سے جو تیسری قسم مین گزر چکی ہین یہہ بات سمجہہ مین آتی ہے کہ مہدی زمین مین چالیس برس رہینگے عیسی علیہ السلام بہی بعد دجال کے چالیس برس ٹہہرینگے کما رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہہ حدیث ظاہر ہے اس بات مین کہ عیسی علیہ السلام بعد دجال کے چالیس برس رہین گے عیسے علیہ السلام کے

بعد امرا رہونگے آخر مین ایک قحطانی ہے یہہ اکیس برس حکمرانی کریگا باقی امرا کے لئے
طلوع شمس تک مغرب سے بیس برس فرض کرو اگر زیادہ فرض نہین کرتے ہو سو یہہ
سب مدت ایک سو بیس برس کی ہوئی دجال چالیس برس رہیگا لمکا تقدم اگر یہہ سب
برسین نہین ہین تو دو برس سے تو کسیطرح مدت کم نہوگی کیونکہ اوسکے ایام طول
طویل ہونگے پہر بعد طلوع شمس کے لوگ ایک سو بیس برس ٹھہرینگے ایک روایت مین
یون آیا ہے کہ شرار بعد خیار کے ایکسو بیس برس تک رہین گے پہر انمین موت جلدی
کریگی یہہ سب تین سو بیس برس ہوئے اب بعد ہزار سال ہجرت کے قریب اسی برس کے گزر چکے
یہہ چار سو برس ہوتے ہین اس صدی کے پورے ہونے تک چار سو تیس برس
ہوجاوینگے سیوطی کا قول گزر چکا کہ پانسو برس تک نوبت نہ پہونچے گی بعض علمار نے
اس آیت شریف فهل ینظرون الا ان تاتیهم الساعة بغتة اور قوله تعالے ولا
تاتیهم الا بغتةً سے یہہ بات نکالی ہے کہ قیامت سنہ سات ہین بعد چار سو برس کے
قائم ہوجاویگی اسلئے کہ عدد حروف بغتة کے ایک ہزار چار سو سات ہوتے ہین والعلم
عند الله تعالے اس بنا پر محتمل ہے کہ مہدی علیہ السلام سر صدی پر برآمد ہون
یہہ احتمال قوی ہے بلکہ صدی سے پہلے ہی اگر آجاوین تو کچہہ دور نہین ہے اسلئے کہ
دجال انہین کے زمانۂ خلافت مین نکلیگا اسکا نکلنا سر صدی پر ہوگا یہہ بہی محتمل ہے
کہ ظہور مہدی کا دوسری صدی تک متاخر ہو یہہ دوسری صدی قطعاً انسے فوت نہو
مگر جبکہ یہہ تاخیر ہوگی تو ضرور ہے کہ راس اس صدی پر الله تعالے کسی ایک ایسے
شخص کو بہیجیگا جو امر دین امت کو زندہ کردیگا جسطرح حدیث مشہور مین آچکا ہے
سیوطی نے اپنے منظومہ مین کہا ہے شرط یہہ ہے کہ صدی گزر جاوے اور وہ مجدد
زندہ رہے لوگ اوسکی طرف علم مین اشارہ کرین وہ اپنے کلام مین نصرت سنت کرے
ایک حدیث قوی مین یون بہی آیا ہے کہ وہ اہل بیت مصطفے سے ہوگا دوسرے احتمال کو

روایت نعیم بن حماد ترجیح دیتی ہے محمد بن حنفیہ سے روایت کیا ہے یقوم المھدی سنۃ مائتین اسیطرح جعفر صادق علیہ السلام سے بہی مروی ہے کہ مہدی سنہ دوسو مین نکل کہڑے ہونگے یعنی بعد ہزارہ ہجری کے ابی قبیل نے کہا اجتماع الناس علی المھدی سنۃ اربع ومائتین اخرجہ نعیم بن حماد ایضاً مین کہتا ہون اس حساب سے ظہور مہدی کا شروع تیرہوین صدی پہ ہونا چاہیئے تہا مگر یہہ صدی پوری گزر گئی مہدی نہ آئے اب چودہوین صدی ہمارے سر پہ آئی ہے اس صدی سے اس کتاب کے لکہنے تک چہ مہینے گزر چکے ہین شاید اللہ تعالے اپنا فضل وعدل رحم وکرم فرمائے چار چہہ برس کے اندر مہدی ظاہر ہوجاوین اتنی بات تو ضرور ہوئی کہ تیرہوین صدی کے اوائل مین بہی حسب وعدۂ رسالت پناہی صلعم مجدد دین کے پائے گئے ہین قاضی القضاۃ محمد بن علی شوکانی اسی صدی سیزدہم کے مجدد تہے قطر صنعا مین بارہوین صدی کے آخر مین پیدا ہوئے صدی گزر گئی زندہ رہے یہانتک کہ سنہ پچاس یا پچپن مین اس صدی کے انتقال فرمایا جیسے نصرت سنت انسے ہوئی پہر ویسی کسی سے نہ دیکہی نہ سنی جزاہ اللہ عن المسلمین خیراً ہند مین سید احمد بریلوی قدس سرہ مجدد ہوئے انسے بہی رفع شرک وبدعت کا خوب ہوا صاحب اشاعہ سنہ ایکہزار چہتر ہجری مین تہے انہون نے اندازہ ظہور مہدی علیہ السلام کا اول بارہوین صدی یا تیرہوین صدی مین کیا تہا مگر وہ حساب ٹہیک نہ اوترا اب یہہ صدی چودہوین شروع ہے ہر طرف سے آواز فتنے وفسادنے کانون کو بہر دیا ہے دیکہیئے اونٹ کس کل بیٹہے ہماری فاقہ مستی کونسا رنگ لاوے **تنبیہ** اشاعہ مین کہا ہے وجہ جمع کی درمیان ان روایات کے یہہ ہے کہ کمال ظہور انکا وقت فتح قسطنطنیہ کے سنہ دوسو مین ہوگا یعنی بعد ہزار ہجری کے سارے آدمیون کا اجتماع نزدیک انکے سنہ دوسو چار مین ہوگا یہہ بات بعد فتح رومیہ وقاطع کے ہوگی سو یہہ روایت کچہہ منافی خروج

دجال کے سر صدی پر نہین ہے اسلئے کہ یہہ خروج اوسکا باعتبار اول خروج کے
جانب مشرق سے ہے اوسوقت وہ مدعی خلافت ہوگا یا اسلئے کہ چار پانچ بلکہ بیس
برس تک اول ہی صدی ہے اس مقدار کو عرف مین راس مائۃ شمار کرتے ہین
اس حساب پر ظہور مہدی علیہ السلام کا سات یا نو یا تیس یا چالیس برس صدی
سے پہلے ہونا انکے نکلنے کو سر صدی پہ مانع نہین ہے اسیطرح تاخر آخرتہ مہدی کا راس
مائۃ سے مانع انکے ظہور سے سر صدی پر نہین ہے پہر صاحب اشاعہ نے یہہ بات لکہی
ہے کہ یہہ سب کچہہ جو اس جگہہ کہا گیا مظنونات ہین اخبار آحاد مین آئے ہین بعض انمین
صحیح ہین بعض حسن ہین بعض ضعیف ہین ضعیف کے لئے شواہد ہین بعض بے شواہد
ہین غایت ما فی الباب یہہ کہ جو بات اخبار صحیحہ صریحہ کثیرہ شہیرہ سے کہ بحد تواتر معنوی
پہونچے ہین ثابت ہوتی ہے وہ یہہ بات ہے کہ قیامت سے پہلے اشراط عظام پائے
جاوینگے انمین اول سب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا ہے یہہ دنیا مین آوینگے اولاد
فاطمہ علیہا السلام سے ہونگے زمین کو عدل وانصاف سے ویسا ہی بہر دینگے جسطرح
وہ جور وستم وظلم سے بہر گئی ہوگی روم سے ملحمۂ عظمی مین مقاتلہ کرینگے قسطنطنیہ انکے
ہاتہہ پر فتح ہوگا دجال انہین کے زمانے مین نکلیگا عیسی علیہ السلام بہی انہین کے عہد
سعادت مہد مین آسمان سے زمین پر تشریف لاوینگے انکے پیچہے نماز صبح پڑہین گے
اسکے سوا جو کچہہ ہے وہ سب امور مظنونہ یا مشکوکہ ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
ونعوذ باللہ من الزیغ والضلال انتہی کلامہ رحمہ اللہ تعالے خاکسار گذارش
کرتا ہے کہ اگرچہ جمہور علماء اسلام نے احادیث ظہور مہدی علیہ السلام کو متواتر المعنی
لکہا ہے لکن یہہ سب احادیث جس صراحت سے سنن ومعاجم ومسانید مین بروایات
صحابۂ کرام واہل بیت عظام آئے ہین اوسطرح پر صحیحین مین کسی جگہہ وارد نہین ہوئے
اگر صحیحین مین بہی یہی صراحت نام ونشان مہدی علیہ السلام کی اوسیطرح پہ وارد ہوتی

جسطرح سنن وغیرہ مین آئی ہے تو پہر کچہہ بہی شک وشبہہ انکے آنے مین نام کو بہی باقی نرہتا اگرچہ ہمارے نزدیک بعد صحیحین کے سنن بہی واسطے احتجاج کے کچہہ کم نہین ہین رسول خدا صلعم نے زمانہ ظہور مہدی کا بقید سال و ماہ مقرر ومعین نہین فرمایا ہے اودہر سے تو یہہ حالت ہے اودہر انکے ظہور مین یہہ تاخیر ہوئی کہ تیرہ صدی بہی گزر گئی وہ ظاہر نہوئے سو یہہ تاخیر موجب انکار ظہور مہدی علیہ السلام ہے نظر غور مین نہین ہوسکتی ہے اللہ تعالے کے کام حکمت سے ہوتے ہین ہر کام کا وقت اوسیکو معلوم ہے ہم تم کیا جانین کسوقت کیا ہوگا اسکو کون مانع ہے کہ جب سب لوگ مایوس ہوکر انتظار ظہور سے خاموش ہو بیٹہین انکی امید منقطع ہوجاوے کہ اتنے مین مہدی ناگہان ظاہر ہوجاوین ع تا امیدت نشود یاس براحت نرسی ؛ مصداق ان اخبار وآثار کثیرہ مشہورہ کا یکایک ہمکو نظر آجاوے ؎

دگرگون میشود احوال عالم		بیک لحظہ بیک ساعت بیکدم

ہان صحیحین مین کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ تعالے ہین ذکر نزول عیسیٰ علیہ السلام کا بیان خروج دجال کا آیا ہے سو اسمین کسیطرح کا شک وشبہہ نہین بلکہ خود قرآن پاک سے نزول مسیح بن مریم کا خروج یاجوج ماجوج کا خروج دابۃ الارض وغیرہ کا ثابت ہے اگر یہی بات ٹھیری کہ عیسے علیہ السلام ہی مہدی ہونگے تو بہی ہمارا کچہہ نقصان نہین فقط اتنی بات ہے کہ احادیث ظہور مہدی علیہ السلام کے بلاکسی وجہ وجیہ کے الغت وساقط ہوتے ہین یہی سہی کہین عیسے بن مریم علیہما السلام ہی جلد رونق بخش ہون اگر مہدی نہین آتے تو نہ آوین ؎

بلا سے کوئی ادا اونکی بدنما ہوجائے		کسیطرح سے تو مٹ جائے ولولہ دلکا
کہان کہان مین بچاؤن کہان کہان پہونچ		ہے خارزار محبت مین آبلہ دل کا
مدد کرائے اثر بیکسی وتنہائی		ہے آج لشکر غم سے مقابلہ دلکا

زیادہ مت دل مضطر کو بیقرار کرو	زمین نہ لوٹ دے اکدن یہہ زلزلہ دلکا

جنکو انتظار نزول مسیح علیہ السلام کا ہے شاید اونکو یہہ بہی خیال ہے کہ عیسی علیہ السلام دنیامین آکر دین عیسوی ہی کو رواج دینگے حالانکہ روایات سابقہ سے معلوم ہوچکا ہے کہ وہ ایک بڑے حاکم منصف اس امت کے ہونگے اونہین کے ہاتہہ سے ساری دنیامین بوزارت مہدی علیہ السلام سوا دین اسلام کے کوئی دین باقی نرہے گا سارے بد دین لوگ مٹ جاوینگے وہ کچہہ فقط اصلاح اسی امر کی نکرینگے کہ سب کے سب نام کے مسلمان ہوجاوین کوئی آپکو یہو دیا نصرانی نہ کہے بلکہ اسلام مین جوخرابیان ہاتہہ سے فقہاء اسلام واہل رائے وتقلید کے واقع ہوئی ہین اور روزافزون ہوتی ہین لوگ نام کے مسلمان رہگئے ہین کام مین شرک وبدعت کرتے ہین قول علماء ومشائخ سلف یاخلف کو حجت مذہبی سمجہتے ہین ان سب آفات وبلیات ومصیبات وتکلیفات وخرافات کو بہی بالکل وہ دور دفع کردینگے خالص کتاب وسنت پر عامل ہونگے دوسرونسے بہی اسی پرعمل کراوینگے یہی حال مہدی علیہ السلام کا ہوگا کہ اگر وہ آگئے سارے مقلد بہائی اونکے دشمن جانی بنجاوینگے اونکے قتل کی فکرمین ہونگے کہین گے یہہ شخص توہمارے دین کو بگاڑتا ہے مگر اونکے زورتلوار کے سامنے بجز سرجہکانے حکم بجالانے کے کوئی چارہ نہوگا طوعًا یاکرہًا اونکی اطاعت مین داخل ہونگے اونکی قوت وشوکت دیکہکر سارے مسئلے وجوب تقلید بتجویز شرک تحسین بدعت کے بہول جاوینگے ۵

نہ ہوش دین کے باقی رہے نہ دنیا کے	تری نگاہ مصیبت کا سامنا ٹھہری
نہ شب کو چین نہ دن کو قرار ہے ہمکو	یہہ عشق کا ہے کو ٹھہرا کوئی بلا ٹھہری
یہان تو ریخ مین گزری کبہی قلق مین کٹی	مسافران عدم وان کہو تو کیا ٹھہری

فائدہ اس رسالہ اردو مین مضامین کتاب اشاعہ کو واسطے اشاعت اشراط ساعت کے عوام اہل اسلام کے لئے جنکو علم اپنے دین کا نہین ہے عبارت سہل وصاف مین

لکھا گیا ہے اگرچہ کم و بیشی سے خالی نہیں صاحب اشاعہ نے فرمایا ہے قال مولفہ الفقیر الی اللہ تعالے محمد بن عبد الرسول بن عبد اللہ العلوی الحسینی الشہرزوری البرزنجی ثم المدنی عفا اللہ عنہ ختمہا یوم الاربعاء بین الصلاتین حادی عشر شہر اللہ الحرام ذی القعدۃ من شہور ۱۰۷۶ بالمدینۃ النبویۃ بمنزلی بالزقاق المعروف بسویقۃ حامداً مصلیاً مستغفراً محسبلاً محوقلاً داعیاً بالمغفرۃ للمسلمین والمسلمات جعلہا اللہ ذریعۃ لیوم المعاد بجاہ سید العباد آمین انتہی خاکسار بھی اس رسالہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہے نسأل اللہ العفو الوافی والعافیۃ التامۃ والمغفرۃ العامۃ فی الدارین لنا و لوالدینا و لجمیع المسلمین ولمشائخنا فی الدین ولاخواننا دیناً ولاخلافنا طیننا ولسائر امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین یقیناً انہ ارحم الراحمین واکرم الاکرمین ؎

دارم گنہے ز قطرۂ باران بیش
ناگاہ ندا شد کہ مترس اے درویش
وز شرم گنہ فگندہ ام سر در پیش
تا در خور خود کنیم تو در خور خویش

لک الحمد کم من کربۃٍ قد کشفتہا
بنور من اللطف الخفی فتجلّت
لک الحمد فاکشف کربۃ الحشر ان دجت
بلطفٍ من الغفران والرحمۃ التی

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین یوم الدین وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم یقوم الناس لرب العالمین

خاتمہ طبع مع قطعہ تاریخ رنجیدہ مہ شاعر نامی نظم ساموی حکیم حافظ سید اعظم حسین صاحب سندیلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

الحمد للہ کہ یہ عطیہ بے سوال ہدیہ ہدایت اشتمال ایقاظ غنودگان غفلت تنبیہ مدہوشان ضلالت یعنی رسالہ گرامی اقتراب الساعۃ نامی کہ قرب قیامت کے آثار اخبار و آثار سے بتاتا ہے گویا سیل بلا خیز کی آمد سے راہ نشینان وادی غفلت کو ڈراتا ہے تازہ تالیف سر حلقۂ حق پرستان حقیقت نگر کاروان سالار مرحلہ پویان ہدایت اثر گلدستہ بند گلشن رنگین بیانی گوہر شمار گنجینۂ الفاظ و معانی چراغ فضل و کمال بہار جاہ و جلال جمال صورت کمال سیرت آمارت توامان ولایت دودمان **ابو الخیر سید نور الحسن خان** اکرمہ المنان فرزند دلپذیر سعادت خمیر حضرت رفیع المنزلت روشن ضمیر معارف سنت حقیقت آگاہ معالم ملت وسادہ آرائے شہریاری محفل طراز کامگاری ثریا بساط کیوان رباط جناب مستطاب معلے القاب **نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر** لازال بالمجد والتفاخر پہلے کمال جامعیت و تحقیق کے ساتھ مرتب ہوا بعد ازان نہایت تصحیح و تہذیب سے مصحح و مہذب ہو کر بزمانہ حکمرانی دارائے دولت پناہ فرمانروائے فریدون دستگاہ نوشابہ سکندر رتبت آلتفوائے سنجر شوکت عالی علم سیادت توام جناب **نواب شاہجہان بیگم** کرون آف انڈیا رئیس والا ور اعظم طبقہ اعلاے ستارۂ ہند رئیسہ بھوپال ادامہا اللہ بالعز والاقبال باہتمام خان مودت نشان کار آگاہ دانش دستگاہ محمد احمد خان صوفی اعانہ اللہ القوی مطبع مشہور نام مفید عام واقع اکبر آباد مین زیور طبع سے زینت پذیر ہوا اور چار سوے عالم مین اشاعت گیر ہ

قطعہ تاریخ

میر ابو الخیر خدا بین کہ ہوا کھسر بیٹھے　　رہبر راہروان سالک عرفان ہو کر

اوسکے چہرہ کی تجلی سے بنجوم سیّار   ثابت افلاک پہ ہین دیدۂ حیران ہوکر

کبھی قائم وہ کرے بیٹھکے بنیاد صلاح   کبھی فتنے کو بٹھائے وہ خرامان ہوکر

شاہد راز کہ زاہد سے رہا اوسکو حجاب   اوس سے خلوت مین ہم آغوش ہے عریان ہوکر

ناقۂ عشق حقیقی پہ ہہبان ہے وہ سوار   قیس و لیلیٰ ہین جلو ریزِ حدی خوان ہوکر

منزل خضر تلک آخر اوسے پہونچا ہی دیا   شوق نے آرزوے ہوسِ عمران ہوکر

تخت پریون کے اوترتے ہین وہان ہمراہ   جس جگہہ شعر وہ پڑہتا ہے خوش الحان ہوکر

اوستادانِ سخن دہوتے ہین آگے اوسکے   لوحِ مشقِ غزل اطفال دبستان ہوکر

پارسی مین وہ زبان اوسکی کہ سنکر تو کہے   ابھی شیراز سے آیا ہے صفاہان ہوکر

عربی مین وہ بیان جس سے غزلخوان عجم   نکتہ دانِ روشِ منطقِ سحبان ہوکر

مشکلاتِ ہنر و علم بیان سے اوسکے   روستائی کو بہی از بر ہوئے آسان ہوکر

اوسکے اخلاق سے اعدا ہوئے بے منت صلح   بندۂ مہر عداوت سے پشیمان ہوکر

ذہن اوسکا ہے دمِ فکرِ سخن وہ گلچین   پہول چنتا ہو ارم مین جو گل افشان ہوکر

شرحِ احوالِ قیامت مین لکھی تازہ کتاب   ہوسکے جس سے نہ منکر کوئی رہبان ہوکر

کانپ اوٹھے بید کی صورت جسے ہندو پڑہکر   سجدۂ حق مین گرے گبر مسلمان ہوکر

کردیا عاقبتِ کار سے آگاہ اونہین   بے خبر ہین جو بہائم صفت انسان ہوکر

صبح صادق نے کیا اونکی شبستانین طلوع   سو رہے ہین شب غفلت مین جو نادان ہوکر

کہولدین شپرہ چشمان جہان کی آنکہین   یہ تعجب ہے کہ خورشید درخشان ہوکر

طرفہ تاریخ ہے حالاتِ قیامت برحق ۱۳ھ ۱   غور سے دیکہا ادا فہم و سخندان ہوکر

خاتمہ کتاب اقتربت الساعۃ تالیف ابو الخیر نور الحسن خان دام مجدہ از سید جمیل احمد سہسوانی

کس قیامت کی رسا پائی ہے ماشاء اللہ   سید نور حسن خان نے طبیعت دیکہو

اس چھریرے سے بدن پر ہی غضب کی قوت
تہی قبا بخت بلندی کے مزیب تن پر
ہم نے اس عمر مین یہہ علم تو دیکھا نہ سُنا
سب کما ہو نہین ہے بے سیکھے سکھائے کامل
کچھہ فقط فضل و ہنر ہی مین نہین ہے ممتاز
آئے دن اک نئی تصنیف ہے تازہ تالیف
جو لکھا اوسنے وہ عالم مین مسلم ٹھہرا
کس غضب کی چمن آرا ہے طبیعت اوسکی
مجھکو حیرت ہے کہ اس عمر مین اتنی تصنیف
یون تو ہر ایک کتاب اوسکی ہی بیمثل و نظیر
لیکن اس رنگ کی تالیف بہی دیکھی نہ سنی
ایک اک لفظ سے پیدا ہین معانی سو سو
دیکھو لکھے ہین زمانے کے حوادث کیا کیا
فتنِ ماضی و مستقبل و حال ایک سے ایک
کیا دلاویز ہین احوالِ زمانِ مہدی
ہے کہین فتنۂ دجّال کی پیشین گوئی
ظلم یاجوج کی ماجوج کی بیداد سنو
ہاے اوٹھہ جائینگے دنیا سے حروف قرآن
ہین عجب دابۃ الارض کے اوصاف غریب
لو سنو مہر کا مغرب سے نکلنا ہوگا
اے گنہگارو یہی وقت ہے توبہ کر لو

لوٹ لی دونون جہانون کی سعادت دیکھو
سر پہ طرّہ ہوئی دستار فضیلت دیکھو
مستزاد اوسپہ خداداد طبیعت دیکھو
یہہ فطانت یہ ذہانت یہہ ذکاوت دیکھو
اتّقا دیکھو وَرَع دیکھو ریاضت دیکھو
ہر گھڑی دست و قلم صرف کتابت دیکھو
زور تصنیف کا تالیف کی قوت دیکھو
کیسے جوبن پہ ہے گلزار شریعت دیکھو
لے گیا یہہ تو سیوطی پہ بہی سبقت دیکھو
ایک پر ایک کو حاصل ہے فضیلت دیکھو
جس سے آئینہ ہے آثار قیامت دیکھو
معجزہ تو نہین کہتا ہون کرامت دیکھو
اور پہر اوسپہ روایات کی صحت دیکھو
عبرت انگیز زیادہ ہین بعبرت دیکھو
تازہ ہو جائیگی اسلام کی حالت دیکھو
ہے کہین مقدم عیسےٰ کی بشارت دیکھو
کیسی آنی ہے زمانہ پہ مصیبت دیکھو
ہاے گر جائیگی کعبہ کی عمارت دیکھو
سیرت انسان کی حیوان کی صورت دیکھو
ق شان دیکھو مرے اللہ کی قدرت دیکھو
بند ہو جائیگا پہر باب اجابت دیکھو

لیتے ہی صور کا نام آیا کلیجہ منہہ کو
پوری پڑہنے بھی نہ پایا تہاری زادیکھو

کچھہ نہ پوچھو ہے بیان حشر کا کیسا پُر درد
جان گدازی مری دیکھو مری رقت دیکھو

واقعی سچ ہے کہ بےمثل لکھی ہے یہہ کتاب
لطفِ تحریر سنو حسنِ عبارت دیکھو

کہین آثار قیامت کہین حالِ محشر
لکھے ہین جملہ مطالب بصراحت دیکھو

لکھی چھپنے کی یہہ تاریخ جمیل احمد نے
عام احوال وعلاماتِ قیامت دیکھو
۱۳۱۰ھ

قطعۂ تاریخ

ورائے نورحسن خان کہ برزبان آورد
چنین مقالِ ظہورِ محمدِ مہدی

فدائے آگہی او کہ داد آگاہی
زماہ وسالِ ظہورِ محمدِ مہدی

دہم جواب زتالیفِ او اگر سائل
کند سوالِ ظہورِ محمدِ مہدی

ازین کتاب کہ ناطق بود بحق وصواب
بگیر فالِ ظہورِ محمدِ مہدی

زوالِ فتنۂ عالم وبان زبان باشد
ببین کمالِ ظہورِ محمدِ مہدی

نزولِ عیسی مریم دہد ترقی دین
باشتمالِ ظہورِ محمدِ مہدی

شگفت قصۂ دجال وشرح فتنۂ آن
خجستہ حالِ ظہورِ محمدِ مہدی

نوید نصرتِ اسلام وکثرتِ اموال
دہد جلالِ ظہورِ محمدِ مہدی

طلوع مہر زمغرب بغریب تر یابی
زحال وقالِ ظہورِ محمدِ مہدی

بیان دابۃ الارض ونفخِ صور بخوان
پس از مقالِ ظہورِ محمدِ مہدی

گہ از تعبد نشر زیادہ کن تصدیق
گہ از خیالِ ظہورِ محمدِ مہدی

جمیل سحر بیان سالِ ختم این تالیف
بگفت حالِ ظہورِ محمدِ مہدی
۱۳۱۰ھ

منه

چو شد این نسخهٔ مطبوع مطبوع — که آمد کاشفِ اسرارِ محشر
جمیل احمد پئے تاریخ طبعش — رقم کردم همه آثار محشر
۱۲ ... ۱ ... ھ

دیگر

نور الحسنِ کلیم بنوشت — احوال قیامت بلاغیز
آورد جمیل مصرعهٔ سال — بایسته بیان عبرت انگیز

قطعهٔ تاریخ محمد صفدر علی ابن مولوی محمد اکبر علیخان غفر الله له متوطن امروهه ساکن دار الاقبال بھوپال حال لازم

ده چه عجب سید نور الحسن — دفترِ احوالِ قیامت نوشت
انچه بگفت از رهِ تحقیق گفت — انچه نوشت آیت و سنت نوشت
لفظ بخاطر چو معانی نشست — بسکه دلاویز عبارت نوشت
تذکرهٔ فتنه و آشوب حشر — جمله به تنقیح و بصحت نوشت

خامهٔ صفدر پئے تاریخ طبع
بے بدل آثار قیامت نوشت
۱۲ ... ۱ ... ھ

تقریظ منظوم مع خلاصهٔ مضامین اقتراب الساعة از طرف صاحب مطبع مفید عام آگره

طرفه آثار قیامت مین لکھی ہی یہ کتاب — دیکھنے والو بصد دیدهٔ عبرت دیکھو
صفحه صفحه مین قیامت کے مضامین ہین لکھے — چشم دل کھول کے آثار قیامت دیکھو
صاف کاغذ ہی عیان صورتِ رخسارهٔ حور — لفظ پاکیزه ہین معنی کی لطافت دیکھو

سطر پرپیچ ہے گیسو کیطرح مشک فشان
اوس پہ طرہ ہے عبارت کی سلاست دیکھو

کیا قیامت کے مضامین لکھے ہین اوسنے
سید نور حسن خان کی طبیعت دیکھو

بہرتا ہے پہولون سے دامان نگاہ مردم
بہ چمن دہر مین یہہ اوسکی ریاضت دیکھو

آنکھہ پڑتی ہے اگر لفظ و معانی کیطرف
عشق کہتا ہے ذرا حسن کتابت دیکھو

یہہ قیامت کا رسالہ ہے قلم سے نکلا
اسمین ہے شانِ خدا شانِ رسالت دیکھو

اسکی ہر فصل مین ہے کل جدید کا مزا
نئے احوال سنو تازہ روایت دیکھو

ہے کہین فتنۂ دوران کا مفصل احوال
کہین اقسام فتن مین ہی فطانت دیکھو

جتنے آثار قیامت ہین جہان مین گزرے
اونکا ہے حال ہر اک جا بصراحت دیکھو

ہے کسی فصل مین دنیا کے حوادث کا بیان
ہے کہین قرب قیامت کی علامت دیکھو

ہے کہین حضرت مہدی کی مفصل پہچان
ذکر مجمل ہین کہین صورت و سیرت دیکھو

وہ علامات جو ہین قرب ظہور مہدی
ہے بیان اونکا بصد حسن متانت دیکھو

ہے کہین ذکر پرآشوب خروج دجال
اور کہین اوسکا لکھا ہی قد و قامت دیکھو

پہر زمانہ کی عجب تیز روی کا ہی بیان
اوسکی رفتار مین بجلی کی سی سرعت دیکھو

حضرتِ عیسی مریم کا زمانہ ہوگا
اوترینگے چرخ چہارم سے وہ حضرت دیکھو

زندہ ہوجائیگا اسلام قدم سے اونکے
صورت کفر نہ دیکھو نہ ضلالت دیکھو

ناسخ ملت و ادیان وہ حضرت ہونگے
دین احمد کی کرینگے وہ ہدایت دیکھو

پورے چالیس برس اونکی سیاحت ہوگی
پہر مدینہ مین وہ کرجائینگے رحلت دیکھو

ایک ہی برج سے نکلین گے وہ دو شمس و قمر
قبر احمد کے قرین اونکی ہی تربت دیکھو

بعد ان جملہ مصائب کے جو گزرے اوپر
پہر تو یاجوج کی ماجوج کی کثرت دیکھو

توڑ کر سد سکندر کو بہ انشاء اللہ
لائین گے خلق کے اوپر وہ مصیبت دیکھو

اونکے افساد سے عالم تہ و بالا ہوگا
چہوٹے قد والونکی دنیا مین قیامت دیکھو

جرعہ جرعہ جو پئین سات سمندر پی جاینگے | خشک ہو جائے زمین پیاس کی شدت دیکھو

مرگ پہر اونکو اوٹھالیگی زمین سے یکسر | پہر بنی نوع کی دنیا مین حکومت دیکھو

چارون قحطانی و جہجاہ و ہشیم و مقعد | عدل مین چارطرف چارونکی شہرت دیکھو

بعد ان چار کے اکثر ہین ملوک جبار | جبر لوگون پہ کرین اونکی عداوت دیکھو

پہر خرابی مدینہ کا بیان ہے جانکاہ | رہی ویران کئی سال یہہ جنت دیکھو

حبشی ایک کرے کعبہ کو آکر برباد | شام سے آئیگا کم بخت کی شامت دیکھو

ہائے افسوس کرے کعبہ کو ناپاک خراب | ڈہائے وہ اقدس و پر نور عمارت دیکھو

دفعۃً صبح کو اک روز طلوع خورشید | ہوگا مغرب سے یہہ اللہ کی قدرت دیکھو

بند ہو جائیگا دروازہ توبہ اوسدن | کیا گنہگارونکی ہو جائیگی نوبت دیکھو

دابہ نکلے گا اوس روز زمین سے باہر | جانور ہوگا وہ انسان کیصورت دیکھو

بال و پر ہونگے زمین پر وہ چلے مثل عقاب | سر گیسے چرخ سے طولانی قامت دیکھو

پہر دہوان رے روز زمین پر نظر آئیگا تمام | جس سے تکلیف بہت پائیگی خلقت دیکھو

لاکہون مرجائینگے کفار دہوئین کے باعث | مومنونکو بہی بہت ہوگی اذیت دیکھو

ریح طیب جو چلے بعد دخان اوسکے سبب | پاک مومن بہی مرین اوسکی یہہ حکمت دیکھو

رفع ہو جائین گے پہر جملہ حروف قرآن | اور دلون سے بہی اوٹہالینگے حلاوت دیکھو

کورے قرطاس کی مانند صدور حفاظ | یاد سورت نہ رہے اور نہ آیت دیکھو

پہر نظر آئیگی دنیا مین وہ نار حاشر | سیکڑون کوس تلک جسکی حرارت دیکھو

ایک ہفتہ مین جلادیگی وہ عالم کو تمام | بعد اس نار کے پہر شور قیامت دیکھو

فہرس مطالب اقتراب الساعۃ

تمت

صحت نامہ اقتراب الساعۃ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷	۱۷	ٹھرسکے	ٹھیرسکے	۳۰	۱۷	ناریے	تاریے
۹	۹	سبدائز	مبدأ	۳۳	۲	سنہ ۳۳۱	سنہ ۳۲۱
؍؍	۱۰	؍؍	؍؍	۳۴	۱	سنہ ۴۱	سنہ ۲۱
۱۰	۱۵	فتنۂ و	فتنۂ	؍؍	؍؍	سنہ ۴۲	سنہ ۲۲
۱۴	۱۳	القدور	المقدور	۳۵	۱۵	خیراست	خیرامت
۱۶	؍؍	یادیگر	یاطرف دیگر	۳۷	۱۸	اونکو	انکو
؍؍	۲۱	دلهو	وهو	۳۸	۱۰	ٹھرنے	ٹھیرنے
۱۷	۱۴	بجرانکے	نجران کے	۴۴	۱۵	ابی هریرۃ	عن ابی هریرۃ
۱۸	۵	نوبح	نولج	۴۶	۱۰	امامۃ	ابی امامۃ
۱۹	۹ حاشیہ	مرد	مرو	۵۰	۱۲	وہ انکی خدمت کرتی	یہ اونکی خدمت کرتین
۲۲	۱۶	قلعہ	قُلّہ	۵۲	۹	کہ	کر
۲۵	۲	خوالہ	حوالہ	۵۳	۱۶	موفوفا	موقوفا
؍؍	۱۹	ابن حجالۃ	ابن ابی حجلۃ	۵۵	۱	وماکل	ومالك
۲۶	۱۰	مستفر	مستنصر	۵۹	۱۵	زمالے	زمانے
؍؍	۱۷	ودواب	ودواب	۶۳	۷	انگھہ	آنکھہ
؍؍	۱۹	سقلیہ	صقلیہ	۶۵	۶	آندہی	اندہی
۲۷	۱	سنہ ۲۶۶	سنہ ۶۶۶	۶۹	؍؍	عرب	عرب نہین
۲۹	۱	السنجری	السجزی	۷۹	۱	کی	کیئے
؍؍	۱۳	سنہ ۴۲۷	سنہ ۴۱۷	۸۰	؍؍	اوسین	اونین

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸۳	۱۶	تمہارے	تم	۱۲۲	۸	بنی	نبی
〃	۲۱	روحی	آدمی	〃	۱۴	ٹہرے	ٹہیرے
۹۲	۱	چوتھی	چوتھی یہہ	〃	۱۸	لیس	لبس
۹۹	۱۲	عیسے کی	عیسے کا	〃	۲۱	الشیم	الہیثم
〃	۱۳	ہوگی	ہوگا	۱۲۴	۱	اینیا	لنبا
۱۰۰	۱۱	کتاب النار	کتاب المنار	۱۲۵	۱۵	نہرجای	نہر جاری
〃	۱۵	ان ساعت	اس صناعت	۱۲۹	۸	والد	وولد
۱۰۴	۸	القرابۃ	القرابۃ	۱۳۱	۲	وہ بہی	وہ یہی
۱۰۵	۴	لجاء	لجأ	〃	۱۸	ٹہریگی	ٹہیریگی
〃	۱۵	ر واہ	ورواہ	۱۳۳	۱۳	انتہائی	انتہاے
〃	۱۷	بقطع	یقطع	۱۳۶	۴	کیا	کئیا
۱۱۰	۱۱	بہنذ	بند	〃	۶	انکار ہو	انکار کرتی ہے
〃	〃	فبسیرون	فیسیرون	〃	۱۷	حقیقت	حقیت
۱۱۱	۱۲	ھذ	ھذا	۱۴۰	۱۴	وپہر	اور پہر
۱۱۲	۴	ہے	سے	۱۶۲	۱۰	اونپر	اپنر
〃	۶	نام اجکل	آجکل پایتخت	〃	۱۵	تکلیف	تکلف
۱۱۵	۷	سنہ ۱۲۹۹	سنہ ۱۲۹۵	۱۶۹	۸	مند	مسند
۱۱۶	۱۴	نیوز	ڈیلی نیوز	۱۷۵	۱۰	بیت	طرف بیت
۱۲۰	۴	مجدد ویت	مجددیت	〃	۱۸	جہرھا	جحرھا
۱۲۲	۳	تنفع	ینفع	۱۷۷	۱۳	علی	علیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۷۹	۱۳	اسی کا	اسی کی
۱۸۰	۲۱	کہین	کہی
۱۸۱	۱۳	صفة	صفتہ
"	۱۷	سمعتة	سمعتہ
"	۲۰	الجبشة	الجبشۃ
۱۸۲	۹	لوبہ	نونہ
"	۱۹	لیتہل	یستھل
۱۸۵	۱۸	سسند	سند
۱۸۶	۶	الرحل	لرحل
۱۹۴	۱	تبہ	نبہّ
"	۶	گھوڑونمین	گھوڑون مین
"	۱۵	سرورکوب	مہزورکوب
۱۹۹	۶	نغامہ	نعامہ
۲۰۱	۱۴	پہرا	پہر
۲۰۴	۱۹	الغام یاالغام	انعام یاانعام
۲۰۵	۲	استعداو	استعدادو
۲۰۶	۸	بھذ	بھذا
۲۰۸	۱۰	فیحتش	فتحتش
۲۱۱	۱۴	تفادی	نفادی
۲۱۲	۲۱	راغب	راغب یا
۲۱۳	۱	راغب	راغب یا
۲۱۴	۴	اخرج	اخرجہ
"	۶	ھم	ھم الناس
۲۱۶	۱	سخ	سنح
۲۲۰	۸	دہ	وہ
۲۲۱	۲۰	بہ	یہہ
۲۲۲	۹	ہوجابیگا	ہوجائیگا

تمّت